

قرآن کے اسرار و معانی اور عجیب و غریب معنی و نکات پر مشتمل

تفسیر مبہمات القرآن

مِفْتَاحُ الْإِسْلَامِ
فِي مُبْهِمَاتِ الْقُرْآنِ

تأليف
إمام جلال الدين السيوطي

ترجمہ و تشریح

مولانا امداد اللہ انور

اُستاد جامعہ قاسم العلوم، ملتان سابق معین التحقیق مفتی جمیل احمد حقانوی جامعہ شرفیہ لاہور

قرآن کے اسرار و رموز اور عجیب مخفی نکات پر مشتمل

تفسیر مہتمما القرآن

مِفْهَاتُ الْقُرْآنِ
فِي مُبْهَمَاتِ الْقُرْآنِ

تألیف

امام جلال الدین سیوطی

ترجمہ و تشریح

مولانا امداد اللہ انور
اُستاد جامعہ قاسم العلوم، ملتان
سابق معین التحقیق، مفتی جمیل احمد کھانوی، جامعہ شریعہ و لائبریری

ڈاکٹر امجد علی

عنایت پور، تحصیل جلالپور پیر والا، ملتان

رابطہ نمبر: 0333-6196631 = 0300-6351350

کاپی رائٹ کے تمام حقوق محفوظ ہیں

تفسیر مبہمات القرآن

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر.....

ادبی اور فنی تمام قسم کے حقوق ملکیت مولانا مفتی امداد اللہ نور صاحب کے نام پر رجسٹرڈ اور محفوظ ہیں۔ اس لئے اس کتاب کی مکمل یا منتخب حصہ کی طباعت، فوٹو کاپی، ترجمہ نئی کتاب کے ساتھ جماعت یا اقتباس یا کمپیوٹر میں یا انٹرنیٹ میں کاپی وغیرہ کرنا اور چھاپنا مفتی امداد اللہ نور صاحب کی تحریری اجازت کے بغیر کاپی رائٹ کے قانون کے تحت ممنوع اور قابل مواخذہ جرم ہے۔

امداد اللہ نور

نام کتاب : تفسیر مبہمات القرآن (مفہمات الاقران فی مبہمات القرآن)

تالیف : امام جلال الدین سیوطی سن وفات ۹۱۱ھ

ترجمہ : علامہ مفتی محمد امداد اللہ نور دامت برکاتہم

۲۹۷۰/۱۶ رئیس التحقیق والتصنیف دارالمعارف ملتان

۹۸ لڈ استاد تخصص فی الفقہ جامعہ قاسم العلوم ملتان

۱۴۱۷/۱۹ خلیفہ مجاز حضرت سید نفیس الحسینی قدس اللہ سرہ

سابق معین التحقیق، مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور

سابق استاذ جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ لاہور

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر :

ناشر : مولانا امداد اللہ نور۔ دارالمعارف ملتان

فون نمبر : 0300-6351350=0614012566

تاریخ اشاعت : رجب ۱۴۳۳ھ بمطابق مئی ۲۰۱۲ء

صفحات : ۲۸۸ صفحات

ہدیہ

19-59-61

فہرست

3

تفسیر مبہمات القرآن

فہرست

صفحہ	عنوانات	نمبر شمار
8	حالات مصنف امام جلال الدین سیوطی	
8	نام..... ولادت..... کفالت..... تحصیل علم	
9	استاذہ کرام..... تلامذہ کرام	
11	تالیفات وتصنیفات	
14	علمی مقام و مرتبہ	
15	مسنڈریس..... وفات..... دو جنازے..... اولاد	
15	پیش لفظ	
17	خطبہ کتاب	
19	مقدمہ	
	قرآنی سورتوں کے نام اور تفسیر	
24	سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ	3
26	سُوْرَةُ الْبَقْرَةِ	4
50	سُوْرَةُ آلِ عِمْرَانَ	5
61	سُوْرَةُ النَّسَاءِ	6
74	سُوْرَةُ الْمَائِدَةِ	7
84	سُوْرَةُ الْأَنْعَامِ	8
91	سُوْرَةُ الْأَعْرَافِ	9
98	سُوْرَةُ الْأَنْفَالِ	10

اولاد کرام

19-59-61

104	سُورَةُ التَّوْبَةِ	11
120	سُورَةُ يُونُسَ	12
122	سُورَةُ هُودٍ	13
127	سُورَةُ يُوسُفَ	14
135	سُورَةُ الرَّعْدِ	15
136	سُورَةُ اِبْرٰهِيْمَ	16
139	سُورَةُ الْحَجْرِ	17
142	سُورَةُ النَّحْلِ	18
146	سُورَةُ بَنِي إِسْرَائِيلَ	19
150	سُورَةُ الْكَهْفِ	20
159	سُورَةُ مَرْيَمَ	21
161	سُورَةُ طه	22
163	سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ	23
166	سُورَةُ الْحَجِّ	24
169	سُورَةُ الْمُؤْمِنُونَ	25
170	سُورَةُ النُّورِ	26
171	سُورَةُ الْفُرْقَانِ	27
173	سُورَةُ الشُّعَرَاءِ	28
175	سُورَةُ النَّمْلِ	29
180	سُورَةُ الْقَصَصِ	30
186	سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ	31

187	سُورَةُ الرَّوْمِ	32
188	سُورَةُ لُقْمٰنَ	33
190	سُورَةُ السَّجْدَةِ	34
192	سُورَةُ الْاَحْزَابِ	35
199	سُورَةُ سَبَا	36
202	سُورَةُ فَاطِرٍ	37
204	سُورَةُ يَسَّ	38
207	سُورَةُ الصَّفٰتِ	39
210	سُورَةُ صَّ	40
213	سُورَةُ الزُّمَرِ	41
215	سُورَةُ الْمُؤْمِنِ	42
216	سُورَةُ حَمِّ السَّجْدَةِ	43
217	سُورَةُ الشُّورَى	44
219	سُورَةُ الزُّخْرَفِ	45
220	سُورَةُ الدُّخَانِ	46
221	سُورَةُ الْاِحْقَافِ	47
225	سُورَةُ مُحَمَّدٍ <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small>	48
226	سُورَةُ الْفَتْحِ	49
229	سُورَةُ الْحُجْرَاتِ	50
231	سُورَةُ قِ	51
232	سُورَةُ الذَّارِيَاتِ	52

233	سُورَةُ النَّجْمِ	53
235	سُورَةُ الْقَمَرِ	54
236	سُورَةُ الرَّحْمَنِ	55
237	سُورَةُ الْوَاقِعَةِ	56
239	سُورَةُ الْحَدِيدِ	57
240	سُورَةُ الْمُجَادِلَةِ	58
242	سُورَةُ الْحَشْرِ	59
243	سُورَةُ الْمُمتَحِنَةِ	60
245	سُورَةُ الْجُمُعَةِ	61
246	سُورَةُ الْمُنَافِقُونَ	62
247	سُورَةُ التَّحْرِيمِ	63
251	سُورَةُ الْقَلَمِ	64
252	سُورَةُ الْحَاقَّةِ	65
253	سُورَةُ الْمَعَارِجِ	66
254	سُورَةُ نُوحٍ	67
255	سُورَةُ الْجِنِّ	68
256	سُورَةُ الْمُدَّثِّرِ	69
257	سُورَةُ الْقِيَامَةِ	70
258	سُورَةُ الذَّهْرِ	71
259	سُورَةُ الْمُرْسَلَاتِ	72
261	سُورَةُ النَّبَاِ	73

262	سُورَةُ النَّازِعَاتِ	74
264	سُورَةُ عَبَسَ	75
265	سُورَةُ التَّكْوِيْرِ	76
266	سُورَةُ الْبُرُوْجِ	77
268	سُورَةُ الطَّارِقِ	78
269	سُورَةُ الْفَجْرِ	79
270	سُورَةُ الْبَلَدِ	80
271	سُورَةُ الشَّمْسِ	81
272	سُورَةُ الْيَلِ	82
273	سُورَةُ التِّيْنِ	83
275	سُورَةُ الْعَلَقِ	84
276	سُورَةُ الْقَدْرِ	85
278	سُورَةُ الْهُمَزَةِ	86
279	سُورَةُ الْفِيلِ	87
280	سُورَةُ قُرَيْشِ	88
281	سُورَةُ الْمَاعُونِ	89
282	سُورَةُ الْكُوْثِرِ	90
284	سُورَةُ الْكَافِرُوْنَ	91
285	سُورَةُ اللَّهَبِ	92
286	سُورَةُ الْفَلَقِ	93
287	سُورَةُ النَّاسِ	94

امام جلال الدین سیوطیؒ

اسم مبارک

ابوالفضل جلال الدین عبدالرحمن بن الکمال ابوبکر بن محمد سیوطی شافعی رحمہ اللہ۔

ولادت

بعد نماز مغرب شب اتوار یکم رجب ۸۴۹ھ میں مصر کے مشہور شہر قاہرہ میں پیدا ہوئے (التحدث بنعمة الله للسيوطي ص ۱۲)

جس گھرانے میں آپ کی ولادت ہوئی وہ علم و عرفان کا اپنے وقت میں مخزن اعلیٰ تھا آپ کے برادران حفاظ قرآن اور عالم تھے آپ کے والد جید شافعی عالم، فقیہ وقت، کئی کتب کے مصنف اور قاضی تھے اپنے گھر میں روزانہ ایک قرآن پاک تلاوت فرماتے تھے۔

والد کی وفات کے بعد علامہ ابن ہمام کی کفالت میں

جب آپ پانچ برس سات ماہ کے تھے اور قرآن پاک کو سورہ تحریم تک حفظ کر لیا تھا تو ان کے والد محترم کا سایہ سر سے اٹھ گیا ان کے اس یتیمی کے زمانہ میں مشہور حنفی عالم امام کمال بن ہمام صاحب فتح القدر شرح ہدایہ نے کفالت فرمائی۔ (بغية الوعاة للسيوطي)

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کی دعا

علامہ سیوطیؒ کو ان کے والد گرامی نے بچپن میں حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کی مجلس میں بٹھلایا اور حافظ ابن حجرؒ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔

تحصیل علم

آٹھ سال کی عمر میں آپ نے حفظ قرآن پاک کے ساتھ صرف، نحو لغت، فقہ اور عقائد کی کتب کے متون یاد کر لئے تھے پھر آپ نے حصول علم کے لئے شام، حجاز، یمن، ہندوستان، دمیاط وغیرہ ممالک اور شہروں کا سفر کیا۔

آپ نے دوران طالب علمی حج کے موقعہ پر آب زمزم جن مقاصد کے لئے نوش فرمایا ان میں سے دو یہ تھے۔ (۱) علم فقہ میں اپنے استاد حضرت سراج الدین بلقینی حنفی کے مرتبہ پر (۲) اور علم حدیث میں حضرت حافظ ابن حجر عسقلانی کے مرتبہ پر فائز ہو جاؤں۔

اساتذہ کرام

آپ نے نو سو سے زائد اساتذہ کرام سے علم حاصل کیا جن میں اس زمانہ کے مذاہب اربعہ کے ائمہ کبار بلا امتیاز شامل ہیں مثلاً امام سراج الدین بلقینی حنفی، شرف الدین مناوی شافعی جد علامہ عبدالرؤف مناوی شارح جامع صغیر، عزالدین الکنانی، تقی الدین شمش حنفی ۸۷۲ھ، محی الدین محمد بن سلیمان روحی حنفی، ہسکفی، کافچی، سیف الدین حنفی، شہاب الدین الشارمساحی، البرہان البقاعی، علامہ جلال الدین محلی شافعی ۸۶۳ھ، العز احمد بن ابراہیم حنبلی وغیرہ۔

تلامذہ کرام

آپ سے بہت سے اکابر نے علم دین پڑھا مثلاً

(۱) عبدالقادر بن محمد الشاذلی المتوفی سن ۹۳۵ھ، آپ نے امام سیوطی کی سیرت پر کتاب بھی لکھی جس کا نام بہجة العابدین بترجمة حافظ العصر جلال الدین ہے۔

(۲) محدث بن علی شمس الدین الداودی المالکی المصری المتوفی بالقاهرة

۹۴۵ھ آپ نے بھی بہت سی کتابیں لکھیں مثلاً طبقات المفسرین چھپ چکی

اور ذیل طبقات الشافعية للسبکی اور ترجمة الحافظ السيوطی یہ ایک بڑی جلد میں ہے۔

(۳) امام ابن طولون الصالحی الحنفی آپ کا نام محمد بن علی ہے سن ۸۸۰ھ میں پیدا

ہوئے اور ۹۵۳ھ میں فوت ہوئے تقریباً ۷۲۶ کتابیں حدیث تاریخ اور تراجم اور

اماکن شامیہ میں لکھیں مثلاً القلائد الجوهریة فی تاریخ الصالحیة فی مجلدين، اور "اعلام الوری بمن ولی نائباً من الاتراک بدمشق الشام الكبرى" اور "اعلام السائلین عن کتب سید المرسلین"۔

(۴) علامہ امام محمد بن عبدالرحمن ^{لعلقمی} المتوفی ۹۶۹ھ آپ شافعی فقہ کے فقیہ تھے حدیث کے ماہر تھے جامعہ ازہر کے مدرس تھے علوم عقلیہ و نقلیہ میں مہارت رکھتے تھے آپ کی بعض کتابوں کے نام یہ ہیں: "الکوکب المنیر بشرح الجامع الصغیر" و "قبس النیرین علی تفسیر الجلالین" اور "مختصر اتحاف المہرۃ باطراف العشرۃ" اور "ملتی البحرین فی الجمع بین کلام الشیخین" اور "التحف الظرف فی تلخیص الاطراف"۔

(۵) حضرت امام عبدالوہاب شعرانی ۹۷۳ھ، امام مناوی نے اپنی کتاب طبقات میں آپ کو امام، عامل، عابد، زاہد، فقیہ، محدث، صوفی، مربی، مُسلک کے القاب سے یاد کیا ہے۔ آپ نے حدیث، تصوف اور اکابر کے حالات پر بہت سی کتابیں لکھیں ہیں

(۶) مؤرخ محقق حضرت محمد بن احمد بن ایاس الحنفی ابوالبرکات المصری آپ کی بعض کتابوں کے نام یہ ہیں: "تاریخ ابن ایاس" المسمی "بدائع الزهور فی وقائع الدهور" بلغ فی حوادثہ سنة ۹۲۸ھ، اور "نشق الازہار فی عجائب الاقطار" اور "عقود الجمان فی وقائع الازمان" اور "نزہة الامم فی العجائب والحکم" اور "مرج الزهور" فی التاریخ۔

آپ نے اپنی حیات مبارکہ میں جتنے فقہاء، محدثین اور علمائے عربیت وغیرہ تیار فرمائے ہیں ان سے کہیں زیادہ اپنی کتب کے ذریعہ سے اپنے تلامذہ پیدا کئے ہیں۔

علوم سیوطی

حضرت علامہ نے اپنی کتاب "حسن المحاضرة" میں اپنے متعلق جن علوم و فنون

کی معرفت اور نسبت بیان فرمائی ہے وہ درج ذیل ہیں۔

تفسیر، متعلقات تفسیر، قراءات، حدیث، متعلقات حدیث، دعوات و اذکار، فقہ، علوم متعلقہ فقہ، فن اصول، علم تصوف، فن عربیت، فن متعلقات عربیت، فن تاریخ و ادب، علم نحو، علم معانی، علم بیان، علم بدیع، علم جدل، علم صرف، علم انشاء، علم ترسیل، علم فرائض و میراث، (حسن المحاضرہ ۱/۳۳۸)

کثرت تالیفات و تصنیفات

علم کتب کی مشہور کتاب (ہدیۃ العارفين) میں حضرت علامہ سیوطیؒ کی کتب کی تعداد ایک قول میں چھ سو اور ایک میں سات سو بیان فرمائی ہے اور چھ سو کتب کے ناموں کی مکمل فہرست بھی دے دی ہے۔

آپ نے تقریباً ہر اسلامی موضوع اور مسئلہ پر اپنی تحقیقات اور تصنیفات پیش فرمائی ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی اکٹھ سالہ زندگی میں کثرت عبادت، تعلیم، قضائے حوائج اور کثرت مطالعہ کے ساتھ کثرت تالیفات و تصنیفات کی بہت بڑی نعمت عطاء فرمائی تھی اگر ان کی تالیفات عام ہو جائیں تو آج علماء کرام کو بہت سے مسائل پر لکھنے کی ضرورت نہ پڑے الحمد للہ آج حضرت علامہ کی کتب وافر تعداد میں عرب ممالک سے شائع ہو رہی ہیں احقر مترجم کے پاس بھی حضرت علامہ کی بہت سی کتب کا ذخیرہ موجود ہے اللہ تعالیٰ نے حافظ سیوطیؒ کی عمر اور وقت دونوں میں بہت برکت رکھی تھی اور ان کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایک فن میں کئی کئی مختلف طرز کی یادگار اور سرمایہ افتخار کتب لکھنے کی توفیق عطاء فرمائی تھی۔ حضرت علامہ کی کتب میں تکرار بھی ہے تاہم وہ اپنی اپنی جگہ پر ضروری اور مفید معلوم ہوتا ہے اس طرح سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علامہ نے اپنے علم کو آج کے جدید طریقہ کے مطابق اپنے دور میں (کمپیوٹرائزڈ) تقسیم فرما کر آج کی ضرورت کو بھی صدیوں پہلے پورا کیا اور مختلف علوم و فنون میں استعمال فرمایا۔ یہ بات ہر اہل علم کے نزدیک مسلم ہے کہ حضرت علامہ نے

علوم اسلام کو مختلف شکلوں میں سہل الوصول بنایا اور رہتی دنیا تک ان کی کتب سے ہر طبقہ کے علماء محققین مستفید ہوتے رہیں گے۔

ہم نے علامہ سیوطیؒ کی تقریباً سات سو کتابوں کے نام اور یہ کہ کون سے چھپ چکی ہے کوئی سی نہیں چھپی ہم نے اس کی تفصیل مختلف کتابوں کے حوالے سے کتاب معارف الاحادیث کے مقدمے میں ذکر کر دی ہے اس لئے یہاں اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے خواہش مند حضرات معارف الاحادیث میں آپ کی کتابوں کی تفصیلی فہرست کو ملاحظہ فرمائیں۔

پہلی تصنیف

سترہ سال کی عمر میں ۶۶ھ میں آپ نے سب سے پہلی کتاب ریاض الطالبین تحریر فرمائی جس میں آپ نے اعوذ باللہ اور بسم اللہ کے متعلق علوم جمع فرمائے تصنیف کے ابتدائی زمانہ میں آپ نے مختلف علوم کی کتب کے خلاصے اور اضافے فرمائے بعد میں مستقل تصانیف کا سلسلہ جاری رکھا حضرت علامہ کی بہت سی کتب کئی کئی ضخیم جلدوں پر مشتمل ہیں اور بہت سی مختصر رسالوں پر، بہر حال جتنی کتب بھی تحریر فرمائیں سب علماء میں عظمت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔

آپ نے علوم قرآن پر مشتمل مختلف کتابیں تصنیف فرمائیں، ایسے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے قرآن اور متعلقات کے علوم پر بہت زیادہ دسترس فرمائی تھی جیسا کہ علماء نے ان کی علوم قرآن کی کتابوں سے اندازہ لگایا ہے مثلاً الاتقان فی علوم القرآن اس کتاب میں علامہ سیوطی نے قرآن پاک کے اسی علوم پر بحث کی ہے اور الدر المنثور فی التفسیر بالماثور میں مستند تفاسیر جن میں سند سے روایات تفسیر یہ کو جمع کیا گیا ہے جیسے تفسیر ابن جریر طبری، تفسیر عبدالرزاق، تفسیر ابن المنذر، تفسیر سعید بن منصور، تفسیر ابن ابی حاتم، تفسیر ابو شیخ، تفسیر عبد بن حمید وغیرہم کو مرتب کیا ہے اور اس میں دوسری حدیث کی دوسری کتابیں جو صحاح، سنن، مغازی،

مسانید اور اجزائے حدیث پر مشتمل ہیں کی روایات کا اس میں اضافہ کیا ہے۔ یہ کتاب درمنثور تقریباً سو سال پہلے مصر سے چھ جلدوں میں چھپی ہے اور بیروت سے آٹھ جلدوں میں نئی کمپوزنگ کے ساتھ اور اب چند سال پہلے تقریباً پندرہ جلدوں میں تخریج کے ساتھ چھپ چکی ہے۔

اسی طرح سے علامہ سیوطی نے ایک ایسی تفسیر لکھنا شروع کی جس میں تفاسیر میں منقول تمام اقوال، تمام استنباطات، اشارات، اعاریب، لغات، بلاغت کے نکات، بدائع کے محاسن وغیرہ کو جمع کیا تا کہ کسی اور کتاب کی طرف ضرورت محسوس نہ ہو اور اس کا نام مجمع البحرین و مطلع البدرین رکھا اور یہی وہ کتاب ہے جس کے لئے الاتقان کو بطور مقدمہ کے لکھا تھا۔

علامہ سیوطی نے بعض علوم قرآنیہ پر مستقل کتابیں بھی تصنیف کیں جیسے ”باب النقول فی اسباب النزول“ اور ”المہذب فیما وقع فی القرآن من المعرب“ اور ”معترک الاقران فی مشترک القرآن“ فی الوجوه والنظائر، اور ”معترک الاقران فی اعجاز القرآن“ اور ”مجاز الفرسان الی مجاز القرآن“ اور ”تناسق الدرر فی تناسب السور“ اور ”الا کلیل فی استنباط التنزیل“ اور ”الازہار الفاتحة علی الفاتحة“، اور ”نواہد الابکار و شواہد الافکار“ حاشیہ علی تفسیر البیضاوی۔ اسی طرح سے علامہ سیوطی نے اپنے استاد شیخ جلال الدین المحلی کی تفسیر کو شروع سورت بقرہ سے آخر سورۃ اسراء تک مکمل کیا اور یہ تفسیر تفسیر الجلالین کے نام سے مشہور ہے۔

اعتراض و جواب

بعض لوگ حضرت علامہ سیوطی کو حاطب لیل کا خطاب دیتے اور کہتے ہیں کہ یہ اپنی کتب میں رطب و یابس جمع کر دیتے ہیں اور کمزور باتیں تحریر فرماتے ہیں حالانکہ یہ بات نہیں حضرت علامہ نے ہر کتاب کو اپنے خاص مقصد کو سامنے رکھ کر تالیف کیا ہے

اور قارئین کی مطلوبہ ضروریات کو اپنے انداز کے مطابق دوسری کتب میں تحریر کر دیا ہے اس لئے کسی تصنیف یا تحقیق کے متعلق ان کی دیگر تصنیفات کو مد نظر رکھ کر فیصلہ دیا جائے مثلاً انہوں نے ایک کتاب الجامع الکبیر تالیف فرمائی جس میں ہر قسم کی روایات درج ہیں اس میں صحیح ضعیف وغیرہ میں امتیاز نہیں کیا بادی النظر میں یہ اعتراض ہو سکتا ہے لیکن جب ان کی کتاب ”الآلی المصنوعہ“، اور ”الجامع الصغیر“، اور ”زوائد علی الجامع الصغیر“، اور ”الدر المنثور“، وغیرہ کو دیکھا جائے تو یہ اعتراض قائم نہیں رہتا کیونکہ حضرت علامہ نے اس ضرورت کے حل کے لئے ایک ایک مستقل کتاب تصنیف فرمائی ہے۔ علامہ ابن جوزی جیسے کثیر التصنیف عالم نے کہا ہے۔ ان کی کتابوں سے اس وجہ سے علماء فائدہ اٹھا سکتے جن کو کتب حدیث کے حالات معلوم ہوں اور ایسا ہی فیصلہ دوسری کتب حدیث کا ہے چاہے اس کی وجہ کوئی اور ہو۔

علمی مقام و مرتبہ

آپ کا علمی مقام ان کے اساتذہ اور تلامذہ کے ساتھ ساتھ ان کی کتب سے بھی معلوم کیا جاسکتا ہے جو ان کے علم کی غایت درجہ بلندی پر واضح دلالت کرتی ہیں ذکر کیا گیا ہے کہ آپ دو لاکھ احادیث کے حافظ تھے (مقدمہ تدریب الراوی) حضرت علامہ سیوطی نے اپنے تفصیلی حالات حسن المحاضرة فی اخبار مصر و القاہرہ میں اور التحدث بنعمة الله وغیرہ میں تحریر فرمائے ہیں ان میں حضرت علامہ نے اپنی بہت سی کتب کا بھی تذکرہ فرمایا ہے۔ آخر عمر میں آپ نے اس بات کا اظہار فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ میں تمام علوم اجتہاد جمع فرما دئے ہیں اس پر اس زمانہ کے علماء نے ان سے اختلاف بھی فرمایا لیکن حضرت علامہ سیوطی نے ان کے جواب میں کئی کتب تالیف فرمائیں اور ان کے تفصیلی جوابات لکھے اور ایک کتاب تالیف فرمائی جس کا نام ”الرد علی من اخلد الی الارض“، رکھا (مطبوعہ ہے) اس میں فرماتے ہیں (اس وقت) مشرق سے مغرب تک پوری روئے زمین پر کوئی آدمی علم حدیث اور عربی دانی میں مجھ سے آگے نہیں ہے سوائے حضرت خضر یا قطب یا ولی اللہ کے تفصیل کے لئے فیض القدر شرح جامع صغیر ۱/۱۱-۱۲ ملاحظہ فرمائیں۔

مسند تدریس

آپ عمر کے سترہویں سال ۸۶۶ھ سے لغت اور علم فقہ کی مسند تدریس پر رونق افروز ہوئے اور حدیث کے املاء کے لئے ۸۷۲ھ میں مسند نشین ہوئے جس کے لئے ان کے استاذ مکرم شیخ تقی الدین شمنی حنفی نے تصدیق فرمائی۔

وفات

وفات سے سات روز قبل داپنے بازو میں ورم اٹھا جو وفات کا سبب بنا، شب جمعہ ۱۹ جمادی الاولیٰ ۹۱۱ھ میں وفات پائی اور اپنی عمر کے ۶۱ سال دس ماہ اٹھارہ یوم پورے کئے۔

دو جنازے

ان کا پہلا جنازہ حضرت امام عبدالوہاب شعرانی نے بعد نماز جمعہ جامع مسجد احمد اباریقی میں پڑھا جس میں خلق کثیر شریک ہوئی ان کا دوسرا جنازہ جامع مسجد جدید مصر میں پڑھا گیا آپ کا مزار مبارک حضرات اہل علم و عوام کی زیارت گاہ ہے۔

اولاد

آپ نے اپنی جسمانی اولاد نہیں چھوڑی

رَوْحُ اللَّهِ رُوحَهُ وَأَنَارَ ضَرِيحَهُ وَأَفَاضَ عَلَيْهِ مِنْ رِضْوَانِهِ كُلَّمَا
اسْتَنَارَتْ بِمُؤَلَّفَاتِهِ الْقُلُوبُ وَلَمَعَتْ بِأَنْوَارِهَا الْغُيُوبُ.

امرؤ اللہ (نور خفیر)

پیش لفظ

الحمد لله و كفى و الصلوة و السلام على عباد الله الاصفياء خصوصاً
على افضل الرسل محمد نبينا خاتم الانبياء و على آله النجباء و اولياء
الاتقياء اما بعد.

قرآن پاک کی خدمت بہت بڑا شرف ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں اہل
القرآن اہل اللہ و خاصتہ قرآن والے اللہ کا خاندان اور اللہ کے خاص لوگ ہیں قرآن

اور علم قرآن کی خدمت اور اشاعت اسی زمرہ میں آتی ہے اللہ تعالیٰ نے اکابر امت کو قرآن پاک کی قسم و قسم کی خدمات کی توفیق عطا فرمائی علامہ سیوطی انہی افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے قرآن پاک کے سینکڑوں علوم و فنون پر کتابیں تصنیف کی ہیں جن میں سے ایک کتاب مفحمت الاقران فی مبہمات القرآن ہے اس میں انہوں نے ان چیزوں کی تفصیل لکھی ہے جن کو اللہ نے قرآن پاک میں مبہم کر کے بیان کیا تھا۔

اللہ کے فضل سے ناچیز مترجم نے بھی قرآن پاک کی مختلف قسم کی خدمات سرانجام دی ہیں اسی کی توفیق سے اس کتاب کا آسان اردو زبان میں ترجمہ کرنے کی بھی سعادت حاصل ہو رہی ہے اس کتاب کا ترجمہ جمعرات ستمبر کی 29 تاریخ کو سن 2007ء میں شروع کیا تھا اور چند ہی دنوں میں مکمل ہو گیا تھا پھر گونا گوں مصروفیات کی وجہ سے اس کا تھوڑا تھوڑا کام کمپوزنگ، تصحیح اور حواشی وغیرہ کی سیننگ کا ہوتا رہا۔ آج الحمد للہ 22 اپریل سن 2012ء میں یہ آخری سطور لکھی جا رہی ہے۔ اس کتاب میں سلسلہ تفسیر میں درج حوالہ جات خود علامہ سیوطی کے ہیں اور حاشیہ میں تحقیق و تخریج ایاد خالد الطباع سے نقل کی گئی ہے شروع میں علامہ سیوطی کے حالات بھی مستند کتابوں سے درج کر دیئے گئے ہیں اور علامہ سیوطی نے اس کتاب میں قرآن پاک کے 582 مقامات کی مبہم آیات کو ذکر کیا تھا ہم نے ان آیات کے ذکر کے بعد اپنی توجہ سے اس طرح کی بریکٹوں کے درمیان ترجمے کا اضافہ کر دیا ہے اور جہاں جہاں مزید تشریح کی ضرورت تھی وہاں فائدے کا عنوان دے کر تشریح کا اضافہ کر دیا ہے۔ اگر ان مبہم مقامات کی اس تفسیر کو سامنے رکھ کر ہمارے اردو کئے ہوئے ترجمہ کو قارئین ملاحظہ کریں گے تو ان شاء اللہ لمبی تفسیروں کے مطالعہ کے بجائے صرف قرآن سمجھنے کے لئے اتنا ہی کافی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک کی خدمت کی عظمت اور شان کے مطابق ہمیں اپنی رضا کا اور آخرت کے انعامات کا جو قرآن کی خدمت پر مرتب ہوتے ہوں عطا فرمائے۔

امداد اللہ نور غفرلہ

22 اپریل سن 2012ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

و صَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، و عَلَى آلِهِ و صَحْبِهِ و سَلَّمَ. أَمَا بَعْدُ
حَمْدِ اللهِ عَلَى مَا مَنَحَ مِنَ الْإِلْهَامِ، و فَتَحَ مِنْ غَوَامِضِ الْعُلُومِ، بِاسْتِخْرَاجِ
الْأَفْهَامِ، و الصَّلَاةِ و السَّلَامِ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، الَّذِي أزال - ببيانہ - كُلَّ
إِبْهَامٍ، و عَلَى آلِهِ و أَصْحَابِهِ أُولِي النُّهْيِ و الْأَحْلَامِ.

علوم قرآن میں جن چیزوں کا جاننا بہت ضروری ہے ان میں سے ایک مبہمات کی

پہچان ہے۔

اس فن میں کئی کتابیں تالیف کی گئی ہیں:

(۱) حضرت ابوالقاسم سہیلی کی کتاب التعریف و الاعلام۔

(۲) اس پر آپ کے شاگردوں کے شاگرد حضرت ابن عسکر کا ذیل التکمیل و الاتمام۔

(فائدہ) ابن عسکر کا نام محمد بن علی بن خضر بن ہارون الغسانی ابو عبد اللہ ہے ادیب

نبیل تھے اور تاریخ و حدیث کے عالم تھے۔ سن ۶۳۶ھ میں وفات پائی۔

(۳) پھر ان دونوں کتابوں کو قاضی بدرالدین بن جماعة نے جمع کیا اور اس کا نام

رکھا التبیان فی مبہمات القرآن۔

قاضی بدرالدین کا نام محمد بن ابراہیم الحموی الشافعی ہے ۶۳۹ھ میں پیدا ہوئے

۶۳۳ھ میں فوت ہوئے۔ اپنے زمانہ میں شیخ الاسلام تھے تمام علوم دین بالخصوص

حدیث میں ماہر تھے۔

(۴) اور یہ کتاب مفحمت الاقران فی مبہمات القرآن جس کو امام

سیوطی نے تالیف کیا ہے۔ اس کے بارے میں علامہ سیوطی لکھتے ہیں کہ یہ کتاب فوائد

اور زوائد کے احاطہ کے اعتبار سے اوپر کی تینوں کتابوں سے بلند تر ہیں۔ اس میں ہر قول

کے قائل کا حوالہ دیا گیا ہے اور حدیث اور تفاسیر کی کتابوں کے حوالے بھی ساتھ ساتھ دے دیئے گئے ہیں کیونکہ اس طرح سے بات جلد قبول ہوتی ہے اور دلوں میں اترتی ہے، اگر مجھے کوئی حوالہ نہیں ملا تو میں نے اس بات کی نسبت مفسرین اور علماء میں سے جس نے بھی کی ہے اس کی طرف نسبت کر دی ہے۔

اور میں نے اس کا نام مفحمت الاقران فی مبہمات القرآن رکھا ہے۔

قرآن میں مبہمات کے فوائد

پہلا فائدہ

علم مبہمات ایک شاندار علم ہے بہت سے اسلاف نے اس کی طرف توجہ فرمائی ہے۔ حضرت امام بخاری نے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں کہ

مَكَثْتُ سَنَةً أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عَمْرَ عَنِ الْمَرَاتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلِيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (صحیح البخاری حدیث نمبر ۴۹۱۵ کتاب التفسیر)

(ترجمہ) میں ایک سال اس انتظار میں رہا کہ میں حضرت عمرؓ سے ان دو عورتوں کے بارے میں سوال کروں جنہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف آپس میں ایک دوسرے کی مدد کی تھی۔

علماء رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں حضرت ابن عباسؓ کا یہ قول علم المبہمات کی بنیاد ہے۔ علامہ سہیلی فرماتے ہیں یہ قول اس علم کے شرف کی دلیل ہے اور اس علم کی طرف توجہ بہت اچھا عمل ہے اور اس کی پہچان حاصل کرنا فضیلت ہے۔

علامہ سہیلی فرماتے ہیں حضرت عکرمہ جو حضرت ابن عباسؓ کے غلام تھے ان سے مروی ہے فرمایا:

طَلَبْتُ اسْمَ الَّذِي خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ
أَذْرَكَهُ الْمَوْتُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً حَتَّى وَجَدْتُهُ. (الاصابة ۲/۲۱۲)

(ترجمہ) میں نے اس شخص کا نام ڈھونڈا جو اپنے گھر سے اللہ رسول کی خاطر ہجرت کر کے نکلا تھا پھر اس کو موت آگئی تھی کہ یہ کون تھا تو مجھے اس کا نام چودہ سال

کے بعد معلوم ہوا۔

میں کہتا ہوں کہ یہی بات حضرت ابن عباسؓ سے بھی مروی ہے ابن مندہ (المتوفی ۳۹۵ھ) نے اپنی کتاب معرفة الصحابة میں بسند یزید بن ابی حکیم از حکم بن ابان از عکرمہ سے نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ سے سنا آپؓ نے فرمایا: **طَلَبْتُ اسْمَ الرَّجُلِ فِي الْقُرْآنِ وَ هُوَ الَّذِي خَرَجَ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَ رَسُولِهِ وَ هُوَ ضَمْرَةَ بْنِ أَبِي الْعَيْصِ.**

(ترجمہ) میں نے ایک شخص کا نام جس کا ذکر قرآن میں آتا ہے اور وہ اللہ اور رسول کی خاطر گھر سے مہاجر ہو کر نکلا تھا تلاش کیا تو اس کا نام ضمرة بن ابی العیص معلوم ہوا۔

دوسرا فائدہ

اس علم کا مآخذ صرف منقول روایات ہیں اس میں رائے کا کوئی دخل نہیں ہو سکتا صرف حضور ﷺ اور آپ کے صحابہ سے اور تابعین جنہوں نے صحابہؓ سے علم کو حاصل کیا رجوع کیا جاسکتا ہے۔

تیسرا فائدہ

حضرت زرکشی نے البرہان فی علوم القرآن میں لکھا ہے جس علم کے چھپانے کی اللہ نے خبر دی ہے ایسے مبہمات کی تحقیق نہ کی جائے جیسا کہ اللہ نے فرمایا: **وَ الْآخِرِينَ مِنْ دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ.** اور ان کے سوا دوسروں پر جن کو تم نہیں جانتے۔ (الانفال: ۶۰)

علامہ زرکشی فرماتے ہیں اس شخص پر تعجب ہے جو جرأت کر کے کہتا ہے کہ اس سے مراد بنو قریظہ ہیں یا جنات ہیں اور اس آیت کی مثل دوسری آیت بھی ہے جو منافقین کے متعلق ہے۔

وَ مِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ مُنْفِقُونَ وَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا

عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ. (التوبة: ۱۰۱) اور بعض تمہارے ارد گرد کے گنوار منافق ہیں اور مدینے والے بھی نفاق پر اڑے ہوئے ہیں تو ان کو نہیں جانتا وہ ہمیں معلوم ہیں۔

یہاں اس چیز کی نفی کی گئی ہے کہ ایسے لوگوں کی ذوات کو متعین نہ کیا جائے۔ پھر یہ کہنا کہ یہ لوگ جنات میں سے تھے تو یہ خود حضور ﷺ سے حدیث مرفوعہ میں مروی ہے۔ جیسا کہ ابن ابی حاتم وغیرہ میں اس حدیث کو روایت کیا ہے اس لئے اس میں کوئی جرأت نہیں ہے۔

چوتھا فائدہ

قرآن میں بعض چیزوں کے مبہم بیان کئے جانے کے اسباب (۱) جب ایک بات کسی جگہ واضح کر دی گئی ہو تو دوسری جگہ اس کے بیان کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ. (الفاتحہ: ۶)

ترجمہ: ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا۔

کیونکہ اس آیت میں موجود ہے

مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَ

الصَّالِحِينَ. (النساء: ۶۹)

ترجمہ: جن پر اللہ نے انعام کیا جیسے انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین۔

(۲) حضرت آدمؑ کی بیوی حضرت حواؑ کا علم سب کو ہے اس لئے حضرت حواؑ کا

نام نہ لیا کیونکہ حضرت آدمؑ کی کوئی اور بیوی نہیں تھی چنانچہ فرمایا:

وَ قُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ. (البقرة: ۳۵)

ترجمہ: ہم نے کہا اے آدم تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو۔

اور جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

الْم تَرَىٰ إِلَىٰ الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ. (البقرة: ۲۵۸)
ترجمہ: کیا آپ نے اس کو نہیں دیکھا جس نے حضرت ابراہیم سے اس کے پروردگار کے بارہ میں مباحثہ کیا۔

اس مباحثہ کرنے والے سے مراد نمرود ہے اس کا نام اللہ تعالیٰ نے اس لئے ذکر نہ فرمایا کیونکہ یہ بات مشہور ہے کہ حضرت ابراہیمؑ اس کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجے گئے تھے۔ (فائدہ) قرآن پاک میں فرعون کا واضح نام آتا ہے جبکہ نمرود کا نام ذکر نہیں کیا گیا اس لئے کہ فرعون اس سے بہت زیادہ سمجھدار تھا جیسا کہ حضرت موسیٰ کے ساتھ گفتگو میں فرعون کے جوابات سے معلوم ہوتا ہے۔ جبکہ نمرود کم عقل تھا اور اس کی دلیل اس کی یہ بات ہے اَنَا أَحْيِي وَ أُمِيتُ میں زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں پھر اس نے جو کیا کیا اس شخص کو قتل کر دیا اور دوسرے کو معاف کر دے اور یہ انتہائی بے وقوفی کی بات ہے۔

(۳) مقصود پردہ پوشی ہے تاکہ اس پر عمدہ طریقے سے مہربانی کی جائے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا. (البقرة: ۲۰۴)
ترجمہ: ایک وہ شخص ہے کہ اس کی بات دنیا کی زندگی کے کاموں میں آپ کو پسند آتی ہے۔

اس شخص سے مراد اخنس بن شریق ہے جو بعد میں مسلمان ہو گیا اور اسلام پر بہت اچھا عمل کیا۔

(۴) یا اس کی تعین میں کوئی بڑا فائدہ نہیں تھا اس لئے اس کا نام ذکر نہیں کیا جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا. (البقرة: ۷۳)

ترجمہ: پھر ہم نے کہا اس مردہ کو اس گائے کا ایک ٹکڑا مارو۔

اور

وَسُئِلُهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ. (الاعراف: ۱۶۳)

ترجمہ: اور ان سے اس بستی کا حال پوچھے۔

(۵) عموم پر تنبیہ مقصود ہوتی ہے اور اس کو خاص نہیں کیا جاتا بخلاف اس کے کہ

جب کسی نام کو متعین کر دیا جائے تو عموم کا فائدہ نہیں رہتا۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا. (النساء: ۱۰۰)

ترجمہ: اور جو اپنے گھر سے اللہ اور رسول کی طرف وطن چھوڑ کر نکلا۔

(۶) اور کبھی نام ذکر نہ کر کے اس کی وصف کامل کو ذکر کیا جاتا ہے تاکہ اس کو تعظیم

کا مرتبہ دیا جائے جو خالی نام سے حاصل نہیں ہوتی۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ. (النور: ۲۲)

ترجمہ: اور تم میں سے بزرگی والے قسم نہ کھائیں۔

اور اسی طرح سے

وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ. (الزمر: ۳۳)

ترجمہ: اور جو سچی بات لے کر آیا (یعنی حضور) اور جس نے اس کی تصدیق کی

(یعنی حضرت ابوبکر)۔

اور اسی طرح

إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ. (التوبة: ۴۰)

ترجمہ: جب وہ اپنے ہمراہی سے کہہ رہا تھا۔

ان سب آیات میں حضرت ابوبکر الصدیقؓ مراد ہیں۔

(۷) اس لئے نام ذکر نہیں کیا گیا تاکہ وصف ناقص کی وجہ سے اس کی تحقیر ہو

جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ. (الکوثر: ۳)

ترجمہ: بے شک جو آپ کا دشمن ہے وہی بے نام و نشان ہے۔

سُورَةُ الْفَاتِحَةِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱]

﴿مِلْكٍ يَوْمَ الدِّينِ﴾ (آیت: ۶)

[جزاوسزا کے دن کا مالک ہے]

اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔ ابن جریرؒ وغیرہ بسند ضحاک از ابن عباسؓ۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲]

﴿صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ (آیت: ۷)

[ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا]

جن پر اللہ نے انعام کیا وہ لوگ انبیاء، صدیقین اور شہداء اور صالحین ہیں جیسا کہ اس کی تفسیر سورت نساء کی آیت میں آئی ہے۔
(فائدہ) یعنی

﴿وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ

عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَ

حَسَنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا﴾ (النساء، آیت: ۶۹)

اور وہ لوگ جنہوں نے اطاعت کی اللہ اور اس کے رسول کی پس یہی لوگ ہیں جن پر انعام کیا ہے اللہ نے انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین میں سے اور

بہترین۔ (امداد اللہ انور)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳]

﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ (آیت: ۷)

غیر المغضوب علیہم سے مراد یہودی ہیں اور ولا الضالین سے مراد

نصاری ہیں۔

جیسا کہ امام احمد اور ابن حبان اور ترمذی نے حدیث عدی بن ابی حاتم سے

روایت کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مغضوب علیہم یہودی

ہیں اور الضالین نصاریٰ ہیں۔

اور یہی حدیث ابن مردویہ نے حضرت ابو ذر سے روایت کی ہے

اور ابن ابی حاتم فرماتے ہیں کہ میں اس کے متعلق مفسرین کے درمیان کوئی

اختلاف نہیں جانتا۔

۲ (احمد فی "المسند" ۳۷۸/۴ - ۳۷۹، و ابن حبان (۱۷۱۵)، و الترمذی

(۲۹۵۶)، و قال: هذا حديث حسن غريب۔ وانظر الترمذی (۲۹۷)

سُورَةُ الْبَقَرَةِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴]

﴿إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً﴾ (آیت: ۳۰)

[میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں]

خلیفہ سے مراد حضرت آدمؑ ہیں جیسا کہ آیت کا سیاق اس پر دلالت کرتا ہے۔ اور ایک مرسل ضعیف روایت میں وارد ہے کہ مذکورہ زمین سے مراد مکہ ہے لیکن ابن کثیرؒ نے فرمایا کہ یہ روایت مدرج ہے اور اس کی وجہ یہ روایت ہے جس کو ابن جریرؒ اور ابن ابی حاتم نے عطاء بن سائب کی سند سے حضرت عبدالرحمن بن ثابت کی سند سے روایت کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا زمین کو مکہ سے پھیلایا گیا اور سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف فرشتوں نے کیا تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں یعنی مکہ میں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵]

﴿أَسْكُنُ أَنْتَ وَزَوْجُكَ﴾ (آیت: ۳۵)

[تم اور تمہاری بیوی جنت میں سکونت اختیار کرو]

زوج سے مراد حضرت حوا ہیں۔

ابن جریرؒ نے سُدی سے کئی سندوں سے روایت کیا ہے کہ فرشتوں نے حضرت

۱ (تفسیر ابن کثیر ۷۰/۱ و ضعف اسنادہ ایضاً)

۲ (تفسیر ابن جریر ۱۵۶/۱)

۳ (تفسیر ابن جریر ۱۸۲/۱)

آدم سے حضرت حوا کے بارے میں پوچھا کہ ان کا کیا نام ہے تو فرمایا حوا انہوں نے کہا ان کا نام حوا کیوں رکھا گیا فرمایا اس لئے کہ یہ زندہ سے پیدا کی گئیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۶]

﴿ وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ ﴾ (آیت: ۳۵)

[اور اس درخت کے قریب نہ جانا]

ابن جریرؒ اور ابن ابی حاتم نے حضرت عکرمہ کے واسطے سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ اس سے مراد گندم کی بالی ہے اور یہ بات حضرت ابن عباسؓ سے کئی صحیح سندوں کے ساتھ وارد ہے اور ابن جریرؒ نے سدی سے کئی سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے کہ اس سے مراد انگور کا باغ ہے اور یہودیوں کا گمان ہے کہ یہ گندم کا درخت ہے اور ابوشیخ نے ایک اور سند سے حضرت عکرمہ کے واسطے سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ یہ بادام کا درخت تھا اور اس کی سند ضعیف ہے اور میرے نزدیک یہ ہے کہ اس میں انگور کی بجائے بادام کی روایت میں تصحیف ہو گئی ہے اور ابوشیخ نے یزید بن عبداللہ بن قسیط کے واسطے سے روایت کیا ہے کہ اس سے مالٹے کا درخت مراد تھا اور ابن ابی حاتم نے ابو مالک سے روایت کیا ہے کہ یہ کھجور کا درخت تھا اور ابن جریر نے حضرت مجاہدؒ سے روایت کیا ہے کہ یہ انجیر کا درخت تھا اور ابن ابی حاتم نے بھی حضرت قتادہؒ سے ایسے ہی روایت کیا ہے۔ لیکن ”تینہ“ کی بجائے

۴ ۱۸۳/۱ . وفي سنده : النضر بن عبد الرحمن ، ضعيف جداً . ورواه أيضاً : ابن المنذر ، وأبو الشيخ ، وابن عساكر . انظر ” الدر المنثور “ ۵۲/۱ و ” تفسیر الطبری “ تخريج العلامة أحمد شاکر للأثر (۷۱۸) .

۵ ۱۸۴/۱ ، وابن سعد في ” الطبقات “ ۵۳/۱ ، وعبد بن حميد ، وابن المنذر ، وابن أبي حاتم عن ابن عباس . ” الدر المنثور “ ۵۳/۱ .

۶ في ” تفسیر الطبری “ ۱۸۴/۱ : عن ابن جريج عن بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم . ومجاهد ، هو ابن جبر ، أبو الحجاج ، ثقة الحديث ، إمام في التفسير والعلم ، ومن علماء التابعين ، توفي في أوائل القرن الثاني الهجري ، وله ثلاث وثمانون سنة .

”تین“ کا لفظ کہا ہے تو اس کا معنی بھی وہی ہے پس یہ چھ قول ہوئے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۷]

﴿وَقُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ﴾ (آیت: ۳۶)

[اور ہم نے کہا اس جنت سے زمین کی طرف اترو تمہارا بعض بعض کا دشمن ہے]

حضرت ابن جریرؒ نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ اس آیت میں حضرت

حو اور آدم اور ابلیس اور سانپ کو خطاب ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۸]

﴿وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ﴾ (آیت: ۵۰)

[اور جب ہم نے تمہارے لئے دریا کو پھاڑا]

(روایت: ۸)۔ اس سے مراد دریائے قلزم ہے اس کی کنیت ابو خالد ہے۔

جیسا کہ ابن ابی حاتم نے اس کو حضرت قیس بن عباد سے روایت کیا ہے اور ابن

عسکر فرماتے ہیں کہ اس دریا کی کنیت ابو خالد اس لیے ہے کہ یہ طویل زمانہ سے اسی

طرح رواں دواں چل رہا ہے اور ابو یعلیٰؒ نے بسند ضعیف حضرت انسؓ سے روایت

کے قال أبو جعفر الطبري رحمه الله تعالى ۱۸۵/۱ بعد أن أورد الروايات في ذلك: ”ولا علم عندنا بأي شجرة كانت على اليقين، لأن الله لم يضع لعباده دليلاً على ذلك في القرآن ولا في السنة الصحيحة“.

۸ ۱۹۱/۱، وعبد بن حميد، وابن المنذر، وابن أبي حاتم. كما في ”الدر المنثور“.

۹ انظر ”المطالب العالية“ ۲۷۶/۳. ورواه أيضاً ابن مردويه، كما في ”الفتح الكبير“ للبيهاني. لكن روى ما يشهد له: أحمد في ”المسند“ ۲۹۱/۱، والبخاري (۳۹۴۳) في مناقب الأنصار، ونحوه رقم (۴۶۸۰)، ومسلم (۱۱۳۰) واللفظ له، عن ابن عباس قال: قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة، فوجد اليهود يصومون يوم عاشوراء، فسئلوا عن ذلك؟ فقالوا: هذا اليوم الذي أظهر الله فيه موسى وبني إسرائيل على فرعون؛ فنحن نصومه تعظيماً له. فقال النبي صلى الله عليه وسلم: ”نحن أولى بموسى منكم“؛ فأمر بصومه.

کیا ہے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ بنی اسرائیل کے لیے دس محرم کو دریا کو پھاڑا گیا تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۹]

﴿وَإِذْ وَعَدْنَا مُوسَىٰ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً﴾ (آیت: ۵۱)

[اور جب ہم نے موسیٰ کو چالیس راتوں کا وعدہ دیا]

اس سے ذوالقعدے کا پورا مہینہ اور ذی الحج کے دس دن مراد ہیں ابن جریر

ابن عالیہ سے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۰]

﴿ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ﴾ (آیت: ۵۱، ۹۲)

[پھر تم نے بچھڑے کو معبود بنا لیا]

ابن عسا کر نے اپنی تاریخ میں حضرت حسن بصریؒ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کا وہ بچھڑا جس کی انہوں نے پوجا کی تھی اس کا نام بہوت تھا اور ابن ابی حاتم نے اس بچھڑے کا نام یہوٹ بتایا ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۱]

﴿ادْخُلُوا هَذِهِ الْقَرْيَةَ﴾ (آیت: ۵۸)

[اس بستی میں داخل ہو جاؤ]

عبدالرزاق نے حضرت قتادہؒ سے روایت کیا ہے کہ یہ بستی بیت المقدس تھی۔

[۱۲]

ابن جریر نے عوفی کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے وادخلوا الباب سجداً کی تفسیر میں ذکر کیا ہے کہ یہ بیت المقدس کا ایک دروازہ تھا جس کا نام ”باب

۱۰ - ۲۲۲/۱

۱۱ - ابن جریر ۲۳۷/۱

۱۲ - ابن جریر ۲۳۸/۱ بسند ضعیف

حطۃ“ تھا اور ابن جریر ۱۳ نے حضرت ربیع سے روایت کیا ہے کہ یہ بیت المقدس کا دروازہ تھا اور ابن زید نے کہا کہ یہ اریحا بستی تھی جو بیت المقدس کے قریب تھی۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۳]

﴿النَّصْرِيُّ﴾ (آیت: ۶۲، ۱۱۳)

نصاری کو اس لئے نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہ ایک بستی میں رہتے تھے جس کا نام ناصرہ تھا ابن ابی حاتم عن قتادہ۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کو نصاریٰ اس لئے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے کہا تھا: نحن أنصار الله ہم اللہ کے مددگار ہیں (الصّف: ۱۴) ابن عسکر (۱۴)۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۴]

﴿وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا﴾ (آیت: ۷۲)

[اور جب تم نے ایک شخص کو قتل کیا تھا]

اس مقتول کا نام عامیل تھا (کرمانی)۔ بعض نے کہا نکار تھا۔ (ماوردی) اس کا قاتل اس کا چچا زاد بھائی تھا ابن جریر ۱۴ وغیرہ از حضرت ابن عباس۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کا بھائی تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۵]

﴿فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا﴾ (آیت: ۷۳)

[اور ہم نے کہا اس مردہ کو اس گائے کا ایک ٹکڑا مارو]

فریابی ۱۵ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ وہ ہڈی ماری گئی تھی جو نرم ہڈی کے پاس ہوتی ہے۔

۱۳ ابن جریر ۲۳۷/۱۔

۱۴ ۲۸۵/۱۔

۱۵ وعبد بن حمید، وابن المنذر، وابن ابی حاتم، و"الدرالمثور" ۷۹/۱۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ گوشت کا وہ حصہ مارا گیا تھا جو کندھوں کے درمیان ہوتا ہے ابن جریر ۱۶ ازسدی۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کی ران ماری گئی تھی۔ ابن جریر ۱۷ از قتادہ و مجاہد اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی اس کو ماری گئی تھی ابن جریر ۱۸ از ابن ابی العالیہ۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کی زبان ماری گئی تھی ۱۹ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کی سرین ماری گئی تھی اور دم ماری گئی تھی کرمانی فی الغرائب۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۶]

﴿ وَإِذَا أَخْلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ ﴾ (آیت: ۷۶)

[اور جب وہ ایک دوسرے کے پاس تنہا ہوتے ہیں]

ابن جریر ۲۰ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت یہود کے منافقین کے متعلق ہے۔

اور ابن ابی حاتم نے حضرت عکرمہ سے روایت کیا ہے کہ یہ ابن صوریہ کے متعلق اتری تھی۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۷]

﴿ وَمِنْهُمْ أُمِّيُونَ ﴾ (آیت: ۷۸)

[اور بعض ان میں ان پڑھ ہیں]

کہا گیا ہے ان سے مراد مجوسی ہیں اس کو مہدوی نے ذکر کیا کیونکہ ان کی کوئی

۱۶ م "الطبري" ۲۸۵/۱۔

۱۷ م "الطبري" ط الحلبي ۳۵۹/۱، وقوله "أخرج ابن جرير" إلى قوله "وقيل: بفخذها"۔

۱۸ م الأثر في "الطبري" ۲۸۵/۱۔

۱۹ م (۲۱) تفسیر البغوی ۶۱/۱۔ ۲۰ م ۲۹۲/۱۔

کتاب نہیں تھی۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۸]

﴿إِلَّا آيَاتًا مَّعْدُودَةً﴾ (آیت: ۸۰)

[مگر گنے چنے چند دن]

ان کا خیال تھا کہ یہ سات دن ہوں گے طبرانی ۲۱ وغیرہ سند حسن حضرت ابن عباسؓ۔
اور ابن ابی حاتم نے ضعیف سندوں سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے
کہ ان سے مراد چالیس دن ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۹]

﴿وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ﴾ (آیت: ۸۷)

[اور ہم نے حضرت عیسیٰ کو روح القدس کے ساتھ قوت دی]

روح القدس سے جبرائیلؑ مراد ہیں ابن ابی حاتم ۲۲ عن ابن مسعودؓ۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۰]

﴿نَبَذَآ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ﴾ (آیت: ۱۰۰)

[تو ان میں سے ایک فریق نے اس عہد کو پھینک دیا]

اس سے مراد مالک بن صیف ہے۔ (ابن جریر ۲۳ عن ابن عباسؓ)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۱]

﴿وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَى الْمَلَكِينَ﴾ (آیت: ۱۰۲)

[اور اس علم کے پیچھے ہوئے جو بابل (شہر) میں دو فرشتوں پر اتارا گیا تھا]

۲۱ ذکر الأثر فی "مجمع الزوائد" ۳/۱۴۶ دون تخريج ولعله سقط من المطبوع منه، والأثر مروى في "تفسير الطبري" ۳/۳۱۱ و "أسباب النزول" للواحدي: ۱۷.

۲۲ وأبو الشيخ في كتاب "العظمة" عن جابر مرفوعاً "الدر المنثور".

۲۳ (۲۴) ۳۰۱/۱.

یہ دونوں فرشتے ہاروت و ماروت ہیں۔ جیسا کہ ابن جریر ۲۲ نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جبرائیل و میکائیل ہیں۔ جیسا کہ بخاری نے اپنی تاریخ میں اور ابن منذر نے حضرت ابن عباسؓ سے اور ابن ابی حاتم نے حضرت عطیہ سے روایت کیا ہے۔

اور مدلکین کو "ل" کی زیر کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے تو پھر مراد حضرت داؤد اور حضرت سلیمان ہیں جیسا کہ اس کو ابن ابی حاتم نے حضرت عبدالرحمن بن ابزی سے روایت کیا۔

اور ابن ابی حاتم ۲۵ نے حضرت ضحاک سے روایت کیا کہ اس سے مراد بابل کے دو بڑے کافر تھے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۲]

﴿وَدَكْثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ﴾ (آیت: ۱۰۹)

[بہت سے اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) پسند کرتے ہیں]

ان ناموں میں کعب بن اشرف کا نام بھی ذکر کیا جاتا ہے۔

(ابن جریر ۲۶ عن الزہری وقتادہ)

اور ان میں سے حی بن اخطب اور ابویاسر بن اخطب کا نام بھی لیا جاتا ہے۔
ابن ابی حاتم عن ابن عباسؓ ۲۷۔

۲۳ ۳۵۹/۱

۲۵ انظر "تفسیر ابن کثیر" ۱۳۷/۱ و "علجان": مثنیٰ علج. وهو الرجل الضخم من كفار العجم. وبعض العرب يطلقه على الكافر مطلقاً. والجمع "عُلُوج" و "أعلاج"، كما في "المصباح المنير".

۲۶ "الطبري" ۳۸۸/۱ وسقط "ابن جرير" من ع.

۲۷ الأثر في "الطبري" ۳۸۸/۱.

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۳]

﴿ وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصْرَىٰ عَلَىٰ شَيْءٍ ﴾ (آیت: ۱۱۳)

[اور یہودی کہتے ہیں عیسائی درست راہ پر نہیں ہیں]

یہ کہنے والا رافع بن حریملہ تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۴]

﴿ وَقَالَتِ النَّصْرَىٰ لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَىٰ شَيْءٍ ﴾ (آیت: ۱۱۳)

[اور عیسائی کہتے ہیں یہودی درست راہ پر نہیں ہیں]

یہ کہنے والا نجران کا ایک آدمی تھا ابن جریر ۲۸ عن ابن عباسؓ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۵]

﴿ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴾ (آیت: ۱۱۳)

[اسی طرح سے ان لوگوں نے ان کی سی بات کہی جو جاہل ہیں]

سُدی فرماتے ہیں کہ اس سے مراد عرب ہیں۔

حضرت عطاء فرماتے ہیں یہ کچھ قومیں تھیں جو یہود و نصاریٰ سے پہلے گزری ہیں

ان دونوں قوموں کو ابن جریر ۲۹ نے روایت کیا ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۶]

﴿ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ ﴾ (آیت: ۱۱۴)

[اور جو اللہ کی مساجد سے روکے اس سے بڑا کون ظالم ہے]

ابن ابی حاتم ۳۰ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ اس سے مراد

قریش ہیں اور ابن ابی حاتم نے عوفی کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے

کہ ان سے نصاریٰ مراد ہیں۔

اور حضرت عبدالرزاق ۳۱ نے حضرت قتادہ سے روایت کی ہے کہ ان سے مراد بخت نصر اور ان کے وہ ساتھی ہیں جنہوں نے بیت المقدس کو ویران کیا تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۷]

﴿ وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللَّهُ ﴾ (آیت: ۱۱۸)

[اور وہ لوگ جو کچھ نہیں جانتے وہ کہتے ہیں کیوں نہیں اللہ تعالیٰ ہم سے بات کرتا ہے] ان لوگوں میں سے رافع بن حریملہ کا نام بھی لیا جاتا ہے جنہوں نے یہ بات کہی تھی۔ (ابن جریر ۳۲ عن ابن عباس)

حضرت قتادہ سے ابن جریر ۳۳ نے روایت کیا ہے کہ یہ کفار عرب تھے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۸]

﴿ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ ﴾ (آیت: ۱۲۹)

[اے ہمارے رب اور ان بیت اللہ والوں میں ایک رسول انہی میں سے بھیج دے] اس رسول سے مراد نبی ﷺ ہیں اسی لیے حضور ﷺ نے فرمایا تھا: انا دعوة ابي ابراهيم (میں اپنے ابا حضرت ابراہیم کی دعا ہوں)۔

(احمد عن حدیث عرباض بن ساریہ وغیرہ ۳۴)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۹]

﴿ وَوَصَّىٰ بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ ﴾ (آیت: ۱۳۲)

[اور ابراہیم نے اپنی اولاد کو اور یعقوب نے یہی وصیت کی تھی]

۳۱ و "الطبري" من طريقه ۳۹۷/۱.

۳۲ ۴۰۷/۱ وابن اسحاق وابن أبي حاتم، "الدر المنثور" ۱۱۰/۱.

۳۳ "ابن جرير" ۴۰۷/۱ وعبارة: "وأخرج عن قتادة" سقطت من "الدر المنثور" ۱۱۰/۱ فليتبّه.

۳۴ في "المسند" ۱۲۷/۴-۱۲۸، والطبري ۴۳۵/۱، والحاكم في

"المستدرک" ۶۰۰/۲، وصححه وأقره الذهبي. وصححه الشيخ أحمد =

ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے کو وصیت کی تھی اور یعقوبؑ نے بھی اور ابراہیمؑ کے بیٹے جن کے نام قرآن پاک میں مذکور ہیں حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق ہیں۔ اور باقی کے نام کلبی نے اس طرح روایت کئے ہیں۔ مدن، مدین، یقشان ۳۵، زمران، اشبق، شوح وغیرہ۔

اور ابن سعد نے طبقات ۳۶ میں لکھا ہے کہ میں نے ان ناموں کو ایک مضبوط و معتبر نسخے میں بھی دیکھا ہے جس کو علامہ دمیاطی نے قلم بند کیا تھا اور یہ زیادہ معتمد ہے اس میں لکھا ہے کہ ہمیں محمد بن عمر الاسلمی نے بیان کیا کہ ابراہیمؑ کی اولاد میں اسماعیلؑ پیدا ہوئے تھے جب کہ حضرت ابراہیمؑ کی عمر نوے (۹۰) سال تھی اور حضرت اسماعیلؑ ان کے سب سے پہلے بیٹے تھے پھر اسحاق ان سے تیس سال بعد پیدا ہوئے اور اس وقت حضرت ابراہیمؑ کی عمر ایک سو بیس سال تھی اور حضرت سارہ کا انتقال ہو گیا تو حضرت ابراہیمؑ نے کنعانیوں کی ایک عورت سے نکاح کیا جس کا نام قنطورا تھا تو قنطورا نے حضرت ابراہیمؑ کے چار بیٹے جنے، مازی، زمران، شرح، سبق اور حضرت ابراہیمؑ نے ایک اور عورت سے نکاح کیا جس کا نام جونی ۳۷ تھا تو جونی نے آپ کے سات بیٹے جنے نانس، مدین، کشیان، شروخ، امیم،

= شاکر أيضاً؛ فی تعليقه علی "تفسیر الطبری".

والحدیث بنحوہ رواہ الامام أحمد أيضاً فی "المسند" ۲۶۲/۵ من حدیث ابي امامة رضي الله تعالى عنه قال: قلت: يا نبي الله ما كان اول بدء أمرك؟ قال: دعوة ابي ابراهيم، وبشرى عيسى، ورأت أمي أنه يخرج منها نور أضواء منها قصور الشام. ۳۵ "تاريخ الطبري" ۲۷۰/۲ بمثناة. ووقع في نسخة من "تاريخ الطبري" ۳۰۹/۱ و ۲۷۰/۲، و المطبوعة "ع": "بقشان" بموحدة. ووقع في "تاريخ الطبري" أيضاً ۳۰۹/۱: "يقشان".

وجاء في مطبوع "الدر المنثور في التفسير المأثور" ۱۳۹/۱: "بيشان".

ووقعت الأسماء في "الكامل" لابن الأثير ۱۲۳/۱ هكذا: نقشان و مران، ومديان، ومدن، ونشق، وسرح". ۳۶ ۴۷/۱.

۳۷ كذا في مطبوعة "طبقات ابن سعد"، ووقع في النسخ الخطية: "حجوى" وفي "الكامل" لابن الأثير ۱۲۳/۱: "حجون".

لوط، لقیشان تو یہ حضرت ابراہیمؑ کے کل تیرہ بیٹے ہوئے۔

اور حضرت کلبی سے ابن سعد نے روایت کیا کہ اسماعیلؑ کے بارہ بیٹے ہوئے۔
یناوذ ۳۸، قیزر، اذبل، منسی ۳۹، مسمع ۴۰، دمارا ۴۱، اذر، طیما ۴۲، یطور ۴۳، نبش
۴۴، ماشی، قید ما۔ ۴۵

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۰]

﴿ وَالْأَسْبَاطُ ﴾ (آیت: ۱۳۶، ۱۴۰)

[اور ان کی اولاد]

حضرت ابن جریر ۴۶ نے حجاج کی سند سے ابن جریج سے انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ اسباط سے مراد حضرت یعقوبؑ کے بیٹے ہیں یہ بارہ مرد تھے اور ہر ایک سے لوگوں کی ایک امت (کثیر تعداد) پیدا ہوئی۔

ابن ابی خاتم نے سدی سے روایت کیا ہے کہ اسباط سے مراد یعقوبؑ کے بیٹے ہیں۔ یعنی یوسف، بنیامین، روئیل، یہوذا، شمعون، لاوی، دان، قہاب، کود، بالیون کے۔

۳۸ کذا فی ق و خ، و فی ك: "یماوذ" و فی "سیرة ابن ہشام" ۴/۱: "نابت"۔

۳۹ کذا فی النسخ الخطیة، و فی "السیرة" ۵/۱: "مبشا"۔

۴۰ کذا شکلت فی ق و "السیرة" و شکلت فی خ بضم المیم۔

۴۱ کذا فی ق و فی خ و ك: "دما" بحذف الراء۔ و هو قول فیہ۔ کما فی هامش

"سیرة ابن ہشام"۔

۴۲ کذا فی خ و ك و "السیرة" و فی ق "طیمار"۔

۴۳ فی ك: "نطور" والمثبت من ق و خ و هو موافق للسیرة۔

۴۴ کذا شکلت فی ك؛ و فی "السیرة": "نبش" بفتح فکسر۔

۴۵ کذا فی خ و "السیرة"؛ و فی ق: "قیدبا" و فی ك: "قیدتا" (?)

وانظر للوقوف علی مزید من الاختلاف فی الاسماء التعلیق علی "سیرة ابن ہشام"

۵/۱، و "الکامل فی التاریخ" لابن الاثیر ۱۲۵/۱۔

۴۶ ۲۴۳/۱۔

۴۷ یوجد اختلاف بین فی الروایات التي نقلت أمثال تلك الاسماء۔ انظر حول

ذلك ما علقه العلامة الادیب محمود شاکر علی "تفسیر الطبری" ۱۱۲/۳۔ وانظر =

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۱]

﴿سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ﴾ (آیت: ۱۲۲)

[اب بیوقوف لوگ کہیں گے]

حضرت براء بن عاذب فرماتے ہیں۔ ان بے وقوفوں سے مراد یہودی ہیں جیسا کہ ابوداؤد نے ناسخ و منسوخ میں اور امام نسائی ۲۸ نے روایت کیا ہے حضرت ابن عباس نے ان میں سے بعض کے نام ذکر کئے ہیں رفاع بن قیس، قردم بن عمرو، کعب بن اشرف، نافع بن ابی نافع ۲۹، حجاج بن عمرو، ربیع بن ابی الحقیق۔

(ابن جریر ۵۰ وغیرہ ۵۱)

تفسیر اسماء زوجات و اولاد یعقوب کتاب الاستاذ عقیف طبارہ "مع الانبیاء فی القرآن الکریم" ص ۱۵۵۔

ووقع فی ع و ب بعد "دان": "و نفتالی، و جاد، و ربالون، و یشجر، و دان"۔

ووقع اسماء اولاد یعقوب فی "الاتقان" ۱۴۶/۲: "یوسف، ورویل، وشمعون، و لاوی، و یهوذا، و دانی، و تفتانی بفاء و مثناة، و کاد، و یاشیر، و ما یشاجر، و رایلون، و بنیامین"۔

۲۸ فی "السنن الکبریٰ" إذ لم أجده فی "الصغریٰ" المطبوعة وهي "المجتبیٰ"۔ و تصریح البراء بأنهم من اليهود جاء عند الطبري فی "تفسیره" ۳/۲، و البیهقی فی "السنن الکبریٰ" ۱/۲، و الواحدی فی "أسباب النزول" ص ۲۸، و الحازمی فی "الاعتبار فی النسخ و المنسوخ من الآثار" ص ۶۴، و الحدیث صححه الحافظ ابن حجر فی "فتح الباری" ۱۷۱/۸ فی تفسیر قوله تعالیٰ ﴿سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَا هُمْ عَنْ قِبَلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا﴾

۲۹ کذا فی النسخ الخطیة و "الطبری" ۳/۲، و فی ع و ب و "الاتقان" ۱۴۸/۲، "رافع بن حرملہ"، و وقع فی الخطیة ک قبل اسم نافع "رافع بن حرملہ"، و الخلط فی أسماء یهود کثیر مشکل. انظر "تفسیر الطبری" ۱۱۱/۳، بتحقیق شاکر.

۵۰ ۳/۲ بزیادة: "و کنانة بن ابي الحقیق"، و کذا وقع فی "الدر المنثور".

۵۱ ابن إسحاق، و ابن ابي حاتم، و البیهقی فی "دلائل النبوة". "الدر المنثور" ۱۴۲/۱

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۲]

﴿ وَيَنْعَنُهُمُ اللَّعِينُونَ ﴾ (آیت: ۱۵۹)

[اور لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں]

اس حدیث میں جس کو ابن ماجہ ۱۵۱ اور غیرہ نے روایت کیا ہے حضرت براء بن عازبؓ نے تفسیر بیان کی کہ اس سے مراد زمین کے رنگنے والے جانور ہیں۔ (چلنے پھرنے والے)

اور اسی طرح سے حضرت مجاہدؓ نے فرمایا (سعید بن منصور ۵۲ وغیرہ) اور حضرت قتادہ اور ربیع فرماتے ہیں کہ اس سے مراد فرشتے اور مؤمنین ہیں۔ (ابن جریر طبری ۵۳)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۳]

﴿ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا ﴾ (آیت: ۱۷۰)

[اور جب ان سے کوئی کہے کہ اس کی اتباع کرو]

ان میں بعض کے نام ذکر کئے گئے رافع بن خارجہ ۵۲، اور مالک بن عوف۔

(ابن ابی حاتم ۵۵ عن ابن عباس)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۴]

﴿ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ ﴾ (آیت: ۱۸۷)

[اللہ جانتا ہے کہ تم اپنے نفسوں سے خیانت کرتے تھے]

وہ حضرات جو اس واقعہ میں مبتلا ہوئے ان ناموں میں حضرت عمر بن خطابؓ اور

۱/۱۵۱ فی "سننہ" برقم (۴۰۲۱) فی الفتن . قال الحافظ البوصيري في "زوائد ابن ماجه": في إسنادہ الليث ، وهو ابن سليم : ضعيف "

۵۲ و "الطبري" ۳۳/۲۔

۵۳ (۴۵) ۳۴/۲۔

۵۴ في النسخ الخطية "رافع بن حريلمة" . والمثبت من "سيرة بن هشام" ۵۵۲/۱، و "الطبري" ۴۷/۲، و "الدر المنثور" ۱۶۷/۱۔

۵۵ و "الطبري" ۴۷/۲۔

حضرت کعب بن مالک کا نام بھی آتا ہے۔
(امام احمد ۵۶۶ سند حسن)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۵]

﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْآهْلِ﴾ (آیت: ۱۸۹)

[آپ سے نئے چاند کا حال پوچھتے ہیں]

ان کے نام ذکر کئے گئے ہیں۔ حضرت معاذ بن جبلؓ، اور حضرت ثعلبہ بن عنمرہؓ
النصاری السلمی۔

(ابن عساکر عن ابن عباسؓ ۵۷)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۶]

﴿الْحَجَّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَةٌ﴾ (آیت: ۱۹۷)

[حج کے چند مہینے متعین ہیں]

یہ مہینے شوال، ذوالقعدہ، اور ذوالحجہ کے دس دن ہیں جیسا کہ حاکم ۵۸ وغیرہ نے
حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا۔

اور سعید بن منصور ۵۹ نے حضرت ابن مسعود سے اور طبرانی ۶۰ وغیرہ نے حضرت
ابن عباسؓ سے اور ابن منذر ۶۱ نے حضرت ابن زبیر سے روایت کیا ہے۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ذی الحجہ کا پورا مہینہ مراد ہے جیسا کہ طبرانی ۶۲ وغیرہ نے
حدیث ابن عمرؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۵۶ فی "المسند" ۴۶۰/۳، و "الطبري" ۹۶/۲، وقال أحمد شاكر (الأثر: ۲۹۴۱): وعندني أنه إسناده صحيح.

۵۷ بسند ضعيف. قاله السيوطي في "الدرالمثور" ۲۰۳/۱، انظر "الإصابة" ۲۰۱/۱.

۵۸ فی "المستدرک" ۲۷۶/۲، والطبري ۱۵۱/۲، والدارقطني ۲۲۶/۲، والبيهقي ۳۴۲/۴، وصححه الحافظ في "فتح الباري" ۴۲۰/۳.

۵۹ والطبري ۱۵۰/۲، والبيهقي ۳۴۲/۴.

۶۰ والطبري ۱۵۰/۲، والدارقطني ۲۲۶/۲، والبيهقي ۳۴۲/۴.

۶۱ والدارقطني ۲۲۶/۲، والبيهقي ۳۴۲/۴.

۶۲ فی "المعجم الأوسط" وفيه يحيى بن السكن، وهو ضعيف، قاله الهيثمي
في "مجمع الزوائد" ۳۱۷/۶-۳۱۸ وسقطت منه كلمة "شوال" فليتنبه.

اور سعید بن منصور نے حضرت عمر بن خطابؓ سے موقوفاً روایت کیا ہے۔
[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۷]

﴿ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾ (آیت: ۱۹۹)

[پھر چلو جہاں سے لوگ چلیں]

ابن جریر ۶۳ نے ضحاک کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے افاض الناس کی تفسیر میں روایت کیا کہ اس سے مراد ابراہیمؑ ہیں۔
[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۸]

﴿وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ﴾ (آیت: ۲۰۳)

[اور اللہ کو یاد کرو گئے ہوئے ایام (تشریق کے تین) دنوں میں]

ان سے مراد تشریق کے تین دن ہیں۔ نو، دس، گیارہ، بارہ، تیرہ۔

(فریابی عن ابن عمرو ابن عباسؓ)

اور حضرت ابن عباسؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ چار دن یعنی ایک قربانی کا دن اور تین دن اس کے بعد اور حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ تین دن قربانی کے اور دو دن اس کے بعد۔
(ابن ابی حاتم ۶۴)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۹]

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُحِبُّكَ قَوْلُهُ﴾ (آیت: ۲۰۴)

[اور ایک وہ شخص ہے کہ اس کی رات دنیا کی زندگی کے کاموں میں آپ کو پسند

آتی ہے]

۶۳ ۱۷۱/۲، عن الضحاک من قوله، لا من قول ابن عباس کما هو هنا، قال احمد شا کر رحمہ اللہ تعالیٰ فی تعلیقہ علی "الطبری": "و وہم السیوطی - ای فی الدر المنثور" ۲۲۷/۱، ف ذکرہ من روایة الطبری عن ابن عباس! ولعلہ سبق ذہنہ لکثرة روایة الضحاک عن ابن عباس!! انتھی۔

۶۴ سقط التخریج من خ وخرجه أيضا: عبد بن حمید، وابن أبی الدنیا "الدر المنثور" ۲۳۴/۱.

اس سے مراد اخنس بن شریق سے [سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۰] (ابن جریر ۶۵ عن سدی)

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي نَفْسَهُ﴾ (آیت: ۲۰۷)

[اور لوگوں میں سے ایک وہ ہے جو اپنی جان کو اللہ کی رضا جوئی میں بیچتا اور کھپاتا ہے] اس سے مراد حضرت صہیب ہیں۔

(مسند حارث بن ابی اسامہ، وابن ابی حاتم از سعید بن مسیب ۶۶)

اور ابن جریر نے حضرت عکرمہ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت حضرت صہیب اور ابو ذر اور جناب بن سکن جو ابو ذر کے رشتہ داروں میں سے ایک تھے مراد ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۱]

﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ﴾ (آیت: ۲۱۷)

[وہ آپ سے حرمت والے مہینے میں لڑائی کرنے کے متعلق پوچھتے ہیں] اس سے مراد جب کا مہینہ ہے ۶۷۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۲]

﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْمِرِ﴾ (آیت: ۲۱۹)

[وہ آپ سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں]

ابن عسکر فرماتے ہیں کہ یہ پوچھنے والے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب تھے انصاری ایک جماعت کے ساتھ آئے تھے۔

حضرت ابو حیان ۶۸ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد حضرت عمر اور معاذ ہیں۔

- ۶۵ ۱۸۱/۲، وابن المنذر، وابن أبي حاتم. "الدر المنثور" ۲۳۸/۱.
 ۶۶ وهذا الحديث أورده الحافظ ابن حجر في كتابه "المطالب العلية" ۳۰۹/۳ رقم (۳۵۵۲). وفي سننه: علي بن زيد بن جدعان، وهو ضعيف. والآخر أخرجه أيضاً: ابن سعد في "الطبقات" ۲۲۸/۳، وأبو نعيم في "حلية الأولياء" ۱۵۱/۱، وابن عساكر في "تاريخ دمشق" كما في "تهذيب ابن عساكر" ۴۵۱/۶.
 ۶۷ انظر: الطبري "۲۰۲/۲"، و"ابن كثير" ۲۵۲/۱.
 ۶۸ في تفسيره "البحر المحيط" ۱۵۶/۲، والواحد في "أسباب النزول": ۴۸.

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۳]

﴿ وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ ﴾ (آیت: ۲۱۹)

[اور آپ سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں، فرمادیتے جو ضرورت سے زائد ہو]

یہ پوچھنے والوں کے نام ذکر کئے گئے ہیں۔ حضرت معاذ بن جبلؓ اور حضرت

(ابن ابی حاتم عن یحییٰ بلاغاً)

ثعلبہ۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۴]

اور ابن عسکر نے یسئلونک ماذا ینفقون قل ما کی تفسیر میں نقل کیا کہ یہ حضرت عمرو بن جموح کے بارے میں اتری تھی جنہوں نے خرچ کے مقامات کے بارے میں پوچھا تھا تو یہ آیت نازل ہوئی پھر اس کے بعد جب انہوں نے پوچھا کہ خرچ کتنا کرنا چاہئے تو یہ اتری تھی ویسئلونک ماذا ینفقون قل للنفو (اور پوچھتے ہیں آپ سے کہ کیا خرچ کریں کہہ دیجئے جو ضرورت سے زائد ہو)۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۵]

﴿ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى ﴾ (آیت: ۲۲۰)

[اور آپ سے یتیموں کا حکم پوچھتے ہیں]

ابن فرس نے احکام القرآن میں لکھا ہے کہ یہ پوچھنے والے عبداللہ بن رواحہؓ تھے۔

اور ابو حیان ۶۹ نے یہ بھی اضافہ کیا ہے کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت ثابت بن

رفاعہ انصاری تھے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۶]

﴿ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ ﴾ (آیت: ۲۲۲)

[اور آپ سے حیض کا حکم پوچھتے ہیں]

ابن جریرؒ نے سُدی سے اور ماوردی نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا

۶۹ فی "البحر المحيط" ۱۶۱/۲. ووقع فی ك: "وابن حیان" بدل "زاد أبو حیان".

۲۲۴/۲

کہ یہ پوچھنے والے حضرت ثابت بن دعداح انصاری تھے۔
اور سہیلی نے فرمایا حضرت عباد بن بشر اور اسید بن خضیر اے تھے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۷]

﴿الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ﴾ (آیت: ۲۴۳)

[وہ لوگ جو موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے نکلے تھے]

حاکم نے مستدرک ۲ء میں سعید بن جبیر کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ یہ چار ہزار لوگ تھے اور ابن ابی حاتم نے حضرت عکرمہ کی سند سے یہ روایت کیا کہ یہ چار ہزار اس بستی کے رہنے والے تھے جس کا نام داوردان روایت کیا گیا ہے۔ ابن جریر ۳ء نے حضرت سدی سے روایت کیا کہ یہ تینتیس ہزار اور انتالیس ہزار کے درمیان تھے اور یہ اس بستی کے تھے جس کا نام داوردان تھا جو کہ واسط کے راستے میں پڑتی تھی۔

اور حضرت عطاء خراسانی سے ابن جریر نے روایت کیا کہ یہ تین ہزار یا اس سے زیادہ لوگ تھے۔

اور ابن جریر ۴ء نے ابن جریر سے انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت

۱ء رواہ مسلم فی الحیض (۱۶)، والترمذی (۲۹۸۱) فی التفسیر، وأبو داود (۲۵۸) فی الطہارۃ؛ کلہم عن أنس رضی اللہ عنہ.

۲ء ۲۸۱/۲، وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين. وفي سنده "ميسرة" قال الذهبي في "تلخيص المستدرک": "لم يروى له". وأخرجه أيضاً "الطبري" ۳۶۵/۲.

۳ء قال ابن جرير رحمه الله ۳۶۸/۲: "وأولى الأقوال في مبلغ عدد القوم الذين وصف الله خروجهم من ديارهم بالصواب؛ قول من حدّد عددهم بزيادة عن عشرة آلاف دون من حدّد بأربعة آلاف وثلاثة آلاف، وثمانية آلاف، وذلك أنّ الله تعالى ذكره أخبر عنهم أنهم كانوا أُلُوفاً، ومادون العشرة آلاف لا يقال لهم "أُلُوف". وإنما يقال: "هم آلاف" إذا كانوا ثلاثة آلاف فصاعداً إلى العشرة آلاف. وغير جائز أن يقال: هم خمسة أُلُوف، أو عشرة أُلُوف".

کیا کہ یہ چالیس ہزار آدمی تھے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۸]

﴿إِذْ قَالُوا لِنَبِيِّنَا لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ﴾ (آیت: ۲۲۶)

[جب انہوں نے اپنے نبی سے کہا]

ابن جریر ۵ کے نے حضرت وہب بن منبہ سے روایت کیا ہے کہ اس نبی کا نام شمویل تھا جن کا نسب لاوی بن یعقوب سے ملتا ہے۔

اور ابن جریر ۶ کے نے حضرت سدی سے روایت کیا کہ ان کا نام شمعون تھا اور ان کا نام شمعون اس لئے رکھا گیا کہ ان کی والدہ نے اللہ سے دعا کی تھی کہ اللہ ان کو پیٹا عطا فرمائیں تو بیٹا پیدا ہوا تو انہوں نے اس کا نام شمعون رکھا جس کا معنی یہ ہے کہ اللہ نے میری دعا کو سن لیا۔

اور ابن جریر نے حضرت قتادہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے مراد حضرت یوشع بن نون ہیں۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کا نام ہذقیل کے تھا جیسا کہ کرمانی نے عجائب میں ذکر کیا ہے۔

اور ابن عسکر نے کہا کہ ان کا نام اشناویل بن ہلفا تھا اور ان کی والدہ کا نام حسنة تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۹]

﴿فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ﴾ (آیت: ۲۲۹)

[پھر جب طالوت فوجوں کو لے کر چلے]

ابن جریر ۹ کے نے حضرت سدی سے روایت کیا ہے کہ یہ اسی ہزار آدمی تھے۔

= ملاحظہ: انظر المبهم رقم: ۵۴ في هذا الكتاب.

۵ کے ۳۷۳/۲ . ۶ کے "ابن جرير" ۳۷۳/۲ .

۷ کے "ابن جرير" ۳۷۳/۲ .

۸ کے انظر "الطبري" ۳۷۳/۲ = الأثر: (۵۶۳۱) . ۷۹ و ۳۹۰/۲ .

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۰]

﴿مُبْتَلِيَكُمْ بِنَهَرٍ﴾ (آیت: ۲۲۹)

[اللہ تمہارا ایک نہر سے امتحان لیں گے]

حضرت ابن جریرؒ نے حضرت ربیع اور قتادہ سے روایت کیا اور ابن جریج کے واسطے سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ یہ وہ دریا ہے جو اردن اور فلسطین کے درمیان میں واقع ہے۔

اور عوفی کے واسطے سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا گیا کہ یہ فلسطین کا دریا ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۱]

﴿فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ

الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ﴾ (آیت: ۲۲۹)

[تو سب نے اس سے پیا مگر قلیل نے پھر جب وہ اس سے پار ہوا اور وہ مؤمن جو اس کے ہمراہ تھے]

ان کی تعداد تین سو تیرہ تھی جیسا کہ بخاری ۱۱ نے حضرت براء سے روایت کیا ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۲]

﴿مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ﴾ (آیت: ۲۵۳)

[کوئی تو وہ ہے کہ اللہ نے اس سے کلام کیا، اور بعض کے درجات کو بلند کیا]

ابن جریرؒ نے حضرت مجاہدؒ سے منہم من کلم اللہ کی تفسیر میں روایت کیا

کہ اس سے مراد موسیٰؑ ہیں اور رفع بعضہم درجات سے مراد حضرت محمدؐ ہیں۔

۸۰ ۳۹۱/۲ وسقط الاسم من "ع"، وانظر "الدر المنثور" ۳۱۸/۱.

۸۱ ۲۹۰/۷ في كتاب المغازي: باب عدة أصحاب بدر، وأحمد في "المسند"

۲۹۰/۴، والطبري في "تفسيره" ۳۹۳/۲.

۸۲ (۷۲) انظر: تفسيره "۲/۳".

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۳]

﴿إِلَى الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ﴾ (آیت: ۲۵۸)

[جس نے ابراہیم سے مباحثہ کیا تھا]

ابوداؤد طیالسی نے اپنی مسند ۸۳ میں حضرت علیؑ سے روایت کیا اللذی حاج
ابراہیم فی ربہ سے مراد نمرود بن کنعان ہے۔اور ابن جریر ۸۴ نے بھی حضرت مجاہد اور حضرت قتادہ اور ربیع اور زید بن اسلم
سے ایسے ہی روایت کیا ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۳]

﴿أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَى قَرْيَةٍ﴾ (آیت: ۲۵۹)

[یا وہ شخص جو ایک شہر پر سے گزرا]

اس سے مراد حضرت عزیر ہیں جیسا کہ حاکم ۸۵ وغیرہ نے حضرت علی بن ابی
طالب سے روایت کیا ہے۔اور خطیب بغدادی نے بھی اسی طرح حضرت عبداللہ بن سلامؑ اور ابن عباسؑ
۸۶ سے روایت کیا اور ساتھ ہی خطیب بغدادی نے حضرت عزیر کی ولدیت میں سروخا
کا نام ذکر کیا ہے۔

۸۳ یدو أن هذا الأثر سقط من نسخة "مسند الطيالسي" المطبوعة في الهند،
وكذلك سقط من كتاب "منحة المعبود في ترتيب مسند الطيالسي أبي داود" لأحمد
عبدالرحمن البنا، ومن "المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية" للحافظ ابن حجر.
لكن عزاه المؤلف في كتابه "الدر المنثور" ۳۳۱/۱ لذلك "المسند" وابن أبي
حاتم. والله تعالى أعلى وأعلم.

۸۴ ۱۶/۲-۱۸.

۸۵ في "المستدرک" ۲۸۲/۲ و صححه، وأقره الذهبي.

۸۶ وقد أخرج أيضاً أثر ابن عباس هذا "الطبري" ۱۹/۳، (۵۸۹۰) دون زيادة،
وفي سنده من لا يحتج به.

اور ابن جریر نے بھی ایسے ہی ناجیہ بن کعب اور سلیمان بن بریدہ اور ربیع اور قتادہ اور عکرمہ اور سُدی اور ضحاک سے روایت کیا ہے۔

اور فریابی نے حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر سے روایت کیا فرمایا کہ یہ ایک نبی تھے جن کا نام ارمیا تھا۔

اور ابن جریر نے بھی ایسا ہی ایک قول وہب بن منبہ سے روایت کیا ہے۔

اور ابن ابی حاتم نے شام کے ایک عالم سے روایت کیا کہ اس سے مراد حزقیل بن بوراء ہیں۔

اور کرمانی نے عجائب میں لکھا کہ اس سے مراد حضرت خضر ہیں ۷۸۔ اور بستی کے بارے میں ابن جریر ۷۹ نے حضرت وہب بن منبہ اور قتادہ اور ضحاک اور عکرمہ اور ربیع سے روایت کیا کہ یہ بیت المقدس کی بستی تھی۔

اور ابن زید سے روایت کیا کہ یہ وہ بستی تھی جس کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا تھا اس میں وہ لوگ تھے جو اپنے گھروں میں نکلے تھے اور وہ ہزاروں کی تعداد میں تھے موت کے ڈر سے نکلے تھے۔

اور کرمانی نے عجائب میں لکھا ہے کہ اس سے مراد ”سلماباذ“ کی بستی ہے اور بعض نے کہا ”سابرا“ ہے اور بعض نے کہا کہ ”دیر ہرقل“ ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۵]

﴿ فَخِذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ ﴾ (آیت: ۲۶۰)

[تو تم چار پرندے لو]

ابن ابی حاتم نے حضرت ضحاک کے واسطے سے حضرت ابن عباس سے روایت کیا

۷۷ ۲۰۱۳-۲۱

۷۸ انظر ”الطبري“ ۱۹۱۳ - ۲۰ فقد روى آثاراً حول ذلك.

۷۹ ۱۹۱۳

کہ وہ پرندے جن کو انہوں نے پکڑا تھا وہ بطن اور شتر مرغ کا بچہ اور مرغ اور مور تھے۔
 اور ابن ابی حاتم نے حنش کے واسطے سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ
 ان سے یہ پرندے مراد ہیں، پارس، مور، مرغ، کبوتر۔
 اور ابن جریر ۹۰ نے حضرت مجاہد سے روایت کیا کہ یہ پرندے مرغ، مور، کوا،
 اور کبوتر تھے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۶]

﴿لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا﴾ (آیت: ۲۷۳)

[خیرات ان محتاجوں کے لئے ہے جو اللہ کی راہ میں مقید ہو گئے ہوں]
 حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ یہ حضرات اہل صفہ تھے۔ (ابن منذر ۹۱)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۷]

﴿الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ يَالَيْلٍ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً﴾ (آیت: ۲۷۴)

[جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں رات اور دن میں پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں]
 ابن جریر ۹۲ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ یہ آیت حضرت علیؓ کے
 بارے میں اتری تھی۔

اور ابن منذر نے حضرت ابن مسیب سے روایت کیا ہے کہ یہ حضرت عبدالرحمن
 بن عوفؓ اور حضرت عثمانؓ کے بارے میں اتری تھی۔

۹۰ ۳۰/۳

۹۱ وفي "تفسير الطبري" ۶۴/۳ عن مجاهد: أنهم مهاجرو قريش بالمدينة.
 وعن أبي جعفر: أنهم فقراء المهاجرين بالمدينة.

۹۲ والواحد في "أسباب النزول": ۶۴؛ وفي "مجمع الزوائد" ۳۲۴/۶:
 "رواه الطبراني، وفيه عبد الواحد بن مجاهد، وهو ضعيف". وعزاه السيوطي في
 "الدر المنثور" ۳۶۲/۱ أيضاً إلى: عبد الرزاق، وعبد ابن حميد، وابن المنذر، وابن
 أبي حاتم، وابن عساكر.

ولم أجد هذا الأثر في مطبوعة "تفسير الطبري".

سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۸]

﴿قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا سَتُغْلَبُونَ﴾ (آیت: ۱۲)

[ان (یہودی) لوگوں سے کہہ دیجئے جنہوں نے کفر کیا کہ اب تم مغلوب ہو گے]

یہ بنوقینقاع کے یہودی ہیں!۔ [سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۹]

﴿فِئْتَةٌ تَقَاتِلُ﴾ (آیت: ۱۳)

[ایک فوج اللہ کی راہ میں لڑ رہی تھی]

یہ اہل بدر ہیں جو تین سو تیرہ کی تعداد میں تھے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۶۰]

﴿وَأُخْرَى كَافِرَةٌ﴾ (آیت: ۱۳)

[اور دوسری کافر تھی]

(ابن جریر عن ابن مسعود)

یہ ہزار کی تعداد میں تھے۔

اور ابن جریر نے حضرت ربیع سے روایت کیا کہ یہ نو سو پچاس تھے۔

۱۔ کما رواہ ابن إسحاق: انظر "سيرة ابن هشام" ۲۵۲/۱.

۲۔ ۱۳۱/۳.

۳۔ ۱۳۲/۳. وقد سقط المبهم رقم (۶۰) من النسخ المطبوعة.

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۶۱]

﴿ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيحًا مِّنَ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ ﴾ (آیت: ۲۳)

[آپ نے وہ لوگ نہیں دیکھے (تورات) سے ان کو کتاب باللہ (قرآن) کی

طرف بلایا جاتا ہے]

بعض کے نام یہ ذکر کئے گئے ہیں: نعمان بن عمروؓ، حارث بن زید۔

(ابن جریر ۵۷۵ و ابن ابی حاتم عن ابن عباسؓ)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۶۲]

﴿ وَالْأَلِ عِمْرَانَ ﴾ (آیت: ۳۳)

آل عمران سے مراد موسیٰ اور ہارون ہیں۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ عیسیٰ اور ان کی والدہ ہیں۔

اس قول کو کرمانی نے روایت کیا ہے اور اسی کو عسکرا اور سہیلی نے راجح قرار دیا ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۶۳]

﴿ امْرَأَتُ عِمْرَانَ ﴾ (آیت: ۳۵)

[عمران کی بیوی]

ابن منذر نے حضرت عکرمہ سے روایت کیا کہ ان کا نام حنہؓ تھا اور ابن اسحاق

نے فرمایا کہ ان کا نام حنہ بنت قابوذ تھا۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ فاقوذ بن قبیل تھا۔

(ابن جریر)

۴۔ کذا فی خ و "الدر المنثور" ۱۴/۲، وفي "الطبري": "نعيم" والاختلاف في أسماء يهود كثير مشكل!

۵۔ ۱۴۰۳/۳، وابن اسحاق وابن المنذر. "الدر المنثور" ۱۴/۲.

۶۔ خ و ك "جنة"؛ وأثبت ما في النسخة ق، وهو موافق لما في روايات "الدر المنثور" ۱۸/۲ و ۱۹، "الطبري" ۱۵۸/۳، و "حنة": اسم عبري، معناه:

حنان، حنون، نعمة "كما في" قاموس الكتاب المقدس "ص: ۳۲۴.

کے (۹۶) ۱۵۷/۳

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۶۳]

﴿فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ﴾ (آیت: ۳۹)

[پس زکریا کو فرشتوں نے آواز دی]

سُدی فرماتے ہیں کہ یہ جبرائیل تھے۔ (ابن جریر ۸)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۶۵]

﴿وَأَمْرًا تِي عَاقِرٌ﴾ (آیت: ۴۰)

[اور میری بیوی بانجھ ہے]

ان کا نام اشیاخ بنت فاقوذ تھا۔

ابن ابی حاتم نے شعیب الجبائی سے روایت کیا کہ ان کا نام اشیع تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۶۶]

﴿إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ﴾ (آیت: ۴۳)

[جب وہ اپنے قلم ڈال رہے تھے]

ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں حضرت سعید بن اسحاق و مشقی سے إذ یلقون

أقلامهم أيهم یکفل مریم کی تفسیر میں ذکر کیا ہے کہ اس سے مراد حلب کا دریا ہے جس کا نام قویق ۹ ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۶۷]

﴿مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللَّهِ﴾ (آیت: ۳۹)

[جو کلمہ اللہ (عیسیٰ علیہ السلام) کی تصدیق کرے گا]

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اس سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریم ہیں۔

۸ (۹۷) ۱۶۹/۳

۹ (۹۸) ق: "قرومق". والمثبت من "خ" و "معجم البلدان" و "تہذیب ابن

عساکر" ۱۲۱/۶

(ابن ابی حاتم ۱۰)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۶۸]

﴿ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ ﴾ (آیت: ۴۹)

[پرنده کی صورت]

(ابن جریر از ابن جریج)

اس سے مراد چمگاڈ ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۶۹]

﴿ الْحَوَارِيُّونَ ﴾ (آیت: ۵۲)

حواریوں کے نام یہ ہیں۔ قطرش، یعقولیس، خسیس، اندرائیس، قیلیس، ابن ثلما، قیاسا، یودس، کدنا بوط، سر جس، یہ وہی ہے جس پر حضرت مسیح کی شکل ڈالی گئی تھی۔ (اس سب کو ابن جریر ۱۳ نے حضرت ابن اسحاق سے نقل کیا ہے)۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۷۰]

﴿ وَقَالَتْ طَآئِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمِنُوا ﴾ (آیت: ۷۲)

[اور اہل کتاب کے ایک گروہ نے (دوسرے گروہ کو) کہا]

(ابن جریر ۱۴)

سدی فرماتے ہیں کہ یہ یہود کے بارہ علماء تھے۔

اور ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں۔ عبداللہ بن ضیف، عدی بن زید، حارث

(ابن جریر ۱۶ عن ابن عباس)

بن عوف ۱۵۔

۱۰ و "الطبري" ۱۷۲/۳.

۱۱ (۱۰۰) ۱۹۱/۳.

۱۲ ق و ك: "ابن تلمنا"؛ والمثبت من خ و "سيرة ابن هشام" ۶۰۸/۲.

۱۳ انظر أسماء الحواريين في "سيرة ابن هشام" ۶۰۸/۲، وفيها اختلاف عما هو مثبت

في الخطبتين، وانظر أسماء الاثني عشر في "قاموس الكتاب المقدس" ص: ۴۰۳.

۱۴ ۲۲۱/۳ = الأثر: (۷۲۳۳).

۱۵ في "الإتقان" ۱۴۹/۲: "عمرو".

۱۶ ۲۲۰/۳.

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۷۱]

﴿ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ ﴾ (آیت: ۷۷)

[جو لوگ اللہ کے اقرار پر اور اپنی قسموں پر تھوڑا مول خریدتے ہیں]
عکرمہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت ابورافع اور کنانہ بن ابی الحقیق اور کعب بن اشرف
اور حی بن اخطب کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۷۲]

﴿ كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ﴾ (آیت: ۸۶)

[کیونکر اللہ ایسے لوگوں کو ہدایت دے گا جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے]
ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں حارث بن سوید انصاری۔

(عبدالرزاق از مجاہد اور ابن جریر از سدی)

اور ابن جریر نے عکرمہ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت بارہ آدمیوں کے بارے میں
اتری تھی جن میں سے ایک ابو عامر الراہب تھا اور دوسرا حارث بن سوید بن صامت اور
تیسرا وحوح بن اسلت تھا ۱۸ اور ابن عسکر نے طعمہ بن ابیرق کا بھی اضافہ ذکر کیا ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۷۳]

﴿ إِنَّ تَطِيعُوا فَرِيقًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ ﴾ (آیت: ۱۰۰)

[اگر تم بعض اہل کتاب کی بات مانو گے]

حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں اس سے مراد شاس بن قیس یہودی ہے۔

(ابن جریر ۱۹)

۱۷ رواہ الطبري ۲۲۹/۳، وسقطت هذه الآية وتفسيرها من ع .

۱۸ ۲۴۲/۳ .

۱۹ كذا في ق و "تفسير الطبري" و "الدر المنثور" و "الإصابة" ۲۳۱/۳
ووقع في خ "وجوح" وفي ع "وضوح".

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۷۴]

﴿ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ ﴾ (آیت: ۱۱۳)

[اہل کتاب میں سے ایک جماعت سیدھی راہ پر ہے]

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں یہ آیت حضرت عبداللہ بن سلام اور ثعلبہ بن سعید اور اسید بن سعید اور اسد بن عبیدؓ کے بارے میں اتری تھی اور ان لوگوں کے بارے میں جو ان کے ساتھ یہود میں سے اسلام لائے تھے۔ (ابن جریر ۲۰ اور ابن ابی حاتم) ابن جریر نے حضرت ابن جریج سے روایت کیا ہے کہ یہ حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے بھائی ثعلبہ بن سلام اور سعید اور مبشر اور اسید اور اسد جو کعب کے بیٹے تھے ان کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۷۵]

﴿ إِذْ هَمَّتْ طَّائِفَتَيْنِ مِنْكُمْ ﴾ (آیت: ۱۲۲)

[جب تم میں سے (شکر) کے دو گروہوں نے ارادہ کیا]

[ان دونوں گروہوں سے مراد بنو حارثہ اور بنو سلمہ ہیں۔]

(بحوالہ بخاری و مسلم از جابر بن عبداللہ ۲)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۷۶]

﴿ إِنْ تَطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا ﴾ (آیت: ۱۳۹)

[اگر تم کافروں کی بات مانو گے]

سُدی فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ابوسفیان بن حرب ہیں۔ (ابن ابی حاتم ۲۲)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۷۷]

﴿ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ ﴾ (آیت: ۱۵۲)

۲۰ ۱۶/۴ ۳۵/۴

۲۲ البخاری: (۴۰۵۱) فی المغازی و (۴۵۵۸) فی التفسیر، و مسلم

(۲۵۰۵) فی فضائل الصحابة.

[اور ایک گروہ کو اپنی جان کی فکر پڑی تھی]

یہ منافقین تھے۔ (بخاری ۲۳ ترمذی وغیرہما از حضرت طلحہؓ)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۷۸]

﴿يَقُولُونَ هَلْ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ﴾ (آیت: ۱۵۴)

[کہتے تھے کیا ہمارے اختیار میں کوئی کام ہے؟]

یہ عبداللہ بن اُبی نے کہا تھا۔ (ابن جریر ۲۴ از ابن جریج)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۷۹]

﴿يَقُولُونَ لَوْ كَان لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هَهُنَا﴾ (آیت: ۱۵۴)

[کہتے ہیں اگر ہمارے پاس کچھ اختیار ہوتا تو ہم یہاں نہ مارے جاتے]

یہ کہنے والا معتب بن قشیر تھا۔ (ابن ابی حاتم وغیرہ از ربیعؓ)

اور ابن ابی حاتم ۲۵ نے حضرت حسن سے یہ بھی روایت کیا ہے کہ یہ کہنے والا

عبداللہ بن اُبی تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۸۰]

﴿إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ﴾ (آیت: ۱۵۵)

[جو لوگ تم میں سے ہٹ گئے]

ابن مندہ نے کتاب الصحابہ میں کلبی کی سند سے حضرت ابوصالح سے انہوں نے

حضرت ابن عباسؓ سے ارشاد باری تعالیٰ إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ التَّقِي

الْجَمْعِ كَمَا تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ بَدْرٍ کہ یہ حضرت عثمان اور رافع بن معالی اور خارجه بن زید

کے بارے میں اتری تھی اور عکرمہ نے حضرت ولید بن عقبہ اور حضرت حذیفہ بن عتبہ

۲۳ ابن جریر فی "تفسیرہ" ۸۰/۴.

۲۴ (۱۱۳) الحدیث فی البخاری فی التفسیر، باب ﴿أَمْنَةُ نِعَاسًا﴾ برقم: (۴۵۶۲) وفی المغازی: (۴۰۶۸)، والترمذی (۳۰۱۱) فی التفسیر؛ لکن تعین المنافقین جاء فی الترمذی فقط.

۲۵ فی "تفسیرہ" ۹۴/۴.

اور حضرت سعد بن عثمان اور حضرت عقبہ بن عثمان اور زریق کے دو بھائیوں کے متعلق نازل ہوئی تھی۔ (عبد بن حمید اور ابن جریر ۲۶ اور ابن منذر)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۸۱]

﴿ وَقَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا فِي الْأَرْضِ ﴾ (آیت: ۱۵۶)

[اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں جب وہ ملک میں سفر میں نکلیں]

یہ کہنے والا عبد اللہ بن اُبی تھا۔ (ابن ابی حاتم عن مجاہد)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۸۲]

﴿ وَقِيلَ لَكُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ ادْفَعُوا ﴾ (آیت: ۱۶۷)

[اور ان سے کہا گیا کہ آؤ اللہ کی راہ میں لڑو یا (دشمن کو) دفع کرو]

یہ کہنے والے حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری کے والد حضرت عبد اللہ تھے اور جس کے لیے یہ بات کہی گئی تھی اس سے مراد عبد اللہ بن اُبی اور اس کے ساتھی تھے۔

(ابن جریر ۲۷ از سُدّی)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۸۳]

﴿ الَّذِينَ قَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوا ﴾ (آیت: ۱۶۸)

[وہ لوگ جو اپنے (دینی) بھائیوں سے کہتے ہیں اور خود (جہاد) سے بیٹھ رہے ہیں]

حضرت ربیع وغیرہ فرماتے ہیں کہ یہ عبد اللہ بن اُبی اور اس کے ساتھیوں کے

بارے میں اتری تھی۔ (ابن ابی حاتم و ابن جریر ۲۸)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۸۴]

﴿ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قَاتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا ﴾ (آیت: ۱۶۹)

۲۶ ۹۶/۴. لکن عکرمہ لم یزد إلا أبا حذيفة بن عتبة. وأما سعد بن عثمان، وعقبه بن عثمان، فقد زاده ابن إسحاق، فهو سبق نظر من المؤلف رحمه الله تعالى - ولم أرفي "الطبري" ذكر اللوليد بن عقبه.

۲۷ هو ابن عفان، كما في رواية ابن إسحاق عن "الطبري" ۹۶/۴.

۲۸ ۱۱۲/۴.

[اور آپ ان لوگوں کو مردے مت سمجھئے جو اللہ کی راہ میں شہید ہوئے]
حضرت ابوضحیٰ فرماتے ہیں کہ یہ آیت جنگ بدر کے شہیدوں کے بارے میں
اتری تھی اور یہ ستر حضرات تھے جن میں سے چار مہاجرین اور باقی انصاری تھے۔

(سعید بن منصور ۲۹)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۸۵]

﴿الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا آصَابَهُمُ الْقَرْحُ﴾ (آیت ۷۲)

[جن لوگوں نے اللہ کا اور رسول کا حکم مانا اس کے بعد کہ ان کو زخم پہنچ چکے تھے]
ان کے نام یہ بتائے گئے ہیں: ابو بکر، عمر، عثمان، علی، زبیر، سعد، طلحہ، ابن عوف،
ابن مسعود، حذیفہ بن یمان، ابو عبیدہ بن جراح یہ ستر حضرات میں شامل تھے اس کو ابن
جریر ۳۰ نے عوفی کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے ذکر کیا ہے۔

اور عکرمہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ کا نام بھی لیا ہے۔
(ابن جریر ۳۱)

۲۹ والأربعة الذين هم المهاجرين، حمزة بن عبدالمطلب: ومصعب بن عمير،
وعثمان بن شماس، وعبد الله ابن جحش. "الدر المنثور" ۹۴/۲-۹۵. وانظر
تفسير الطبري " ۱۱۳/۴.

۳۰ ۱۱۷/۴-۱۱۸. بسند ضعيف. وروى الحميدي في "مسنده" برقم
(۲۶۳) والطبري (۸۲۳۹) عن عائشة فذكرت: أبا بكر، والزبير بن العوام.
وروى نحو حديث الحميدي البخاري في "صحيحه" عن عائشة رضي الله عنها
برقم (۴۰۷۷) في المغازي، وابن ماجه، وأحمد، والحاكم ۲۹۸/۲، وسعيد بن
منصور، وابن أبي شيبة، وابن المنذر، وابن أبي حاتم، والبيهقي في "الدلائل" كما
في "الدر المنثور" ۱۰۲/۲. وقال الحافظ في "فتح الباري" ۳۷/۷: وعند ابن أبي
حاتم من مرسل الحسن ذكر الخمسة الأولين [أي: أبي بكر، وعمر، وعثمان،
وعلي، وعمار بن ياسر] وعند عبدالرزاق من مرسل عروة ذكر ابن مسعود.
ملاحظة: في "فتح الباري" زيادة عمار بن ياسر؛ وهي ليست في "تفسير الطبري".
۳۱ ۱۱۷/۴.

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۸۶]

﴿الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ﴾ (آیت: ۱۷۳)

[جن لوگوں نے کہا کہ مکہ والوں نے تمہارے مقابلہ کیلئے سامان جمع کر لیا ہے]
یہ کہنے والا بنو خزاعہ کا ایک دیہاتی تھا۔ (ابن مردویہ عن ابی رافع)ابن اسحاق حضرت عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے نقل کرتے ہیں
کہ یہ عبد قیس قبیلے کا ایک گروہ تھا۔ (ابن جریر ۳۲)

اور حضرت سہلی نے نعیم بن مسعود الا شجعی کا نام لیا ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۸۷]

﴿لَقَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ﴾ (۱۸۱)

[اللہ نے ان کی بات سن لی جنہوں نے کہا تھا کہ اللہ فقیر ہے اور ہم مالدار ہیں]
یہ کہنے والا فنحاص یہودی تھا جو بنو مرثد قبیلے سے تعلق رکھتا تھا۔

(ابن ابی حاتم عن ابن عباس اور ابن جریر ۳۳ عن سدی)

اور ابن جریر ۳۳ نے قتادہ سے روایت کیا ہے کہ یہ کہنے والا حی بن اخطب تھا۔
اور ابن عسکر نے کہا ہے کہ یہ کہا گیا ہے کہ یہ کہنے والا کعب بن اشرف تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۸۸]

﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا آتَوْا﴾ (آیت: ۱۸۸)

[آپ ان لوگوں کو نہ سمجھئے جو اپنے کئے پر خوش ہوتے ہیں]

ابن عباس فرماتے ہیں کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی مراد فنحاص اور اشیع اور ان جیسے
یہودیوں کے علماء ہیں۔ (ابن جریر ۳۵)

۳۲ (۱۲۳) ۱۱۹/۴

۳۳ (۱۲۴) ۱۲۹/۴

۳۴ "ابن جریر" ۱۳۰/۴ ۱۳۷/۴-۳۵

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۸۹]

﴿ رَبَّنَا إِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ ﴾ (آیت: ۱۹۳)

[اے ہمارے ہم نے ایک پکارنے والے سے سنا یہ ایمان کی منادی کرتا ہے]
 محمد بن کعب فرماتے ہیں اس منادی سے قرآن ہے اور ابن جریج فرماتے ہیں
 کہ حضرت محمد ﷺ ہیں۔ (یہ دونوں روایتیں ابن جریر نے نقل کی ہیں ۳۶)
 [سلسلہ تفسیر نمبر: ۹۰]

﴿ وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَمَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ ﴾ (آیت: ۱۹۹)

[اور اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) میں بعض لوگ وہ بھی ہیں جو اللہ پر ایمان رکھتے
 ہیں.....]

یہ آیت حضرت نجاشی کے بارے میں اتری تھی جیسا کہ امام نسائی نے حدیث
 انس سے اور ابن جریر نے حدیث جابر سے نقل کیا ہے۔
 اور ابن جریج فرماتے ہیں کہ یہ آیت حضرت عبد اللہ بن سلام اور ان کے
 ساتھیوں کے بارے میں اتری تھی۔ (ابن جریر طبری ۳۸)

۳۶ 'الطبري' ۱۴۱/۴.

۳۷ ۱۴۶/۴ = رقم (۸۳۷۶) ط شاکر. وقال الشيخ أحمد شاکر: وهذا
 الحديث ضعيف. انتهى. وانظر تفسیر "ابن كثير" ۴۴۳/۱.

۳۸ ۱۴۶/۴.

سُورَةُ النِّسَاءِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۹۱]

﴿وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً﴾ (آیت: ۱)

[اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں]

ابن جریر نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے کہ

حضرت آدمؑ کے چالیس بچے تھے حقیقی جو بیس حمل سے پیدا ہوئے۔ ان میں سے جن لڑکوں کے نام محفوظ رہے یہ ہیں: قابیل، ہابیل، راباذ، شبوبہ، ہند، مراہیس، فحور، سند، بارق، شیش، اور ان کی بیٹیوں کے نام یہ تھے اقلیمہ، اشوف، جزروہ، عزورا۔

۱۔ فی "تاریخہ" ۱/۴۵، و فی الاسماء التالیة المذکورة فیہ اختلاف عما جاء فی اصول هذا الكتاب؛ وجاءت فی "تاریخ الطبری" كما یلی:

"عن ابن اسحاق، قال: فكان من بلغنا اسمه خمسة عشر رجلاً و اربع نسوة؛ منهم قین و توء متہ، و ہابیل و لیوذا۔ و فی نسخة من "تاریخ الطبری" کیوذا، و اشوٹ بنت آدم و توء متہا، و شیث و توء متہ، و جزروہ و توء متہا، علی ثلاثین و مئة سنة من عمرہ، ثم اباد۔ و فی نسخة: ایاد۔ بن آدم و توء متہ، ثم بالغ۔ و فی نسخة: بالغ۔ ابن آدم و توء متہ، ثم اتانی۔ و فی نسخ: اثاث، اثانی۔ و توء متہ، ثم توبة۔ و فی نسخة: توبة۔ بن آدم و توء متہ، ثم بنان۔ و فی نسخ: بیان، لبنان۔ بن آدم و توء متہ، ثم شبوبہ۔ و فی نسخ: ثوبہ، شوبہ، سبوبہ۔ بن آدم و توء متہ، ثم حیان بن آدم و توء متہ، ثم ضرابیس۔ و فی نسخة: صرابیس۔ بن آدم و توء متہ، ثم هدز۔ و فی نسخ: ہزر، ہوز، ہرز، ہدن۔ ابن آدم و توء متہ، ثم یحور۔ و فی نسخ: نجود، یحود، یحود۔ بن آدم و توء متہ، ثم سندل بن آدم و توء متہ، ثم بارق بن آدم و توء متہ، کل رجل منهم تولد معه امرأة فی بطنہ الذی یحمل بہ فیہ۔"

ابن عسکر نے کہا کہ یہ بھی مروی ہے کہ حضرت آدمؑ کا ایک ہی حقیقی بیٹا عبدالمغیث تھا اور اس کے ساتھ جڑواں پیدا ہونے والی بہن امہ المغیث تھی۔

اور یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت آدمؑ کے بیٹوں میں سے ایک عبدالحارث بھی تھا۔ اور مختصر العین میں عرب کا ایک قول نقل کیا گیا ہے کہ ہسی بن بی اس آدمی کے لیے بطور کہاوت کے بولا جاتا ہے جس کی کوئی پہچان نہ رہے کیونکہ ہسی حضرت آدمؑ کی اولاد میں سے تھا لیکن اس کی نسل ختم ہو گئی تھی۔

ابن عسکر نے فرمایا کہ آدمؑ کی اولاد کے تمام نسب شیث تک پہنچتے ہیں اور حضرت آدمؑ کی باقی اولاد کے نسب طوفان (نوح) کے بعد ختم ہو گئے (یعنی پھر حضرت شیث کی اولاد ہی باقی رہی باقی سب ختم ہو گئے)۔

قی بن مخلد نے ذکر کیا ہے کہ وہ، سواع، یغوث، یعوق، نسر بھی حضرت آدمؑ کی حقیقی اولاد تھی اس کو ابن عسکر نے روایت کیا ہے اور ابن ابی حاتم نے بھی اس طرح کا قول حضرت عروہ سے نقل کیا ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۹۲]

﴿الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ﴾ (آیت: ۲۷)

[جو لوگ اپنے مزوں کے پیچھے لگے ہوئے ہیں]

حضرت مجاہد فرماتے ہیں ان سے زانی لوگ مراد ہیں۔

اور سدی نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ ہیں۔ (یہ دونوں قول ابن جریر سے نقل کئے ہیں)۔

۲ انظر نحو ذلك في "تاريخ الطبري" ۱۰۳/۱.

۳ ۱۹۱۵.

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۹۳]

﴿الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ﴾ (آیت: ۳۷)

[وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بخل سکھاتے ہیں]

یہ آیت کریمہ بن زید اور اسامہ بن حبیب اور نافع بن ابی نافع اور بحری بن عمر اور حمی بن اخطب اور رفاعہ بن زید بن تابوت کے بارے میں اتری تھی جب انہوں نے انصار کے لوگوں کو حکم دیا تھا کہ جو لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس ہیں ان پر خرچ کرنا چھوڑ دو تا کہ یہ فقر و فاقہ کے خوف سے حضور کو چھوڑ جائیں۔ (ابن جریر ۴ از ابن عباس)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۹۴]

﴿الَّذِينَ تَرَوُا تَرَائِي الْذَّيْنِ أَوْ تَوَانِصِيًّا مِّنَ الْكِتَابِ يَشْتَرُونَ الضَّلَاةَ﴾ (۴۳)

[آپ نے نہیں دیکھا ان لوگوں کو جن کو کتاب کا کچھ حصہ ملا ہے وہ گمراہی

خریدتے ہیں]

ان میں سے بعض کے نام یہ لئے گئے ہیں رفاعہ بن زید بن تابوت۔

(ابن ابی حاتم عن ابن عباس ۵)

اور ابن ابی حاتم نے عکرمہ سے یہ نقل کیا ہے کہ یہ آیت رفاعہ اور کریم بن زید اور اسامہ بن حبیب اور رافع بن رافع اور بحری بن عمر اور حمی بن اخطب کے بارے میں اتری تھی۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۹۵]

﴿يَأْتِيهَا الَّذِينَ أَوْتُوا الْكِتَابَ آمِنُونَ﴾ (آیت: ۴۷)

[اے کتاب والو ایمان لاؤ]

سُدی فرماتے ہیں کہ یہ آیت رفاعہ بن زید اور مالک بن ضیف کے بارے میں

اتری تھی۔

۴ ۵۵/۱۵

۵ و "الطبري" ۷۴/۱۵

۶ انظر "الطبري" ۷۸/۱۵

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت کعب بن اشرف اور عبد اللہ بن صوریہ کے بارے میں اتری تھی۔

(ان دونوں روایتوں کو ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۹۶]

﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْكُونَ أَنْفُسَهُمْ﴾ (آیت: ۴۹)

[آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے آپ کو پاکیزہ کہتے ہیں]

حضرت قتادہ اور ضحاک اور سدی فرماتے ہیں اس سے مراد یہودی ہیں۔

(ابن جریر)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۹۷]

﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ﴾ (۵۱)

[آپ نے نہیں دیکھا جن کو کتاب کا کچھ حصہ ملا ہے بتوں اور شیطان کو مانتے ہیں]

یہ کعب بن اشرف کے بارے میں اتری تھی جیسا کہ امام احمد نے اس کو حضرت

ابن عباسؓ کی حدیث سے ذکر کیا ہے

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۹۸]

﴿أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ﴾ (آیت: ۵۴)

[یا حسد کرتے ہیں لوگوں سے]

حضرت ابن جریر نے حضرت عکرمہ سے روایت کیا ہے کہ اس جگہ لوگوں سے

مراد خاص طور پر حضور مراد ہیں۔

کے ۸۰/۵-۸۱

۸ لم أجده في مطبوعة "المسند" لأحمد وانظر "الطبري" ۸۴/۵ و "أسباب النزول" للواحدی: ۱۱۴-۱۱۵. وذكره الهيثمي في "مجمع الزوائد" مضافاً الى كعب: "وحیی بن أخطب". وقال: "رواه الطبراني، وفيه يونس بن سليمان الحجال، لم أعرفه، وبقية رجاله رجال الصحيح".

۹ ۸۷/۵

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۹۹]

﴿ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا ﴾ (آیت: ۶۰)

[کیا آپ نے ان کی طرف دیکھا جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ایمان لائے ہیں] یہ آیت جلاس بن صامت اور معتب بن قشیر اور رافع بن زید اور بشر کے بارے میں اتری تھی۔ (ابن ابی حاتم نے عوفی کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے)۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۰۰]

﴿ أَنْ يَتَّخِذَكُمُ إِلَى الطَّاغُوتِ ﴾ (آیت: ۶۰)

[کہ قضیہ شیطان کی طرف لے جائیں]

یہ ابو بزرہ الاسلمی کا ہن ہے طبرانی نے اس کو حضرت عکرمہ کے واسطے سے ابن عباس سے نقل کیا ہے۔

یا کعب بن اشرف مراد ہے (ابن ابی حاتم نے اس کو عوفی کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۰۱]

﴿ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ﴾ (آیت: ۶۵)

[آپ کے رب کی قسم وہ لوگ مؤمن نہ ہوں گے یہاں تک کہ آپ ہی کو منصف جانیں اس جھگڑے میں جو ان میں پیدا ہو]

ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن مسیب سے روایت کیا کہ یہ آیت حضرت زبیر بن عوام اور حاطب بن بلتعہ کے بارے میں اتری تھی یہ دونوں پانی کے متعلق جھگڑ رہے تھے پھر نبی کریم ﷺ نے حضرت زبیر کے حق میں فیصلہ کیا تھا۔

۱۰ ذکرہ الہیثمی فی "مجمع الزوائد" ۶/۷ وقال: ورجاله رجال الصحیح.
۱۱ ذکرہ الہیثمی فی "مجمع الزوائد" ۶:۷ وقال: رواه الطبرانی "وفیه یعقوب بن حمید، وثقه ابن حبان، وضعفه غیره" انتھی وانظر تخريجاً وافيأله فی "تفسیر ابن کثیر" ۵۲۰/۱.

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۰۲]

﴿ مَا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ ﴾ (آیت: ۶۶)

[تو وہ ایسا نہ کرتے مگر ان میں سے کم لوگ]

نبی کریم ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اگر اللہ اس کو لکھتے تو یہ ان قلیل لوگوں میں سے ہوتے۔ (ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۰۳]

﴿ وَإِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيَبْطِئَنَّ ﴾ (آیت: ۷۲)

[اور تم میں سے کوئی ایسا ہے جو دیر لگا دے گا]

حضرت مقاتل فرماتے ہیں کہ اس سے مراد عبد اللہ بن ابی ہے۔

(ابن ابی حاتم وغیرہ)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۰۴]

﴿ مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا ﴾ (آیت: ۷۵)

[اے ہمارے رب ہمیں اس بستی سے نکال دے کیونکہ یہاں کے لوگ ظالم ہیں]

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں اس سے مراد مکہ ہے۔ (ابن ابی حاتم ۱۲)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۰۵]

﴿ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ ﴾ (آیت: ۷۷)

[کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو حکم دیا گیا تھا کہ اپنے ہاتھ تھامے رکھو]

ان میں سے جن کا نام ذکر کیا گیا ہے عبد الرحمن بن عوف ہیں۔

(نسائی ۱۳۱ حاکم من حدیث ابن عباسؓ)

۱۲ و أخرجه "الطبري" ۱۰۷/۵، عن مجاهد والسدي وابن عباس.

۱۳ "النسائي" ۳/۶، و "ابن جرير" ۱۷۰-۱۷۱، والحاكم في "المستدرک"

۳۰۷/۲ وقال: هذا حديث صحيح على شرط البخاري ولم يخرجاه، وأمره الذهبي

. وذكر ابن جرير الطبري قولاً آخر، أن هذا الآية وآيات بعدها نزلت في اليهود.

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۰۶]

﴿بَيَّتَ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ﴾ (آیت: ۸۱)

[توان میں سے بعض جو آپ سے کہہ چکے تھے رات کے وقت اس کے خلاف مشورہ کرتے ہیں]

ضحاک فرماتے ہیں یہ نفاق والے لوگ ہیں۔ (ابن جریر ۱۲)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۰۷]

﴿إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ﴾ (آیت: ۹۰)

[مگر وہ لوگ جو تم میں سے ملاپ رکھتے ہیں کہ تم میں اور ان میں معاہدہ ہے] ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ یہ آیت ہلال بن عویمر اسلمی اور سراقہ بن مالک مدحی اور خزیمہ بن عامر بن عبدمنافؓ کے بارے میں اتری تھی۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۰۸]

﴿سَيَجِدُونَ آخِرِينَ يُرِيدُونَ أَن يَأْمَنُوا كُمْ﴾ (آیت: ۹۱)

[اور تم کچھ اور لوگوں کو دیکھو گے جو چاہتے ہیں کہ تم سے امن میں رہیں]

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ اس سے مکہ کے لوگ مراد ہیں ۱۶۔

حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں یہ تہامہ میں قبیلہ تھا۔

سُدی فرماتے ہیں کہ اس سے ایک جماعت مراد ہے جس میں نعیم بن مسعود

الاشجعی بھی تھا۔ (ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۰۹]

﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَن أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ كَسَتْ مَوْمِنًا﴾ (آیت: ۹۳)

[اور اس شخص کو جو تمہارے سامنے اطاعت ظاہر کرے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں ہے]

۱۳ ۱۱۳/۵

۱۵ کذافی "الطبري" ۱۲۴/۵، والأثر فيه عن عكرمة لا عن ابن عباس كما هو هنا.

۱۶ انظر "تفسير الطبري" ۱۲۷/۵

جس کے لئے یہ بات کہی گئی تھی وہ عامر بن اَضْبَط اَشْجَعی تھے۔

(احمد من حدیث عبد اللہ بن ابی حدردوے)

اور اس میں یہ بھی ہے کہ جن لوگوں نے اس کو یہ کہا تھا کہ تو مؤمن نہیں ہے وہ مسلمانوں کی ایک جماعت تھی ان میں ابو قتادہ اور محکم بن جثامہ بھی تھے۔

اور ابن جریر ۱۸ نے حضرت ابن عمرؓ کی حدیث سے نقل کیا ہے کہ یہ بات کہنے والا محکم تھا اور یہ وہی تھا جس نے اس کو قتل بھی کیا تھا۔

اور بزار ۱۹ میں حدیث ابن مسعود سے منقول ہے کہ یہ کہنے والے مقداد بن اسود تھے۔ ابن ابی حاتم نے حضرت زبیر اور حضرت جابر کی سند کے طریق سے اور ثعلبی نے کلبی کے طریق سے ابوصالح عن ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ مقتول کا نام مرد اس تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۱۰]

﴿ إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّيْتُمْ الْمَلَائِكَةَ ظَالِمِينَ أَنْفُسِهِمْ ﴾ (آیت: ۹۷)

[وہ لوگ جن کی فرشتے اس حالت میں جان نکالتے ہیں جبکہ وہ برا کر رہے

ہوتے ہیں]

عکرمہ نے ان میں سے کچھ کے نام ذکر کئے ہیں علی بن امیہ بن خلف، حارث بن زمعه، اباقیس بن ولید بن مغیرہ، ابوالعاص بن منبہ بن الحجاج، ابوقیس بن فا کہ۔

(ابن ابی حاتم وعبدوے)

۱۸ کے فی "المسند" ۱/۶، وأوردہ الهیثمی فی "مجمع الزوائد" ۸/۷ وقال:

رواه أحمد والطبرانی، ورجاله ثقات.

۱۸ ۱۴۰/۵.

۱۹ "كشف الأستار عن زوائد البزار" برقم: (۲۲۰۲)، وقال الهیثمی فی "مجمع الزوائد" ۸/۷: "إسناده جيد".

۲۰ و "الطبري" ۱۴۸/۵.

وعبد هو ابن حميد، صاحب "التفسير المسند".

وانظر في ذكر هؤلاء الفتية "سيرة ابن هشام" ۲۴۱/۱.

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۱۱]

﴿إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانَ﴾ (آیت: ۹۸)

[مگر جو بے بس ہیں مردوں اور عورتوں اور بچوں میں سے]

ابن عباسؓ فرماتے ہیں میں اور میری والدہ بھی مستضعفین میں سے تھے۔

(بخاری) ۲۱

اور ایک اور حدیث ۲۲ میں ان لوگوں کے نام بھی لئے گئے ہیں۔ عیاش بن

ربیعہ، ولید ۲۳، سلمہ بن ہشام۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۱۲]

﴿وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكُهُ

الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ﴾ (آیت: ۱۰۰)

[اور جو اپنے گھر سے اللہ اور رسول کی طرف وطن چھوڑ کر نکلا پھر اس کو موت نے

آلیا تو اس کا ثواب اللہ کے ہاں ثابت ہو چکا]

یہ آیت ضمیرہ بن جندب کے بارے میں اتری تھی (ابویعلیٰ ۲۴ بسند رجال ثقات

عن ابن عباسؓ)

حضرت ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے کہ اس سے

مراد ابو ضمیرہ بن العیص ہیں۔

۲۱ برقم (۴۵۸۷) فی کتاب التفسیر، والطبری فی "تفسیرہ" ۱۴۹/۵.

۲۲ أخرجه "الطبري" ۱۵۰/۵.

۲۳ زیادة من "الطبري" و "الدر المنثور" وهو ابن الوليد بن المغيرة، كما في

"سيرة ابن هشام" ۳۲۱/۱، وكان من خبار المسلمين، كما في "جمهرة

النسب" ۱۲۶/۱.

۲۴ فی خ: "أبو نعیم" وهو خطأ. صوابه من ق، والثرفی "مجمع الزوائد"

۱۰/۷ و "المطالب العالیة" ۳۲۱/۳.

اور عبد بن حمید نے ان سے روایت کیا ہے کہ یہ بنو خزاعہ کے ایک آدمی تھے جن کا نام ضمیر بن العیص تھا۔

اور قتادہ سے روایت کیا ہے کہ اس کا نام سبرہ تھا۔

عکرمہ سے روایت ہے فرمایا کہ یہ بنو لیث کا آدمی تھا۔

اور ابن جریر ۲۵ نے سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے کہ یہ بنو خزاعہ کا آدمی تھا جس کا نام ضمیر بن العیص تھا یا عیص بن ضمیرہ تھا۔

اور ابن ابی حاتم نے زبیر سے روایت کیا کہ یہ آیت خالد بن حزام کے بارے میں اتری یہ حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے اور راستے میں ہی فوت ہو گئے تھے لیکن یہ روایت ”غریب جدا“ ہے۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ اکثم بن صفی تھا۔

ابو حاتم نے اس کو کتاب المعمرین میں دو سندوں سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا۔

اور اموی نے اپنے مغازی میں عبد الملک بن عمیر سے اس کو روایت کیا ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۱۳]

﴿ وَلَا تَكُنْ لِلدَّخَانِينِ خَصِيْمًا ﴾ (آیت: ۱۰۵)

[اور آپ دعا بازوں کے لئے طرفدار نہ بنیں]

یہ بنو ابیرق تھے جن کا نام بشر، بشیر ۲۶ اور مبشر تھا۔

ترمذی ۲۷ نے حدیث قتادہ بن نعمان سے اس کو روایت کیا ہے۔

۲۵ ۱۰۱/۵

۲۶ فی ”سیرة ابن ہشام“ ۵۲۴/۱ بفتح الباء . وقال الدارقطني : انما هو ”بشیر“ بضم الباء .

۲۷ برقم (۳۰۳۹) ، والحاكم ، و ”الطبري“ ۱۶۹/۵ - ۱۷۰ . وبنو ابیرق هم بطن من الأنصار من الأزد من القحطانية ، كما في ”معجم قبائل العرب“ ۴/۱ .

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۱۴]

﴿ثُمَّ يَرْمِيهِ بِرَدْيًا﴾ (آیت: ۱۱۴)

[پھر اس کی کسی بے گناہ پر تہمت لگائے]

اس سے مراد لبید بن سہل ہے جیسا کہ ترمذی ۲۸ کی حدیث میں ہے۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ زید بن سمین ہے جو یہودیوں کا آدمی تھا اس کو ابن جریر ۲۹

نے حضرت قتادہ اور عکرمہ اور ابن سیرین سے روایت کیا ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۱۵]

﴿لَهَمَّتْ طَّائِفَةٌ مِّنْهُمْ أَنْ يُضِلُّوكَ﴾ (آیت: ۱۱۳)

[تو ان میں سے ایک جماعت ارادہ کر چکی تھی کہ آپ کو بہکا دیں]

یہ اسیر ۳۰ بن عمرو اور اس کے ساتھی تھے جیسا کہ ترمذی ۳۱ کی حدیث میں ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۱۶]

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا﴾ (آیت: ۱۳۷)

[جو لوگ مسلمان ہوئے پھر کافر ہو گئے]

حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں اس سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں۔

اور ابن زید فرماتے ہیں کہ ان سے منافقین مراد ہیں۔ (ابن جریر ۳۲)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۱۷]

﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخِذُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ﴾ (آیت: ۱۴۲)

[منافق اللہ سے چال بازی کرتے ہیں حالانکہ اللہ ان کو ان کی چال کی سزا دینے

۲۸ انظر "الترمذي" رقم: (۳۰۳۹).

۲۹ ۱۷۳/۵.

۳۰ ق و "الإتقان" ۱۴۹/۲: "أسيد". و كذا في نسخة من "سنن الترمذي"

كما في التعليق عليه ۲۰۶/۸.

۳۱ انظر الترمذي: (۳۰۳۹). ۳۲ (۱۶۲) ۲۱۰/۵.

والے ہیں [

ابن جریج فرماتے ہیں یہ آیت عبد اللہ بن ابی اور ابو عامر بن نعمان کے بارے میں اتری۔
(ابن جریر ۳۳)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۱۸]

﴿لَا إِلَىٰ هَؤُلَاءِ وَلَا إِلَىٰ هَؤُلَاءِ﴾ (آیت: ۱۲۳)

[نہ ادھر نہ ادھر]

حضرت مجاہد فرماتے ہیں لا اِلٰی هٰؤُلَاءِ سے مراد اصحاب محمد ﷺ ہیں۔ اور اگلے لا اِلٰی هٰؤُلَاءِ سے مراد یہود ہیں۔

ابن جریج فرماتے ہیں پہلے لا اِلٰی هٰؤُلَاءِ سے مراد اہل ایمان ہیں اور دوسرے سے اہل شرک مراد ہیں۔
(ابن جریر ۳۳)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۱۹]

﴿يَسْأَلُكَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَنْ تُنزِلَ عَلَيْهِمْ كِتَابًا مِّنَ السَّمَاءِ﴾ (آیت: ۱۵۳)

[آپ سے اہل کتاب مطالبہ کرتے ہیں کہ آپ ان پر نوشتہ آسمانی منگوا دیں]
ان میں سے بعض کے نام ابن عسکر نے روایت کئے ہیں۔ جیسے کعب بن اشرف اور فحاص۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۲۰]

﴿وَلَكِنَّ شُبُهَةَ لَهُمْ﴾ (آیت: ۱۵۷)

[لیکن ان کو اشتباہ ہو گیا]

ابن جریر نے ابن اسحاق سے روایت کیا کہ حواریوں میں سے جس شخص پر حضرت عیسیٰ کی مشابہت ڈالی گئی تھی اس کا نام سر جس تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۲۱]

﴿لَكِنَّ الرِّسَاخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ﴾ (آیت: ۱۶۲)

[لیکن جو لوگ علم میں پختہ ہیں]

ابن عباس فرماتے ہیں یہ آیت حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھیوں کے

(ابن ابی حاتم ۳۵)

بارے میں اتری تھی۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۲۲]

﴿الْمَلٰئِكَةُ الْمُقْرَبُونَ﴾ (آیت: ۱۷۲)

[مقرب فرشتے]

حضرت ابن جریر نے ۳۶ جلد سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے

ضحاک سے پوچھا کہ مقربون کون ہیں فرمایا جو دوسرے آسمان کے قریب ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۲۳]

﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ﴾ (آیت: ۱۷۶)

[آپ سے حکم پوچھتے ہیں آپ کہہ دیجئے اللہ تمہیں کلالہ کے متعلق حکم دیتا ہے]

یہ پوچھنے والے حضرت جابر بن عبداللہ تھے جیسا کہ صحاح ستہ میں اس کی حدیث

مروی ہے۔ ۳۷

۳۵ قال السيوطي في "الدر المنثور" ۲/ ۲۴۶: أخرج ابن إسحاق، والبيهقي في "الدلائل" عن ابن عباس في قوله: (لكن الراسخون في العلم منهم) الآية قال: نزلت في عبد الله بن سلام، وأسيد بن سعية، وثعلبة بن سعية، حين فارقوا يهود وأسلموا.

۳۶ ۲۶/۶

۳۷ البخاري (۶۷۴۳) ونحوه (۴۵۷۷)، ومسلم (۱۶۱۶)، وأبو داود: (۲۸۸۶) والترمذي (۲۰۹۸) وابن ماجه (۲۷۲۸)، وأحمد، والحميدي في "مسنده": (۱۲۲۹) وابن خزيمة في "صحيحه" (۱۰۶)، والطبري ۲۸/۶، وانظر: "اسباب النزول" للواحدي: ۱۳۹. وانظر حول شرح الحديث: "معالم السنن" للخطابي ۳/ ۳۰۹، و"شرح صحيح مسلم" للنووي ۴/ ۱۳۸، و"فتح الباري" ۱۲/ ۲۵، و"شرح ثلاثيات مسند أحمد" للسفاريني ۱/ ۲۰۳.

سُورَةُ الْمَائِدَةِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۲۳]

﴿وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ﴾ (آیت: ۲)

[اور نہ ادب والے مہینے کو]

عکرمہ فرماتے ہیں اس سے مراد ذوالقعدہ کا مہینہ ہے۔ (ابن جریر)

اور ابن جریر نے اس کو مختار قول قرار دیا ہے کہ یہ رجب کا مہینہ ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۲۵]

﴿وَلَا آصِينَ الْبَيْتِ الْحَرَامِ﴾ (آیت: ۲)

[اور نہ ان لوگوں کو جو حرمت والے گھر کی نیت سے جا رہے ہوں]

حضرت عکرمہ اور سدی فرماتے ہیں کہ یہ آیت حطم بن ہند البکری کے بارے میں اتری تھی۔

(ابن جریر)

اور ابن زید فرماتے ہیں کہ یہ مشرکین کے کچھ لوگ تھے اہل مشرق میں سے جو

حدیبیہ کے پاس سے گذرے اور عمرہ کرنا چاہتے تھے۔ (ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۲۶]

﴿شَنَّانُ قَوْمٍ﴾ (آیت: ۸)

[ایک قوم کی دشمنی]

۱ ۳۷/۶

۲ ۳۸/۶-۳۹

۳ و "الطبري" نجوه، دون قوله: "من أهل المشرق". ۳۹/۶

ان سے مراد قریش ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۲۷]

﴿الْيَوْمَ يَدْرَسُ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ (آیت: ۳)

[آج کافر تمہارے دین سے ناامید ہو گئے]

یہ آیت عصر کے بعد نوزی الحجہ کو حجۃ الوداع کے سال میں اتری تھی جیسا کہ صحیح بخاری ۴ میں کتاب التفسیر میں مروی ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۲۸]

﴿يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ﴾ (آیت: ۴)

[آپ سے پوچھتے ہیں ان کے لئے کون سے جانور حلال کئے گئے ہیں]

عکرمہ نے ان سائلین کا نام ذکر کیا ہے عاصم بن عدی، سعد بن خثیمہ، عویم بن

(ابن جریر ۵)

ساعده۔

اور سعید بن جبیر فرماتے ہیں ان سے مراد عدی بن حاتم، اور زید بن مہلب تھے

جو دونوں طائی قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ (ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۲۹]

﴿وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلَىٰ ۤأَلَّا تَعْدِلُوۡا﴾ (آیت: ۸)

[اور کسی قوم کی دشمنی کی خاطر عدل کو ہرگز نہ چھوڑو]

ابن جریر نے ابن جریر کی سند سے روایت کیا ہے حضرت عبداللہ بن کثیر نے

فرمایا کہ یہ آیت خیبر کے یہودیوں کے بارے میں اتری تھی جب انہوں نے حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا ارادہ کیا تھا۔

۴ "صحیح البخاری" کتاب التفسیر برقم (۶۰۶)۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۳۰]

﴿ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْا ﴾ (آیت: ۱۱)

[جبکہ ایک قوم اس فکر میں تھی کہ تم پر دست درازی کرے]

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں یہ آیت یہود کے ان لوگوں کے بارے میں اتری جنہوں نے حضور کیلئے ایک کھانا تیار کیا تھا جس سے وہ آپ کو قتل کرنا چاہتے تھے۔

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں یہ کعب بن اشرف اور یہ یہود بنی نضیر کے متعلق اتری

(ابن جریر)

اور ابو مالک نے روایت کیا کہ یہ کعب بن اشرف اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں اتری جنہوں نے حضور ﷺ کو دھوکہ دینے کا ارادہ کیا تھا اور ابن جریر نے یزید بن ابی زیاد سے روایت کیا ہے کہ ان میں سے حی بن اخطب بھی تھا۔

اور قتادہ سے روایت ہے کہ یہ عرب کی ایک قوم کے بارے میں اتری تھی جنہوں

نے حضور ﷺ کو چھوڑنے کا ارادہ کیا تھا جب کہ حضور ﷺ ایک غزوے میں شریک تھے تو انہوں نے ایک دیہاتی کو بھیجا تھا کہ وہ بطن نخل میں آپ کو قتل کر دے اور یہ لوگ بنو ثعلبہ اور بنو محارب کے تھے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۳۱]

﴿ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا ﴾ (آیت: ۱۲)

[اور ہم نے ان میں سے بارہ سردار مقرر کئے تھے]

ابن اسحاق فرماتے ہیں یہ شموع بن زکور تھا جو روبیل کے قبیلے سے تعلق رکھتا تھا

اور حوری جو شمعون قبیلے کے ساتھ تعلق رکھتا تھا اور کالب بن یوقنا جو یہودہ کے قبیلے سے

تعلق رکھتا تھا اور یعوول بن یوسف جو اساخر کے قبیلے سے تعلق رکھتا تھا اور یوشع بن

نون جو فرائیم بن یوسف کے قبیلے سے تعلق رکھتا تھا اور یلطی بن رونو جو بنیامین کے

۶ ۹۳/۶ . وفي "الإتقان" زيادة: "وحيي بن أخطب".

کے "الطبري" ۹۱/۶ .

قبیلے سے تعلق رکھتا تھا اور کرائیل بن سودی جو زبالون کے قبیلے سے تعلق رکھتا تھا اور کدی بن سوسا جو منشا بن یوسف کی اولاد سے تعلق رکھتا تھا اور عمائیل بن کسل جو دان کی اولاد سے تعلق رکھتا تھا اور ستور بن مخائیل جو شیز کی اولاد سے تعلق رکھتا تھا اور یحییٰ بن وقوسی تفتال کی اولاد سے تعلق رکھتا تھا اور آل بن موخا جو کادلوا کی اولاد سے تعلق رکھتا تھا۔ (ابن جریر ۸)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۳۲]

﴿ وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ ﴾ (آیت: ۱۸)

[اور یہود اور نصاریٰ نے کہا ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں] یہ بات یہود نے کہی تھی جن کے نام یہ ہیں۔ نعمان بن احی، بحری بن عمرو، شاس بن عدی ۹۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۳۳]

﴿ عَلَىٰ فَتْرَةٍ مِّنَ الرَّسُلِ ﴾ (آیت: ۱۹)

[اے اہل کتاب تمہارے پاس رسولوں کے انقطاع کے بعد ہمارا رسول آیا ہے] قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد کے درمیان پانچ سو ساٹھ سال کا وقفہ ہوا۔

اور انہی سے ایک روایت میں یوں ہے کہ انہوں نے چھ سو سال کا ذکر کیا۔ اور معمر نے قتادہ کے شاگردوں سے روایت کیا ہے کہ پانچ سو چالیس سال کا وقفہ ہوا۔ حضرت ضحاک فرماتے ہیں چار سو سال اور تمیں سے کچھ زائد سالوں کا وقفہ ہوا۔ (ان سب باتوں کو محمد بن جریر نے روایت کیا ہے)۔

۸ "الإتقان": كاذلو" بالمعجمة: ۹۶/۶. وفي ضبط الأسماء اختلاف بين نسخ هذا الكتاب والطبري، فصلهما الأستاذ محمود محمد ثناكر في تعليقه على "الطبري" ۱۰/۱۱۴-۱۱۵ ط دار المعارف.
 ۹ أخرجه الطبري ۱۰۵/۶ عن ابن عباس.
 ۱۰ وفي خ: "أحمد.. وهو وهم."

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۳۴]

﴿ مَا لَكُمْ يَوْمَ أَحَدًا ﴾ (آیت: ۲۰)

[جو جہاں میں کسی کو نہیں دیا گیا تھا]

حضرت مجاہد فرماتے ہیں اس سے مراد من و سلویٰ اور پتھر (جس سے بارہ چشمے پانی نکلتا تھا) اور بادل (جو بنی اسرائیل پر سایہ کرتا تھا) ہیں۔ (ابن جریر ۱۱)

[۱۳۵]

﴿ سلسلہ تفسیر نمبر: الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ ﴾ (آیت: ۲۱)

[پاک زمین میں داخل ہو جاؤ]

ابن عباس فرماتے ہیں اس سے مراد طور اور اس کے آس پاس کا علاقہ ہے۔

اور قتادہ فرماتے ہیں کہ شام کا علاقہ مراد ہے۔

اور عکرمہ حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ اریحام مراد ہے۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دمشق اور فلسطین اور اردن کا بعض حصہ مراد ہے۔

(ابن جریر ۱۲)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۳۶]

﴿ قَوْمًا جَبَّارِينَ ﴾ (آیت: ۲۲)

[زبردست قوم]

اس سے مراد عمالقہ کی قوم ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۳۷]

﴿ قَالَ رَجُلَيْنِ ﴾ (آیت: ۲۳)

[دو مردوں نے کہا]

۱۱ ۱۰۹/۶

۱۲ ۱۱۰/۶

حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ یہ دونوں یوشع بن نون اور کالب بن یوقنا یا ابن یوفنہ ۱۳؎ تھا۔ اور سُدی فرماتے ہیں کہ یوشع ۱۴؎ اور کالب بن یوفنہ تھے جو حضرت موسیٰ کی رشتہ دار خواتین کی اولاد میں سے تھے۔ (ابن جریر ۱۵؎)

اور ابن عسکر فرماتے ہیں کہ یوشع حضرت موسیٰ کے بھانجے تھے اور کالب موسیٰ کے سر تھے اور ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا کالوب ہے اور بعض نے کہا کلاب ہے اور ان کے باپ کا نام یوفنا تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۳۸]

﴿ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ ﴾ (آیت: ۲۷)

[حضرت آدمؑ کے دو بیٹوں کا درست حال سنا دیجئے]

حضرت مجاہد فرماتے ہیں ہابیل وہ ہے جس کی دعا قبول ہوئی اور قتل ہوا اور قابیل وہ ہے جس نے قتل کیا تھا۔ (ابن جریر ۱۶؎)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۳۹]

﴿ قَرَبًا ﴾ (آیت: ۲۷)

[جب انہوں نے کچھ نیاز پیش کی]

یہ دنبہ کی قربانی تھی۔

(فائدہ) ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں عمرو بن خیر الشعبانی سے روایت کیا ہے فرمایا کہ میں کعب احبار کے ساتھ دیرمڑان کے پہاڑ پر تھا انہوں نے مجھے ایک سرخ شعلہ دکھایا جو پہاڑ میں بہ رہا تھا پھر کہا یہاں حضرت آدمؑ کے بیٹے نے اپنے بھائی کو قتل کیا تھا

۱۳؎ انظر "الدر المنثور" ۲/۲۷۰.

۱۴؎ رواہ ابن منیع. قال البوصيري الحافظ: رواه ثقات: "المطالب العالیة": (۳۵۹۰): وضبط في "سفر العدد" و "یَفْنَه" بفتح الیاء وضم الفاء و تشدید النون

۱۵؎ ۱۱۳/۶.

۱۶؎ انظر "الطبری" ۱۲۰/۶ - ۱۲۱.

اور یہ اس کے خون کا نشان ہے اللہ نے اس کو دنیا والوں کے لیے نشانی بنا دیا ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۳۰]

﴿ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ ﴾ (آیت: ۳۳)

[ان لوگوں کی یہی سزا ہے جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کرتے ہیں]

یہ آیت عنین کے بارے میں اتری تھی اور یہ آٹھ آدمی تھے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۳۱]

﴿ لَا يَحْزَنُكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ ﴾ (آیت: ۴۱)

[آپ ان پر غم نہ کھائی جو دوڑ کر کفر میں گرتے ہیں]

کہا گیا ہے کہ یہ یہودی ہیں ۱۸ اور یہ بھی کہا گیا ہے منافقین ہیں ۱۹ اور یہ بھی کہا

گیا ہے کہ یہ عبد اللہ بن صور یا ۲۰ کے بارے میں اتری تھی۔ (ان سب اقوال کو ابن جریر نے نقل کیا ہے)۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۳۲]

﴿ سَمْعُونَ يَقْوِمُوا خَيْرِينَ ﴾ (آیت: ۴۱)

[دوسروں کیلئے باتیں سننے کے عادی ہیں]

یہ اہل فدک ہیں جیسا کہ حمیدی ۲۲ نے اور ابن ابی حاتم نے امام شعبی کے

واسطے سے حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے۔

۱۷ انظر: "صحيح البخاري" رقم (۶۷۹۹) في الديات، باب القسامة.

۱۸ أخرجه ابن المنذر، وابن أبي حاتم، عن ابن عباس موقوفاً.

۱۹ أخرجه ابن المنذر، وابن أبي حاتم، عن ابن عباس. "الدر المنثور"

۲۰ ۲۸۱/۲

۲۱ أخرجه البيهقي في "السنن" وابن المنذر، وابن إسحاق، عن أبي هريرة.

۲۲ في "تفسيره" مسندة ۱۴۹/۶ - ۱۵۱.

۲۳ في "مسند" برقم (۱۲۹۵) من طريق زكريا، وهو ابن أبي زائدة.

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۲۳]

﴿ فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ ﴾ (آیت: ۵۲)

[اب تو آپ دیکھیں گے جن کے دلوں میں مرض ہے]
حضرت عطیہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت عبد اللہ بن ابی کے بارے میں اتری تھی۔
(ابن جریر ۲۳)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۲۴]

﴿ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ ﴾ (آیت: ۵۲)

[تو اللہ عنقریب ایسی قوم لائے گا اللہ ان کو چاہتا اور وہ اللہ کو چاہتے ہیں]
حضور ﷺ نے فرمایا جب یہ آیت اتری تھی کہ وہ اس کی قوم کے لوگ ہیں اور
ابوموسیٰ اشعری کی طرف اشارہ کیا۔ (حاکم ۲۴)

ابن ابی حاتم نے یہ بات محمد بن منکدر ۲۵ کے واسطے سے روایت کی آپ نے
فرمایا کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے بارے
میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ یہ لوگ یمن کی قوم کے ہیں پھر فرمایا کندہ کے پھر فرمایا سکون
کے پھر فرمایا تجیب کے (یہ یمن کے لوگوں کی شاخ درشاخ تعین ہے جو اس آیت سے
مراد ہے۔ امداد اللہ)

اور ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر کے واسطے سے حضرت ابن عباس سے ایسے
ہی نقل کیا ہے۔

۲۳ ابن المنذر، وابن أبي حاتم. "الدر المنثور" ۲/۲۹۱.

۲۴ في "المستدرک" ۲/۳۱۳ علی شرط مسلم وأقره: الذهبي، والطبراني كما
في "مجمع الزوائد" ۷/۱۶۷ ورجالہ رجال الصحیح، و: أبو بكر بن أبي شيبة عن
عباض الأشعري كما في "المطالب العالیة" برقم (۳۵۹۸). قال الحافظ البوصيري
: رواه ثقات.

۲۵ والحاكم في "الكنی" وأبو الشيخ، والطبراني في "الأوسط" وابن مردويه
، بسند حسن. كما في "الدر المنثور" ۲/۲۹۲.

اور ابن ابی حاتم ۲۶ نے حضرت حسن سے روایت کیا کہ خدا کی قسم یہ ابو بکر اور ان کے ساتھی ہیں۔

اور حضرت ضحاک سے بھی ایسے ہی منقول ہے۔

اور حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اس سے سباء کی قوم مراد ہے۔

اور ابو بکر بن عیاش فرماتے ہیں کہ اہل قادیسیہ کے لوگ مراد ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۴۵]

﴿ وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ ﴾ (آیت: ۶۴)

[اور یہودی کہتے ہیں اللہ کا ہاتھ بند ہو گیا ہے]

امام طبرانی نے حضرت عباس سے روایت کیا ہے کہ یہ کہنے والا نباش بن قیس تھا۔ اور ابو شیخ نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا کہ یہ فنخاص تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۴۶]

﴿ وَلَيَجِدَنَّ أَقْرَبَهُم مَّوَدَّةَ الَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصْرِي ﴾ (آیت: ۸۲)

[اور آپ ان میں سے مسلمانوں کے ساتھ دوستی رکھنے کے قریب تر ان لوگوں کو

پائیں گے جو اپنے آپ کو عیسائی کہتے ہیں]

حضرت ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد سے نقل کیا فرمایا کہ یہ ان لوگوں کا وفد ہے

جو حضرت جعفر اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ حبشہ کے علاقے سے آئے تھے۔

اور ابن ابی حاتم نے حضرت عطاء سے روایت کیا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے

عیسائیوں کے لیے کسی خیر کا ذکر نہیں فرمایا بلکہ اس سے مراد نجاشی اور اس کے ساتھی

ہیں۔ (جو حضور ﷺ پر غائبانہ ایمان لائے تھے)۔

اور ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر سے روایت کیا کہ یہ آیت نجاشی کے

تیس اچھے ساتھیوں کے بارے میں اتری تھی۔

اور ایک اور سند سے سعید بن جبیر سے ابن ابی حاتم نے نقل کیا ہے کہ یہ ستر آدمی تھے۔
اور سدی سے نقل کیا ہے کہ یہ بارہ آدمی تھے۔

اسماعیل الضریر نے اپنی تفسیر میں ان میں سے بعض کے نام بھی ذکر کئے ہیں
جیسے ابرہہ، ایمن، ادریس، ابراہیم، اشرف، تمیم، تمام، درید، بحیرا، نافع۔

سُورَةُ الْأَنْعَامِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۴۷]

﴿ وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ﴾ (آیت: ۸)

[اور کہتے ہیں کہ آپ پر کوئی فرشتہ کیوں نہیں اترتا]

ابن اسحاق نے کہنے والوں کا نام ذکر کیا ہے ذمعه بن اسود، نضر بن حارث بن

کلده، عبده بن عبد یغوث، ابی بن خلف، عاصی بن وائل۔ (ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۴۸]

﴿ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاوَةِ وَالْعَشِيِّ ﴾ (آیت: ۵۲)

[اور ان لوگوں کو دور نہ کرو جو صبح اور شام اپنے رب کو پکارتے ہیں]

یہ کچھ حضرات کے بارے میں اتری تھی جن کے نام یہ ہیں حضرت صہیبؓ،

حضرت بلالؓ، حضرت عمارؓ، حضرت خبابؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت ابن

مسعودؓ، حضرت سلمان فارسیؓ جیسا کہ میں نے اس کو اسباب النزول میں ذکر کیا ہے۔

۱۔ قال السيوطي في "لباب النقول في أسباب النزول": ۲۲۶-۲۲۷: "روى ابن حبان، والحاكم عن سعد بن أبي وقاص قال: لقد نزلت هذه الآية في ستة: أنا، وعبد الله بن مسعود، وأربعة قالوا الرسول الله صلى الله عليه وسلم: اطردهم فإننا نستحي أن نكون تبعاً لك كهؤلاء، فوقع في نفس النبي صلى الله عليه وسلم ما شاء الله فأنزل الله: (ولا تطرد الذين يدعون ربهم) الى قوله: (أليس الله بأعلم بالشاكرين).

روى أحمد، والطبراني، وابن أبي حاتم عن ابن مسعود قال: مرّ الملائكة من قريش على رسول الله صلى الله عليه وسلم - وعنده خباب بن الأرت، وصهيب، وبلال، =

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۴۹]

﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ﴾ (آیت: ۷۴)

[اور جب ابراہیم نے اپنے ابا سے فرمایا]

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کے والد کا نام تارح تھا۔

(ابن ابی حاتم از طریق ضحاک)

اور سدی سے بھی ایسے ہی ابن ابی حاتم نے نقل کیا ہے۔

= وعمار - فقالوا: يا محمد، أرضيت بهؤلاء؟ أهؤلاء من الله عليهم من بيننا، لو طردت هؤلاء لا تبعنك، فأنزل الله فيهم القرآن“.

قلت: في "صحيح مسلم" في كتاب الفضائل، أثر سعد الأول، الذي أورده السيوطي في "أسباب النزول". والخبر الثاني عن ابن مسعود، أخرج نحوه أبو يعلى وابن أبي شيبة عن خباب، بسند صحيح، كما في "المطالب العالية": (۳۶۱۸)؛ والبزار، كما في "كشف الأستار بزوائد البزار" ۴۸/۳ = رقم: ۲۲۰۹، وانظر "سيرة ابن هشام" ۳۹۲/۱.

۲ ساق السيوطي الأدلة بأن (آزر) ليس أبا إبراهيم في رسالته "مسالك الحنفا في والدي المصطفى": المتضمنة في كتابه "الحاوي لفتاوي" ۲۰۲/۲-۲۲۳ وفي "الدر المنثور" ۲۳/۳.

قال في "الحاوي للفتاوي" ۲۱۳/۲-۲۱۴:

"... وهذا القول - أعني أن آزر ليس أبا إبراهيم - ورد عن جماعة من السلف -... أخرج ابن المنذر بسند صحيح عن ابن جريج في قوله: (وإذ قال إبراهيم لأبيه آزر) قال: ليس آزر بأبيه، إنما هو إبراهيم بن تبرح - أو تارح -..

وأخرج ابن أبي حاتم بسند صحيح عن السدي أنه قيل له: اسم أبي إبراهيم آزر؟! فقال: بل اسمه تارح.

وقد وجه من حيث اللغة بأن العرب تطلق لفظ الأب على العم إطلاقاً شعاعاً، وإن كان مجازاً وفي التنزيل: (أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبْنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي قَالُوا نَعْبُدُ إِلَهَكَ وَإِلَهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ) [البقرة: ۱۳۳] فأطلق على إسماعيل لفظ الأب، وهو عم يعقوب، كما أطلق على إبراهيم و هو جدّه“

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۵۰]

﴿رَأَوْكِبًا﴾ (آیت: ۷۶)

[ایک ستارہ دیکھا]

حضرت زید بن علی فرماتے ہیں کہ یہ زہرہ ستارہ تھا۔

اور امام زہری فرماتے ہیں کہ یہ مشتری تھا۔ (ان دونوں کو امام ابن ابی حاتم نے نقل کیا ہے)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۵۱]

﴿فَإِنْ يَكْفُرْ بِهَا هَؤُلَاءِ﴾ (آیت: ۸۹)

[پھر اگر ان باتوں کو یہ نہ مانیں]

اس سے مراد اہل مکہ ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۵۲]

﴿فَقَدَّ وَكَلْنَا بِهَا قَوْمًا﴾ (آیت: ۸۹)

[تو ہم نے ان پر ایسے لوگ مقرر کر دیئے ہیں]

یعنی اہل مدینہ اور انصار (ابن ابی حاتم نے اس کو علی بن ابی طلحہ کے طریق سے

تغیر ان من العلماء من یری غیر ذلك، فيقول ابن جرير الطبري في "تفسيره" ۱۵۹/۷: "أولى القولين بالصواب منهما عندي قول من قال: هو اسم أبيه. لأن الله تعالى أخبر أنه أبوه، وهو القول المحفوظ من قول أهل العلم دون القول الآخر الذي زعم قائله أنه نعت، فإن قال قائل: فإن أهل الأنساب إنما ينسبون إبراهيم إلى تارح فكيف يكون آزر اسماً له، والمعروف به من الاسم تارح؟ قيل له: غير محال أن يكون له اسمان. كما لكثير من الناس في دهرنا هذا، وكان ذلك فيما مضى لكثير منهم، وجائز أن يكون لقباً والله تعالى أعلم."

وفي "البحر المحيط" ۱۶۴/۴ لأبي حيان: "قيل: إن آزر عم إبراهيم وليس اسم أبيه وهو قول الشيعة، يزعمون أن آباء الأنبياء لا يكونون كفاراً، وظواهر القرآن ترد عليهم، ولا سيما محاوره إبراهيم مع أبيه في غير ما آية."

أخرجه ابن أبي حاتم، كما في الفقرة الثانية.

حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔

اور ابن ابی حاتم نے ابورجاء العطار دی سے روایت کیا ہے کہ ان سے مراد فرشتے ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۵۳]

﴿ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ﴾ (آیت: ۹۱)

[اللہ نے کسی انسان پر کوئی چیز نہیں اتاری]

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ بات کہنے والے یہودی تھے۔

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ مشرکین قریش تھے۔

اور سدی فرماتے ہیں کہ فنیحاص یہودی تھا۔

اور حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ یہ مالک بن ضیف تھا۔ (یہ سب اقوال

ابن ابی حاتم نے ذکر کئے ہیں)۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۵۴]

﴿ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ﴾ (آیت: ۹۳)

[اور اس سے زیادہ کون ظالم ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے]

سدی فرماتے ہیں کہ یہ آیت عبداللہ بن ابی سرح کے بارے میں اتری تھی۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۵۵]

﴿ أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ ﴾ (آیت: ۹۳)

[یا کہتا ہے مجھ پر وحی آئی ہے]

حضرت قتادہ فرماتے ہیں یہ سلیمہ (کذاب) اور اسود غنسی کے بارے میں

اتری تھی۔

۴ انظر "تفسير الطبري" ۱۷۴/۷.

۵ أخرجه الطبري ۱۷۷/۵، وابن المنذر، وأبو الشيخ. "الدر المنثور" ۲۹/۳.

۶ انظر "تفسير الطبري" ۱۷۶/۵.

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۵۶]

﴿وَمَنْ قَالَ سَأُنْزِلُ مِثْلَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ﴾ (آیت: ۹۳)

[اور جو کہے میں ابھی اتارتا ہوں جس طرح اللہ نے اتارا ہے]

امام شعیبی فرماتے ہیں یہ عبد اللہ بن ابی بن سلول کے بارے میں اتری تھی۔

(ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۵۷]

﴿أَوْ مَنْ كَانَ مَيِّتًا فَأَحْيَيْنَاهُ﴾ (آیت: ۱۲۲)

[بھلا ایک شخص جو مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کیا]

زید بن اسلم وغیرہ فرماتے ہیں یہ آیت حضرت عمر بن خطاب کے بارے میں اتری تھی۔

اور حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت عمار بن یاسر کے بارے میں اتری تھی۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۵۸]

﴿كَمَنْ مَثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ﴾ (آیت: ۱۲۲)

[جس کا حال یہ ہے کہ وہ بڑے اندھیروں میں پڑا ہے]

حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ یہ ابو جہل کے بارے میں اتری تھی۔

(ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۵۹]

﴿لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ﴾ (آیت: ۱۲۷)

[ان کے لئے ان کے رب کے ہاں سلامتی کا گھر ہوگا]

حضرت قتادہ فرماتے ہیں اس سے مراد جنت ہے۔

(ابن ابی حاتم)

کے انظر "تفسیر الطبری" ۱۷/۸. وفي "الإتقان" ۱۵۰/۲ في قوله تعالى (قالوا
 لن نؤمن لك حتى نُؤْتِي مثل ما أُوتِي رُسُلُ اللَّهِ) [الأنعام: ۱۲۴] قال: سُمِّيَ مِنْهُمْ:
 أبو جهل والوليد بن المغيرة.

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۶۰]

﴿ عَلَى طَائِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ﴾ (آیت: ۱۵۶)

[جوہم سے پہلے انہی دو فرقوں پر اتری تھی]

ابن عباس فرماتے ہیں کہ اس سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں۔ (ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۶۱]

﴿ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ ﴾ (آیت: ۱۵۸)

[جس دن آپ کے رب کی ایک نشانی آئے گی]

اس نشانی سے مراد سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے جیسا کہ مسلم شریف

میں مرفوع حدیث سے مروی ہے۔

۱ و "الطبري" ۶۹/۸.

وأخرج البخاري: (۶۵۰۶) في الرقاق عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "لا تقوم الساعة حتى تطلع الشمس من مغربها، فإذا طلعت رآها الناس آمنوا أجمعون، فذاك حين لا ينفع نفساً إيمانها لم تكن آمنت من قبل أو كسبت في إيمانها خيراً.." الخ.

وقد أخرج نحوه: مسلم وأبو داود والنسائي، والترمذي، وابن ماجه، وأحمد، وعبد الرزاق، وابن المنذر، وأبو الشيخ، وابن مردويه، والبيهقي في "شعب الإيمان" كما في "الدر المنثور" ۵۷/۳.

وروى الطبراني في "المعجم الصغير" ۶۴/۱ = رقم (۱۶۴) عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله عز وجل: (يوم يأتي بعض آيات ربك) قال: طلوع الشمس من مغربها.

قال الحافظ في "فتح الباري" ۳۵۳/۱۱: قال ابن عطية: في هذا الحديث - أي حديث البخاري دليل على أن المراد بالبعض في قوله تعالى: (يوم يأتي بعض آيات ربك) طلوع الشمس من المغرب، وإلى ذلك ذهب الجمهور، انتهى.

وقد ذكر المحدث السيد محمد بن جعفر الكتاني في كتابه "نظم المتناثر": ۱۴۷ أن أحاديث طلوع الشمس من المغرب وردت من طريق (۱۴) صحابياً، فجعلها بذلك من قسم المتواتر.

حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ سورج اور چاند دونوں مغرب سے طلوع ہوں گے۔

(فریابی ۹)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۶۲]

﴿إِنَّ الَّذِينَ فَرَقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيعًا﴾ (آیت: ۱۵۹)

[جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور گروہ گروہ ہو گئے]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا یہ خارجی لوگ ہیں۔

(ابن ابی حاتم از حدیث ابی امامہ)

اور طبرانی نے حدیث عائشہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے بدعتی اور جھوٹے

فرقے مراد ہیں۔ (عبدالرزاق)

۹ وسعيد بن منصور، وابن أبي حاتم، والطبراني، وأبو الشيخ وعبد بن حميد. "الدر المنثور".

۱۰ قال ابن كثير في "تفسيره" ۱۹۶/۲: "لا يصح".

في "المعجم الصغير" ونصه: عن عمر بن الخطاب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعائشة: "يا عائشة ﴿إِنَّ الَّذِينَ فَرَقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيعًا﴾ هم أصحاب البدع، وأصحاب الأهواء، ليس لهم توبة وأنا منهم بريء، وهم مني براء". قال الهيثمي: إسناده جيد.

وأخرج نحوه أيضاً الطبراني في "المعجم الاوسط" عن أبي هريرة كما في "مجمع الزوائد" ۲۲/۷ - ۲۳.

۱۱ و "الطبري" ۷۷/۸.

سُورَةُ الْأَعْرَافِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۶۳]

﴿ فَأَذِّنَ مُؤَذِّنٌ ﴾ (آیت: ۴۴)

[پھر ان کے درمیان ایک پکارنے والا پکارے گا]
تفسیر ابو حیان! میں ہے کہ اس سے مراد اسرائیل ہیں۔
اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جبرائیل ہیں۔
اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ غیر معین فرشتہ ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۶۴]

﴿ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ ﴾ (آیت: ۴۶)

[اور عرف کے اوپر کچھ لوگ ہوں گے]

مرفوع احادیث میں مروی ہے کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن کی نیکیاں اور
برائیاں ۲ برابر ہوں گی۔

ابن مردویہ اور ابوالشیخ نے حضرت جابر بن عبد اللہ کی حدیث سے اس کو روایت کیا ہے۔
اور امام بیہقی نے کتاب البعث میں حضرت حذیفہ کی حدیث سے اس کو روایت
کیا ہے۔

۱ "البحر المحيط" ۳۰۱/۴۔

۲ وهو قول جمهور المفسرين - انظر "تفسير ابن كثير" ۲۱۶/۲۔

۳ والحاكم في "المستدرک" ۳۲۰/۲۔

اور یہی بات سعید بن منصور اور عبدالرزاق ۳ وغیرہما نے حضرت حذیفہ سے موقوفاً روایت کی ہے۔

اور اس کو ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباسؓ سے موقوفاً بھی روایت کیا ہے۔ اور طبرانی نے حدیث ابو سعید خدریؓ سے اس کو اور بیہقی نے حدیث ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جن کو اللہ کے راستے میں قتل کیا گیا ہوگا اور یہ اپنے والدین کے نافرمان ہوں گے۔

اور بیہقی ۴ نے حضرت انسؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ یہ مؤمن جنات ہوں گے۔ اور امام بیہقی نے اور ابو شیخ نے حضرت سلیمان تیمی کی سند سے حضرت ابو مجلز سے روایت کیا ہے کہ اس سے مراد فرشتے ہیں۔

اور سلیمان تیمی فرماتے ہیں میں نے ابو مجلز سے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں رجال (مرد) اور آپ کہتے ہیں فرشتے ہوں گے تو انہوں نے فرمایا وہ مذکر ہیں مؤنث نہیں ہیں۔

ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد سے روایت کیا کہ یہ نیک لوگ ہوں گے فقہاء اور علماء۔ اور ابن ابی حاتم نے حضرت حسن سے روایت کیا ہے کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جن میں خود پسندی ہوگی۔

اور حضرت مسلم بن یسار سے بھی روایت کیا ہے کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جن پر قرض ہوگا۔

عجائب میں کرمانی نے نقل کیا ہے کہ اس سے مراد انبیاء ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے فرشتے ہیں۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے علماء ہیں۔

۴ و ابن عساکر فی "تاریخ دمشق" فی ترجمة الولید بن موسی . کما فی "تفسیر ابن کثیر" ۲/۲۱۷.

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ شہداء ہوں گے۔
 اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ صالحین ہوں گے۔
 اور یہ بھی کہا گیا ہے وہ لوگ ہوں گے جن کی نیکیاں اور گناہ برابر ہوں گے۔
 اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جن کو جہاد میں شہید کیا گیا اور وہ
 والدین کے نافرمان تھے۔ ۵
 اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جن سے ان کے باپ تو راضی ہوں گے
 اور مائیں راضی نہیں ہوں گی اور یا مائیں راضی ہوں گی اور باپ راضی نہیں ہوں گے۔
 اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو فترت کے زمانہ میں مر گئے تھے اور
 انہوں نے اپنا دین تبدیل نہیں کیا تھا۔
 اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ زنا کی اولاد ہوں گی۔
 اور یہ بھی کہا گیا ہے مشرکین کی اولاد ہوں گے۔
 اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ مشرکین ہوں گے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۶۵]

﴿ فَاتُوا عَلَىٰ قَوْمٍ يَعْكِفُونَ عَلَىٰ آصْنَامٍ لَهُمْ ﴾ (آیت: ۱۳۸)

[تو وہ ایک قوم کے پاس پہنچے جو اپنے بتوں کے پوجنے میں لگ رہے تھے]
 حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ قبیلہ لخم اور قبیلہ جذام کے پاس آئے تھے۔

(ابن ابی حاتم)

اور ابن ابی حاتم نے ابو قتادہ سے نقل کیا ہے فرمایا کہ میں نے حضرت ابو عمران
 الجونی سے سنا انہوں نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ لوگ کون تھے جن پر بنی اسرائیل
 گذرے تھے جو اپنے بتوں کی پرستش کر رہے تھے میں نے کہا مجھے معلوم نہیں فرمایا یہ
 تمہاری قوم تھی لخم اور جزام۔

۵ فی خبر أخرجه أحمد بن منيع، كما في "المطالب العلية": (۳۶۲۳).

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۶۶]

﴿وَوَعَدْنَا مُوسَىٰ ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَأَتَمَّمْنَا بَعَثِيرُ﴾ (آیت: ۱۳۲)

[اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا اور ان کو مزید دس راتوں سے پورا کیا] حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں اس سے مراد ذوالقعدہ کا مہینہ اور دس دن ذوالحجہ کے مراد تھے۔ (ابن ابی حاتم بسند عطاء از ابن عباسؓ) اور اسی طرح سے حضرت ابوالعالیہ وغیرہ سے بھی مروی ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۶۷]

﴿سَأُورِيكُمْ دَارَ الْفَاسِقِينَ﴾ (آیت: ۱۳۵)

[عنقریب میں تم لوگوں کو نافرمانوں کا مقام دکھاؤں گا] حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں فاسقین کا انجام آخرت میں جہنم ہوگا۔ اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ نار فاسقین سے مراد جہنم ہے۔ (ابن ابی حاتم) (لطیفہ) حضرت مجاہد کے الفاظ ”مصیرہم فی الآخرۃ“ کو بعض کبار حضرات نے غلط کر کے ”مصیرہم فی الآخرۃ“ پڑھا ہے یہ بات حافظ ابوالفضل العراقی نے ”شرح ألفیۃ الحدیث“ میں لکھی ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۶۸]

﴿وَسَأَلَهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ﴾ (آیت: ۱۶۳)

[اور ان اس بستی کا حال پوچھے جو دریا کے کنارہ پر تھی]

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں اس بستی کا نام ایلہ تھا۔

(ابن ابی حاتم از طریق عکرمہ)

اور ابن ابی حاتم نے ایک اور سند سے عکرمہ سے روایت کیا ہے کہ اس بستی کا نام مدین تھا جو ایلہ اور طور کے درمیان تھی۔

اور ابن شہاب سے نقل کیا ہے کہ اس سے مراد طبریہ کی بستی تھی۔

اور ابن ابی حاتم نے عبدالرحمن بن زید بن اسلم سے روایت کیا ہے فرمایا کہ یہ وہ بستی تھی جس کا نام مقنا تھا جو مدین اور عینونا کے درمیان واقع تھی۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۶۹]

﴿وَآتِلُّ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا﴾ (آیت: ۱۷۵)

[اور ان کو اس شخص کا حال سنا دیں جس کو ہم نے اپنی آیات دیں پھر وہ ان سے

بالکل ہی نکل گیا]

حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں اس سے مراد بلعم بن ابراء ہے۔ (طبرانی وغیرہ ۶)

(فائدہ) درمنثور اور طبری میں بلعم کے باپ کا نام ابر لکھا ہے اور حاکم، مستدرک میں باعور لکھا ہے اور ابن عساکر کی تاریخ دمشق جلد ۱۰/۲۵۶ پر بلعم بن باعور لکھا ہے۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کا نام بلعم بن ابر تھا۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کا نام بلعم بن اور تھا۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بلعم بن باعور تھا یہ بلقان کی بستیوں میں سے ایک بستی میں

رہتا تھا اور اللہ کا اسم اعظم جانتا تھا لیکن بے دین ہو گیا تھا جس کا اللہ نے قرآن میں

۶ قال الهيثمي في "مجمع الزوائد" ۲۵/۷: "رواه الطبراني ورجالہ رجال الصحيح". وأخرجه أيضاً: الطبري في "تفسيره" ۸۲/۹، والحاكم في "المستدرک" ۳۲۵/۲، وابن عساکر في "تاريخ دمشق" ۲۶۶/۱۰، وابن أبي حاتم، وأبو الشيخ، وابن مردويه. كما في "الدر المنثور".

۷ قال الهيثمي: رجاله رجال الصحيح. كما في "مجمع الزوائد" ۲۵/۷، وصحح نسبه ابن كثير في "تفسيره" ۲۶۵/۲ وقال "وكانه إنما أراد أن أمية بن أبي الصلت يشبهه فإنه كان قد اتصل إليه علم كثير من علم الشرائع الستقدمة، ولكنه لم ينتفع بعلمه فإنه أدرك زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم، وبلغته أعلامه وآياته ومعجزاته، وظهرت لكل من له بصيرة، ومع هذا اجتمع به ولم يتبعه، وصار إلى موالاته المشركين ومناصرتهم وامتداحهم، ورثى أهل بدر من المشركين، بمرثاة بليغة، قبحة الله وقد جاء في بعض الأحاديث أنه من آمن لسانه ولم يؤمن قلبه، فإن له أشعاراً ربانية، وحكماً وفصاحة، ولكنه لم يشرح الله صدره للإسلام".

ذکر کیا ہے۔

اور ابن عباسؓ نے اس کا نام بلعم ذکر کیا ہے اور ایک اور روایت میں بلعام بن باعرا آیا ہے یہ بنی اسرائیل میں سے تھا۔ ابو شیخ نے اس بات کو کئی سندوں سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔

اور ابن ابی حاتم نے عوفی کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ یہ ایک آدمی تھا جس کا نام بلعم تھا یمن کا رہنے والا تھا۔

اور طبرانی اور ابن ابی حاتم نے حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت کیا فرمایا کہ اس سے مراد امیہ بن ابی صلت ہے۔

اور ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ اس سے مراد صفی بن راہب ہے۔

اور امام شعبی سے ابن ابی حاتم نے روایت کیا کہ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ بلعم بن باعوراء تھا۔

اور بنو ثقیف کہتے ہیں کہ اس سے مراد امیہ بن ابی صلت ہے۔ اور انصار کہتے ہیں کہ یہ وہ راہب ہے جس نے اپنے لیے مسجد شقاق بنائی تھی۔

اور ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ سے روایت کیا ہے کہ اس آیت میں اللہ نے اس شخص کی مثال دی ہے جس کے سامنے ہدایت پیش کی جائے اور وہ اس کو قبول کرنے سے انکار کر دے اور اس کو چھوڑ دے۔

اور عجائب کرمانی میں ہے کہا گیا ہے کہ اس سے مراد فرعون ہے اور آیات سے مراد معجزات موسیٰ ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۷۰]

﴿وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةً يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ﴾ (آیت: ۱۸۱)

[اور ہماری مخلوق میں سے کچھ لوگ ہیں جو سچی راہ بتاتے ہیں اور اسی کے موافق

انصاف کرتے ہیں]

اس سے مراد یہی امت ہے (امت محمدیہ) (ابن ابی حاتم از قتادہ)
اور ربیع بن انس سے اس بات کو مرفوعاً ذکر کیا ہے لیکن یہ مرسل ہے۔ ابو شیخ نے
ابن جریج سے روایت کیا کہ ہمارے لیے یہ بات ذکر کی گئی نبی کریم ﷺ نے
فرمایا اس آیت سے مراد میری امت ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۷۱]

﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ﴾ (آیت: ۱۸۷)

[وہ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں]

یہ پوچھنے والے حمل بن قشیر اور شمویل بن زید تھے۔ (ابن جریر ۸)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۷۲]

﴿هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا﴾ (آیت: ۱۸۹)

[وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا]

یہ ساری آیت حضرت آدم و حوا کے بارے میں ہے جیسا کہ ترمذی میں مروی
ہے اور حاکم نے اس کو حدیث سمرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔
اور اس کو ابن ابی حاتم وغیرہ نے ابن عباس سے نقل کیا ہے۔

۸ أخرجه ابن جرير ۹۳/۹، وابن اسحاق، وأبو الشيخ، عن ابن عباس.

۹ الترمذي (۳۰۷۹).

سُورَةُ الْأَنْفَالِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۷۳]

﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ﴾ (آیت: ۱)

[یہ لوگ آپ سے اموالِ غنیمت کا حکم پوچھتے ہیں]

اس پوچھنے والے کا نام سعد بن ابی وقاص ذکر کیا گیا ہے کہ اس کو احمد وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔

اور ابن ابی حاتم نے حضرت طلحہ کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ یہ پوچھنے والے حضور ﷺ کے رشتہ دار تھے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۷۴]

﴿وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكُفْرًا﴾ (آیت: ۵)

[حالانکہ مؤمنین کی ایک جماعت (اس کیلئے) راضی نہیں تھی]

ان میں سے بعض کے نام ذکر کئے گئے ہیں جیسے ابو ایوب انصاریؓ اور اس فریق کے افراد جنہوں نے اس کو ناپسند نہیں کیا تھا مقدار تھی اس کو ابن ابی حاتم نے اور ابن مردویہ نے ابو ایوب انصاریؓ کی حدیث سے روایت کیا ہے۔

۱۔ أحمد برقم (۱۵۳۸)، والطبري (۱۵۶۵۷) = ۱۱۷/۹، وأبو داود (۲۷۴۰) والترمذي (۳۰۸۰) والحاكم ۱۳۲/۲، والبيهقي في "السنن الكبرى" ۲۹۱/۶. قال الترمذي: حسن صحيح. وقال أحمد شاكر في "شرح المسند" وتعليقه على "الطبري" إسناده صحيح.

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۷۵]

﴿إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ﴾ (آیت: ۷)

[دو جماعتوں میں سے ایک کے ہاتھ لگنے کا وعدہ کیا تھا]

ان دو طائفوں سے مراد ابوسفیان اور اس کے ساتھی اور ابو جہل اور اس کے ساتھی

تھے یہی شوکت والے لشکر تھے۔^۲

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۷۶]

﴿إِنْ تَسْتَفْتِحُوا﴾ (آیت: ۱۹)

[اگر تم فیصلہ چاہتے ہو تو فیصلہ تمہارے پاس پہنچ چکا]

حاکم^۳ نے عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر سے روایت کیا ہے کہ یہ فتح کی دعا کرنے

والا ابو جہل تھا۔

ابن ابی حاتم نے بھی اسی طرح سے حضرت عروہ بن زبیر اور حضرت عطیہ سے

روایت کیا ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۷۷]

﴿إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ﴾ (آیت: ۲۲)

[بے شک سب جانداروں سے اللہ کے نزدیک بدتر وہ لوگ ہیں جو بہرے

گوئے ہیں]

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ یہ بنی عبدالدار کے لوگ تھے۔

(ابن ابی حاتم^۴)

۲ أخرجه الطبري عن قتادة ۱۲۵/۹.

۳ في "المستدرک" ۳۲۸/۲، والطبري في "تفسيره" ۱۳۸/۹. وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي.

۴ والبخاري في "صحيحه" برقم (۴۶۴۶) في التفسير، والطبري ۱۴۰/۹.

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۷۸]

﴿وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ (آیت: ۳۰)

[اور جب آپ کے ساتھ کافر فریب کر رہے تھے]

ان میں سے بعض کے نام جو دارالنبوہ میں جمع ہوئے تھے یہ ہیں عقبہ اور شیبہ جو ربیعہ کے بیٹے تھے۔ ابوسفیان، طعیمہ بن عدی، جبیر بن مطعم، حارث بن عامر، نضر بن حارث، ابوالجتر ی بن ہشام، زمعہ بن اسود، حکیم بن حزام، ابو جہل، امیہ بن خلف، نبیہ اور منبہ یہ دونوں حجاج کے بیٹے تھے۔ ۵

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۷۹]

﴿لَوْ نَشَاءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هَذَا﴾ (آیت: ۳۱)

[اگر چاہیں تو ہم بھی ایسی باتیں کہہ دیں]

یہ بات نضر بن حارث نے کہی تھی۔ (ابن جریر ۶ وغیرہ از سعید بن جبیر)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۸۰]

﴿وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِن كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ﴾ (آیت: ۳۲)

[اور جب انہوں نے کہا اے اللہ یہ قرآن آپ کی طرف سے واقعی سچ ہے]

یہ بات ابو جہل نے کہی تھی۔ (بخاری ۷ از انس)

اور ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر کے واسطے سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ یہ کہنے والا نضر بن حارثؓ تھا۔

اور حضرت قتادہ سے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے کہ یہ بات کہنے والے اس امت کے بے وقوف اور جاہل لوگ تھے۔

۵ انظر "سيرة ابن هشام" ۴۸۱/۱.

۶ الأثر (۱۵۹۷۹) و (۱۵۹۸) = ۱۵۲/۹.

۷ في "صحيحه" (۴۶۴۸) في التفسير.

۸ رواه الطبري ۱۵۲/۹ عن سعيد بن جبير

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۸۱]

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدَّوْا عَن سَبِيلِ اللَّهِ﴾ (۳۶)

[بیشک جو لوگ کافر ہیں اور اپنے مال خرچ کرتے ہیں تاکہ اللہ کی راہ سے روکیں]
حکم بن عتبہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت ابوسفیان کے بارے میں اتری تھی۔

(ابن ابی حاتم)

اور ابن ابی اسحاق نے اپنے مشائخ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت ابوسفیان اور

ان لوگوں کے بارے میں اتری تھی جو قریش کے تجارتی قافلے میں شریک تھے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۸۲]

﴿وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ﴾ (آیت: ۲۱)

[اور اس چیز پر جو ہم نے اپنے بندہ پر فیصلہ کے دن اتاری ہے]

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں اس سے بدر کی جنگ مراد ہے اللہ نے اس میں

حق اور باطل کو الگ الگ کر دیا تھا۔ (ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۸۳]

﴿وَالرَّكْبُ اسْفَلَ مِنْكُمْ﴾ (آیت: ۲۲)

[اور وہ قافلہ تم سے نیچے کی طرف کو تھا]

حضرت عباد بن عبد اللہ بن زبیر فرماتے ہیں اس سے مراد ابوسفیان اور اس کے

ساتھی ہیں جو ساحل پر چل رہے تھے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۸۴]

﴿وَأَنِّي جَادٌّ لَكُمْ﴾ (آیت: ۲۸)

[اور میں تمہارا حامی ہوں]

اس سے مراد سراقہ بن مالک بن جعشم ہے۔ (ابن ابی حاتم از ابن عباس)

(فائدہ) بعض علماء نے یہ لکھا ہے کہ شیطان سراقہ بن مالک بن جعشم کی

شکل میں کچھ کفار کے لشکر میں کمان کر رہا تھا اور یہ الفاظ کہہ رہا تھا جو اس آیت

میں مذکور ہیں۔ (امداد اللہ)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۸۵]

﴿إِنِّي آتِيكُمْ مَّا لَا تَرَوْنَ﴾ (آیت: ۲۸)

[میں ان چیزوں کو دیکھ رہا ہوں جن کو تم نہیں دیکھ سکتے]

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ شیطان نے جبرائیل اور فرشتوں کو دیکھا تھا۔

(ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۸۶]

﴿إِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هَؤُلَاءِ دِينُهُمْ﴾ (۲۹)

[اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب منافقین اور جن لوگوں کے دلوں میں بیماری

ہے کہنے لگے ان لوگوں کو ان کے دین نے بھول میں ڈال رکھا ہے]

یہ کہنے والا عقبہ بن ربیعہ تھا جیسا کہ طبرانی اوسط میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے۔

حضرت مجاہدؓ نے پانچ نام ذکر کئے ہیں۔ ابوقیس بن ولید بن مغیرہ، ابوقیس بن

فاکہ بن مغیرہ، حارث بن زعمہ، علی بن امیہ بن خلف، عاصی بن منبہ۔ (ابن جریر)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۸۷]

﴿وَإِنَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً﴾ (آیت: ۵۸)

[اور اگر آپ کو کسی قوم سے دغا کا ڈر ہو]

ابن شہاب فرماتے ہیں یہ آیت بنو قریظہ کے بارے میں اتری تھی۔ (ابو شیخ)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۸۸]

﴿وَأَخْرَيْنَ مِنْ دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ﴾ (آیت: ۶۰)

[اور اپنے دشمنوں پر اور ان کے سوا دوسروں پر جن کو تم نہیں جانتے]

حدیث مرفوع میں وارد ہے کہ ان سے مراد جنات ہیں۔ (ابن ابی حاتم)

۹ "تفسیر الطبري" الأثر رقم: (۱۶۱۹۵) = ۱۶۱۰

مجاہد فرماتے ہیں بنو قریظہ ہیں۔

سدی فرماتے ہیں فارس کے لوگ ہیں۔

ابن یمان فرماتے ہیں وہ شیطین مراد ہیں جو گھروں میں رہتے ہیں۔

(ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۸۹]

﴿وَمِنَ اتَّبَعِكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (آیت: ۶۳)

[اور جن مؤمنین نے آپ کا اتباع کیا ہے]

یہ آیت اس وقت اتری جب رسول اللہ ﷺ پر چالیس آدمی ایمان لائے تھے ان کے آخری حضرت عمرؓ تھے جیسا کہ طبرانی وغیرہ میں مروی ہے اور زہری فرماتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ مشہور تھا کہ یہ آیت انصار کے بارے میں اتری ہے۔ (ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۹۰]

﴿يَأْتِيهَا النَّبِيُّ قُلٌّ لِّمَنْ رَفِيَ أَيْدِيكُمْ﴾ (آیت: ۷۰)

[اے نبی ان لوگوں سے جو آپ کے ہاتھ میں قیدی ہیں فرمادیجئے]

ان میں سے بعض کے نام یہ ذکر کئے گئے ہیں۔ عباس، عقیل، نوفل بن حارث، سہیل بن بیضاء۔ ۱۲

۱۰. وَمُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ فِي "مُسْنَدِهِ" كَمَا فِي "الْمَطَالِبِ الْعَالِيَةِ" ۳/۳۳۵،
وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ، وَفِي إِسْنَادِهِ مَجَاهِيلٌ. "مَجْمَعُ الزَّوَائِدِ" ۷/۲۷،
إِلَى الطَّبْرِيِّ ۱۰/۲۲.

۱۲. أَخْرَجَ ذَلِكَ: الْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ، وَابْنُ بَيْهَقٍ فِي "سُنَنِهِ" عَنْ عَائِشَةَ. كَمَا فِي "الْدُرِّ الْمُنْتَوَرِ" ۳/۲۰۴، وَوَقَعَ فِيهِ: "عَتَبَةُ بْنُ عَمْرِو" بَدَلُ "سَهِيلِ بْنِ بِيضَاءَ" وَفِي "الْإِتْقَانِ" ۲/۱۵۰: "سَهْلٌ" بَدَلُ "سَهِيلٍ"، وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ إِسْحَاقَ فِي "السِّيَرَةِ": "عَمْرُو" بَدَلُ "عَمْرِو". وَقَدْ سَاقَ ابْنُ هِشَامٍ فِي "السِّيَرَةِ النَّبَوِيَّةِ" ۲/۳-۸ أَسْمَاءَ سِتَّةٍ وَسِتِّينَ رَجُلًا كَانُوا أُسْرِيَ عِنْدَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ بَدْرٍ. وَسَقَطَ فِي عَوْبِ الْآيَةِ وَتَفْسِيرِهَا.

سُورَةُ التَّوْبَةِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۹۱]

﴿بِرَاءةٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾ (آیت: ۱)

[اللہ کی طرف سے اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکین کیلئے صاف جواب ہے جن سے تمہارا معاہدہ ہوا تھا]

ان میں سے بعض کے نام حضرت مجاہدؒ نے ذکر کئے ہیں: خزاعہ اور مدیج۔

(ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۹۲]

﴿فَيَسْجُورُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ﴾ (آیت: ۲)

[پس تم اس سرزمین میں چار مہینے چل پھرو]

زہری فرماتے ہیں کہ یہ آیت شوال میں اتری تھی۔ اور چار مہینے یہ ہیں۔ شوال، ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم ۲۔

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں اس سے مراد ذوالحجہ کے آخری بیس دن سے لے کر ربیع الاول کے دس دن تک۔

(ابن ابی حاتم)

پہلے قول کی تائید فاذا انسلخ الأشهر الحرم فاقتلوا المشركين حيث وجدتموهم. (التوبة: ۵) سے ہوتی ہے۔

۱۔ وابن جریر ۴۴/۱۰، وابن ابی شیبہ، وابن المنذر. "الدر المنثور" ۲۰۹/۳
وسقط من هذه الفقرة حتى نهاية الفقرة رقم ۲۱۹ من النسخ المطوعة.
۲۔ أخرجه ابن جریر ۴۵/۱، وعبد الرزاق، والنحاس. "الدر المنثور".

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۹۳]

﴿وَإِذْ نُنزِّلُ مِنَ اللَّهِ رِسْوَالَهُ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ﴾ (آیت: ۳)

[اور اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے عام لوگوں کے سامنے بڑے حج کے

دن میں اعلان کیا جاتا ہے]

اس کی تفسیر قربانی کے دن سے کی گئی ہے اس کو ترمذی نے حدیث علی اور عمرو بن

الاحوص ۳ سے روایت کیا ہے۔

اور ابن جریر نے حدیث ابن عمر سے روایت کیا ہے۔

۱. ابن جریر نے اس کو ابن عباس اور مغیرہ بن شعبہ سے موقوفاً بھی روایت کیا ہے۔

اور ابن ابی حاتم نے مسور بن مخرمہ سے روایت کیا کہ اس سے مراد حج کا دن

ہے۔ اور اس کی مثل حضرت ابن عباس اور حضرت عمر سے بھی موقوفاً مروی ہے۔

اور ابن جریر نے بھی حضرت علی اور ابن زبیر سے اس کو روایت کیا ہے۔

اور حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں اس سے قربانی کا دوسرا دن مراد ہے۔

(ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۹۴]

﴿إِلَّا الَّذِينَ عٰهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾ (آیت: ۴)

[مگر جن مشرکین سے تم نے عہد کیا تھا]

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ اس سے مراد قریش ہیں اور حضرت محمد بن عباد

۳ حدیث علی فی الترمذی برقم (۳۰۸۸) ورجع أنه موقوف؛ وفي إسناده (

الحارث الأعور) متکلم فیہ. و حدیث ابن الاحوص فی الترمذی برقم (۳۰۸۷)

أيضاً وقال: حسن صحيح، وابن ماجه (۳۰۵۵) وانظر "فتح الباري" ۳۲۰/۸.

۴ ۵۲/۱-۵۳، والبخاري ۵۷۴/۳ تعليقا، وأبو داود (۱۹۴۵)، وابن ماجه

(۳۰۵۸)، والبيهقي ۱۳۹/۵، والحاكم ۳۳۱/۲، والطبراني في "المعجم الصغير

" ۱۱۹/۲.

. ۴۹/۱۰ ۵

بن جعفر فرماتے ہیں کہ اس سے مراد بنو حذیمہ بن عامر بن بنی بکر بن کنانہ ہے۔
اور حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اس سے مراد قریش ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۹۵]

﴿إِلَّا الَّذِينَ عٰهَدْتُمْ عِندَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ (آیت: ۷)

[مگر جن لوگوں سے تم نے مسجد حرام کے پاس عہد کیا تھا]

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں اس سے مراد قریش ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۹۶]

﴿فَقَاتِلُوا أٰيْمَةَ الْكُفْرِ﴾ (آیت: ۱۲)

[تم کفر کے سرداروں سے لڑو]

حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ ان سے ابوسفیان اور ابو جہل اور امیہ بن خلف اور
سہیل بن عمرو اور عتبہ بن ربیعہ مراد ہیں۔ (ابن ابی حاتم)

(فائدہ) ان میں سے ابوسفیان بعد میں صحابی ہو کر رضی اللہ عنہ ہو گئے تھے۔ (انور)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۹۷]

﴿وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ (آیت: ۱۲)

[اور مسلمانوں کے دل ٹھنڈے کر دے]

حضرت مجاہد اور سدی اور عکرمہ فرماتے ہیں کہ بنو خزاعہ مراد ہیں۔ (اس سب کو
ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۹۸]

﴿اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يٰقْرَبُوْا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ

عَامِهِمْ هٰذَا﴾ (آیت: ۲۸)

۷ خ: "جدیمة بن عامر" و فی ق بالذال المعجمة و "بکر کنانة" و المثبت من
"الدر المنثور"۔

وانظر: "جمهرة النسب" للکلبی ۲۰۸/۱، و "تفسیر الطبری" ۵۸/۱۰۔

[جو مشرک ہیں وہ پلید ہی ہیں پس وہ مسجد حرام کے پاس اس سال کے بعد نہ آنے پائیں]

اس سے ۹ مراد ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۱۹۹]

﴿ وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ ﴾ (آیت: ۳۰)

[اور یہودیوں نے کہا عزیر خدا کا بیٹا ہے]

ان میں سے بعض کے نام یہ ذکر کئے گئے ہیں۔ سلام بن مشکم، نعمان بن اوفی،

محمد بن دحیہ، اور شاس بن قیس، اور مالک بن ضیف۔ (ابن ابی حاتم عن ابن عباسؓ)

اور ابن منذر نے ابن جریج سے روایت کیا کہ یہ بات صرف ایک آدمی نے کہی

تھی اور اس کا نام فخاص تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۰۰]

﴿ إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ

خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرْمٌ ﴾ (آیت: ۳۶)

[مہینوں کا شمار کتاب الہی میں اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہے جس دن اس نے

آسمان اور زمین پیدا کئے تھے ان میں چار مہینے ادب کے ہیں]

حضور ﷺ نے فرمایا تین مہینے لگاتار ہیں ذوالقعدہ، ذوالحج اور محرم اور رجب مضر

جو جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان میں ہے۔ (بخاری، مسلم کے از حدیث ابی بکرۃ)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۰۱]

﴿ إِذْهَمَّ فِي الْعَارِ ﴾ (آیت: ۴۰)

[جبکہ وہ دونوں غار میں تھے]

اس غار سے مراد غار ثور ہے جو مکہ کے پہاڑ میں ہے۔

کے البخاری (۴۶۶۲) فی التفسیر؛ ومسلم فی القسامۃ (۱۶۷۹)، وابن المنذر،

وابن ابی حاتم، وأبو الشیخ، وابن مردویہ، والبیہقی فی "شُعب الإيمان".

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۰۲]

﴿ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا ﴾ (آیت: ۴۰)

[جو وہ اپنے ہمراہی سے کہہ رہا تھا تم غم نہ کرو بے اللہ ہمارے ساتھ ہے]
اس سے مراد حضرت ابو بکر صدیقؓ ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۰۳]

﴿ وَفِيكُمْ سَمْعُونَ لَهُمْ ﴾ (آیت: ۴۷)

[اور تم میں ان کے کچھ جاسوس بھی ہیں]

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں یہ لوگ عبداللہ بن ابی بن سلول اور رفاعہ بن تابوت اور
اوس بن قنیطی تھے۔ (ابن ابی حاتم ۹)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۰۴]

﴿ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ ائْذَنْ لِي وَلَا تَفْتِنِي ﴾ (آیت: ۴۹)

[اور بعض ان میں سے کہتے ہیں کہ مجھے اجازت دے دیں اور مجھے خرابی میں نہ ڈالیں]
یہ کہنے والا جد بن قیس تھا۔ (طبرانی از ابن عباسؓ ۱۰)

۸ ثبت ذلك في: البخاري (۳۶۵۳) في مناقب المهاجرين، و(۴۶۶۳) في التفسير، ومسلم ۲۴۲/۵ في الفضائل (بشرح النووي)؛ والترمذي (۳۰۹۵) في التفسير؛ وأحمد في "المسند" برقم (۱۱)، و(۳۲۵۱) = ۳۴۸/۱. وانظر "المسند" لأحمد ۳۳۰/۱ = (۳۰۶۲) و(۳۳۱/۱) = (۳۰۶۳).

كما خرج ذلك الإمام الحافظ القاضي: أبو بكر أحمد بن علي الأموي المروزي، المولود نحو سنة (۲۰۲) هـ والمتوفى سنة (۲۹۲) هـ، شيخ النسائي والطبراني وغيرهما، في جزئه المسند الذي أفرده في أحاديث أبي بكر الصديق، المسمى بـ "مسند أبي بكر الصديق رضي الله عنه" والذي يعتبر من أجمع ما أفرده في أحاديث أبي بكر خاصة، وذلك في الأحاديث ذات الأرقام: (۴۲)، (۵۶)، (۶۲)، (۶۵)، (۷۱)، (۷۲)، (۷۳)، (۸۲).

۹ والطبري ۱۰۲/۱۰، وفي "تفسير مجاهد" ۲۸۰/۱ زيادة "عبد الله بن نبتل".
۱۰ حبي إسناده: يحيى الحماني، وهو ضعيف. قاله الهيثمي في "مجمع الزوائد" ۳۰۷/۷. وأخرجه الطبري أيضاً ۱۰۴/۱۰.

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۰۵]

﴿ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَلْتَمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ ﴾ (آیت: ۵۸)

[اور بعض ان میں سے وہ ہیں جو آپ کو خیرات بانٹنے میں طعنہ دیتے ہیں] یہ ذوالخویصرہ تھا جیسا کہ بخاری میں حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۰۶]

﴿ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْعَمِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمَوْلَاةِ قُلُوبُهُمْ ﴾ (آیت: ۶۰)

[زکوٰۃ تو صرف غریبوں محتاجوں اور زکوٰۃ کے کام پر جانے والوں اور جن کی دلجوئی کرنا منظور ہے (وغیرہ) کیلئے ہے]

حضور ﷺ کے زمانہ میں مولفۃ القلوب (یعنی جن کیلئے دل جوئی کرنا منظور تھی) یہ لوگ تھے۔ ابی بن شریق، احمہ بن امیہ بن خلف، اسد بن حارثہ، اقرع بن حابس، جبیر بن مطعم، حارث بن ہشام، حرملہ بن ہودہ، خالد بن ہودہ، حکیم بن حزام، حکم بن طلحہ، حویطب بن عبدالعزی، خالد بن قیس السہمی، زید الخلیل، سائب بن ابی سائب، سہیل بن عمرو، شیبہ بن عثمان، سفیان بن عبدالاسد، ابوسفیان بن حرب، اور اس کے دو بیٹے معاویہ اور یزید اور ابوالسائب بن یعلک، صفوان بن امیہ، عبدالرحمن بن یربوع، عیینہ بن حصن الفزازی، عمرو بن الہتم التیمی، عباس بن مرداس السلمی، مخرمہ بن نوفل، سعید بن یربوع، قیس بن عدی، عمرو بن وہب، ہشام بن عمرو، نصر بن حارث، مطیع بن الاسود، ابوہم بن حذیفہ، علقمہ بن علاشہ، عمیر بن مرداس، قیس بن مخرمہ، عکرمہ بن عامر، عمرو بن ورقہ، لبید بن ربیعہ، مغیرہ بن حارث، ہشام بن ولید الخزومی۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۰۷]

﴿ وَمِنْهُمْ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ ﴾ (آیت: ۶۱)

الـ "صحيح البخاري" رقم (۶۹۳۳) في استتابة المرتدين.

[اور ان میں سے بعض نبی کی بدگوئی کرتے ہیں]

یہ نبتل بن حارث کے بارے میں اتری تھی۔ (ابن ابی حاتم عن ابن عباسؓ)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۰۸]

﴿وَلَيْنَ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ﴾ (آیت: ۶۵)

[اور اگر آپ ان سے پوچھیں تو وہ کہیں گے ہم تو شغل اور دل لگی کر رہے تھے]

یہ عبداللہ بن ابی کے بارے میں اتری تھی۔ (ابن ابی حاتم ۱۳۱ از ابن عمرؓ)

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ودیعہ بن ثابتؓ کے بارے میں اتری تھی جیسا کہ اس کو سہیلی نے ذکر کیا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۰۹]

﴿إِنْ نَعَفُ عَنْ طَائِفَةٍ مِّنْكُمْ﴾ (آیت: ۶۶)

[اگر تم میں سے بعضوں کو معاف کر دیں گے]

یہ مخشی بن حمیر تھا۔ جیسا کہ ابن ابی حاتم نے کعب بن مالک سے روایت کیا اور

انہوں نے ہی ضحاک کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ طائفہ سے مراد ایک آدمی بھی ہے اور کئی جماعتیں بھی ہو سکتی ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۱۰]

﴿وَالْمُؤْتَفِكَاتِ﴾ (آیت: ۷۰)

[اور ان کی الٹی ہوئی بستیوں کی]

حضرت محمد بن کعب قرظی فرماتے ہیں کہ یہ پانچ بستیاں تھیں۔ ضبعہ، مغیرہ، عمرہ،

دوما اور سدوم اور یہ سدوم سب سے بڑی بستی تھی۔ (ابن ابی حاتم)

۱۲ انظر "سيرة ابن هشام" ۵۲۱/۱، و "تفسيره الطبري" ۱۱۶/۱۰.

۱۳ وابن المنذر، والعقيلي في "الضعفاء"، وأبو الشيخ، وابن مردويه، والخطيب في "رواة مالك". "الدر المنثور" ۲۵۴/۳.

۱۴ أخرجه ابن مردويه عن ابن عباس. (الدر المنثور" ۲۵۴/۳. و "الطبري" ۱۱۹/۱۰ عن ابن إسحاق.

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۱۱]

﴿يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا﴾ (آیت: ۷۴)

[وہ قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم نے فلاں بات نہیں کہی]

یہ جلاس بن سوید بن صامت کے بارے میں اتری تھی۔

(ابن ابی حاتم از ابن عباسؓ و کعب بن مالکؓ ۱۵)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۱۲]

﴿وَهُمْ أَيْمَانُ يَنَالُوا﴾ (آیت: ۷۴)

[اور اس چیز کا ارادہ کیا تھا جو ان کو نہ مل سکی]

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں یہ ارادہ کرنے والا ایک شخص تھا جس کا نام اسود

تھا اس نے حضور ﷺ کے قتل کا ارادہ کیا تھا۔ (نعوذ باللہ) (ابن ابی حاتم ۱۶)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۱۳]

﴿وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنِ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَنصَّدَّقَنَّ

﴿وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ﴾ (آیت: ۷۵)

[اور بعض ان میں سے وہ ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ وہ ہمیں اپنے فضل

۱۵۔ وروی ابن جریر برقم (۱۶۹۷۴) عن قتادة أنها نزلت في عبد الله بن أبي بن سلوسل.

قال ابن جرير رحمه الله: "والصواب من القول في ذلك عندنا أن يقال: إن الله تعالى أخبر عن المنافقين أنهم يحلفون بالله كذباً على كلمة كُفِرَ تَكَلَّمُوا بِهَا، أنهم لم يقولوها وجائز أن يكون في ذلك القول ما روي عن عروة أن الجلاس قاله، وجائز أن يكون قائله عبد الله بن أبي بن سلول والقول ما ذكر قتادة منه أنه قال. ولا علم لنا بأي ذلك من أي، إذا كان لاخبر بأحدهما يوجب الحجة، ويتوصل به إلى يقين العلم به، وليس ما يدرك علمه بفطرة العقل، فالصواب أن يقال فيه كما قال الله جل ثناؤه: ﴿يَحْلِفُونَ بَأْسٍ﴾ ما قولوا ولقد قالوا كلمة الكفر وكفروا بعد إسلامهم ﴿[التوبة: ۷۴].

۱۶ انظر "تفسير الطبري" ۱۰/۱۲۹.

سے کچھ عطا کرے گا تو ہم ضرور خیرات کریں گے اور ہم خوب نیک کام کریں گے [یہ ثعلبہ بن حاطب کے بارے میں اتری تھی۔ (طبرانی وغیرہ از حدیث ابوامامہ ۷۱) اور ابن اسحاق نے معتب بن قشیر کا بھی اضافہ کیا ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۱۴]

﴿الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ﴾ (آیت: ۷۹)

[وہ لوگ جو ان مسلمانوں پر طعن کرتے ہیں جو دل کھول کر خیرات کرتے ہیں اور ان لوگوں پر بھی جو اپنی محنت کی سوا کی طاقت نہیں رکھتے]

مطووعین سے مراد حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت عاصم بن عدی ہیں اور لایجدون إلا جہدہم سے مراد حضرت ابو عقیل اور حضرت رفاعہ بن سعدؓ ہیں۔

اور ابن جریرؒ نے حضرت ابوخیثمہ انصاری کو بھی ذکر کیا ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۱۵]

﴿وَقَالُوا لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ﴾ (آیت: ۸۱)

[اور کہا گرمی میں مت نکلو]

یہ بات بنو سلمہ کے ایک آدمی نے کہی تھی۔ (ابن جریرؒ از محمد بن کعب)

کے واسنادہ ضعیف جدا۔ لان فی اسنادہ علی بن یزید الألهانی، وهو متروک۔ کما فی "مجمع الزوائد" ۳۲/۷۔

۱۸ فی "فتح الباری" ۳۳۱/۸: "سهل" کما فی روایة عبد بن حمید۔ قال الحافظ: "فیحتمل أن یکون تصحیفاً، ویحتمل أن یکون اسم أبي عقيل "سهل" ولقبه "حجاب" أو هما اثنان".

وفی "المطالب العالیة" ۳۴۱/۳ رقم (۳۶۴۷) روایة ابن أبي شیبة. وأثر أبي عقيل رواه ابن مسعود وأخرجه البخاری فی "صحیحہ" (۴۶۶۸) فی التفسیر.

۱۹ ۳۶/۱۰

۲۰ ۱۳۹/۱۰

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۱۶]

﴿فَإِنْ رَجَعَكَ اللَّهُ إِلَى طَائِفَةٍ مِّنْهُمْ﴾ (آیت: ۸۳)

[پھر اللہ تجھے ان میں سے کسی گروہ کی طرف پھر لے جائے]

حضرت قتادہ فرماتے ہیں ہمارے لیے یہ ذکر کیا گیا کہ یہ منافقین کے بارہ آدمی

(ابن جریر ۲۱)

تھے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۱۷]

﴿وَجَاءَ الْمُعَذِّرُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ﴾ (آیت: ۹۰)

[اور کچھ دیہاتیوں میں سے بہانہ باز لوگ آئے تاکہ ان کو اجازت مل جائے]

سہی فرماتے ہیں جنہوں نے اس آیت کو وجاء المعذرون پڑھا ہے بغیر

ذال کی شد کے تو پھر اس سے مراد بنو مقرن قبیلہ ہے اور جس نے مشدو پڑھا ہے ان

کے نزدیک اس آیت کی تفسیر یہ ہے کہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جن کو عذر تھا۔

اور ابن اسحاق ۲۲ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات ذکر کئی گئی ہے کہ یہ بنو عفار کی ایک

(ابن ابی حاتم)

جماعت تھی۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۱۸]

﴿وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ﴾ (آیت: ۹۲)

[اور نہ ان لوگوں پر کہ جب وہ آپ کے پاس آتے ہیں]

ان میں سے بعض کے نام ذکر کئے گئے ہیں۔ جیسے عرباض بن ساریہ۔ (حاکم ۲۳)

اور عبد اللہ بن مفضل المزنی، عمرو المزنی جو کثیر بن عبد اللہ بن عمرو کے دادا تھے اور

عبد اللہ بن ازرق انصاری اور ابولیلی انصاری۔

یہ نام کئی اقوال میں آئے ہیں ان سب کو ابن ابی حاتم نے ذکر کیا ہے حضرت

مجاہد فرماتے ہیں کہ یہ لوگ مزینہ قبیلہ کی شاخ بنو مقرن سے تھے۔ (ابن ابی حاتم)

۲۱ ۱۴۱/۱۰. والزیادة منه .

۲۲ "سيرة ابن هشام" ۵۱۸/۲ .

۲۳ والطبري (۱۷۰۸۶) = ۱۴۶/۱۰، والاثر لم أجده في "المستدرک".

اور محمد بن القرظی فرماتے ہیں کہ یہ سات آدمی تھے۔ سالم بن عمیر، حرمی بن عمرو، جس کو ہرمی بھی کہتے ہیں اور حزم بھی۔ اور ابو یلیٰ یعنی عبدالرحمن بن کعب اور سلمان بن صخر اور ابو عبیدہ عبدالرحمن بن زید اور عمرو بن غنمہ اور عبداللہ بن عمرو المزنی۔

(ابن جریر ۲۳)

بعض نے یہ نام لکھے ہیں۔ علبہ بن زید الحارثی جیسا کہ ابن مردویہ کی روایت میں ہے۔

اور ثعلبہ بن زید انصاری جو بنی حرام قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ عبدالغنی بن سعید ثقفی کی تفسیر میں ایک قول میں موجود ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۱۹]

﴿ وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ﴾ (آیت: ۹۹)

[اور بعض گنوار وہ ہیں کہ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں]

مجاہد فرماتے ہیں یہ قبیلہ مزینہ کی شاخ بنو مقرن سے تھے۔ (ابن ابی حاتم) اور یہ دس آدمی تھے جیسا کہ ابن جریر ۲۵ نے ذکر کیا ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۲۰]

﴿ وَالسَّبِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ ﴾ (آیت: ۱۰۰)

[اور جو لوگ قدیم ہیں سب سے پہلے مہاجر اور انصار]

حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی تھی اور امام شعبی فرماتے ہیں یہ بیعت رضوان کے لوگ ہیں۔

یہ سب اقوال ابن ابی حاتم نے ذکر کئے۔

اور محمد بن کعب اور عطاء بن یسار فرماتے ہیں کہ ان سے مراد بدر کے صحابہ ہیں۔ اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جو فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوئے تھے۔ ان دونوں اقوال کو سنید بن داود صاحب تفسیر نے روایت کیا ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۲۱]

﴿وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ مُنْفِقُونَ﴾ (آیت: ۱۰۱)

[اور بعض تمہارے اردگرد کے گنوار منافق ہیں]

مولیٰ ابن عباس (عکرمہ) فرماتے ہیں ان سے مراد جہینہ اور مزینہ اور اشجع اور اسلم اور غفار کے قبائل ہیں۔ (ابن المنذر)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۲۲]

﴿وَأَخْرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ﴾ (آیت: ۱۰۲)

[اور بعض لوگ وہ ہیں جو اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں]

ابن عباس فرماتے ہیں یہ سات لوگ ہیں۔ ابولبابہ اور ان کے ساتھی، اور حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں آٹھ لوگ ہیں ان میں سے ایک ابولبابہ اور کردم اور مرداس وغیرہ ہیں۔

اور حضرت قتادہ فرماتے ہیں یہ سات انصاری تھے ان میں سے ایک جد بن قیس دوسرے ابولبابہ اور تیسرے جذام اور چوتھے اوس تھے۔

یہ سب اقوال ابن ابی حاتم نے نقل کئے ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۲۳]

﴿وَأَخْرُونَ مُرَجُونَ لِأَمْرِ اللَّهِ﴾ (آیت: ۱۰۶)

[اور کچھ لوگ وہ ہیں جن کا کام اللہ کے حکم پر موقوف ہے]

حضرت مجاہد فرماتے ہیں یہ حضرت ہلال بن امیہ اور مرارہ اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہم تھے۔ (ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۲۴]

﴿ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ﴾ (آیت: ۱۰۷)

[اور جنہوں نے ایک مسجد نقصان پہنچانے کیلئے بنائی ہے]
یہ انصار کے کچھ لوگ تھے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۲۵]

﴿ لِمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ﴾ (آیت: ۱۰۷)

[اور اس شخص کے گھات لگانے کیلئے یہ مسجد ضرار بنائی جو پہلے سے اللہ اور اس
کے رسول سے لڑ رہا ہو]

یہ ابو ۲۶ عامر الراہب تھا۔ (ابن ابی حاتم از ابن عباسؓ)

اور ابن ابی حاتم نے ایک اور سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ
یہ انصار کے کچھ لوگ تھے ان میں سے ایک بحدج تھا جو عبد اللہ بن حنیف کا دادا تھا اور
ودیعہ بن خزام اور مجمع بن جارہہ الانصاری تھے۔اور ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے فرمایا کہ یہ قبیلہ تھا
جس کا نام بنو غنم تھا۔اور ابن اسحاق نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے مسجد ضرار بنائی
تھی یہ بارہ آدمی تھے۔ خزام بن خالد، جو عبید بن زید کے قبیلہ سے تھا اور عمرو بن عوف
کی اولاد میں سے تھا اور اسی کے گھر میں مسجد شقاق (یعنی مسجد ضرار) بنائی گئی تھی اور
ثعلبہ بن حاطب یہ بنی عبید میں سے تھا اور یہ بنو امیہ بن زید کی طرف مائل تھا اور معتب
بن قشیر جو بنی ضبیعہ بن قیشیر سے تھا اور عباد بن حنیف جو ہل بن حنیف کا بھائی تھا یہ بنی
عمرو بن عوف سے تھے اور جارہہ بن عامر اور اس کے دو بیٹے مجمع بن جارہہ اور زید بن
جارہہ اور نبتل بن حارث یہ بنی ضبیعہ میں سے تھا اور بحدج یہ بنی ضبیعہ میں سے تھا اور
بجاد بن عثمان یہ بنی ضبیعہ میں سے تھا اور ودیعہ بن ثابت یہ بنی امیہ بن زید کا تعلق دار

۲۶ "تفسیر الطبری"، و "تفسیر ابن کثیر" ۳۸۷/۲۔

تھایہ ابولبابہ بن عبدالمنزہ کے جماعت کے تھے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۲۶]

﴿لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ﴾ (۱۰۸)

[ہاں وہ مسجد (قبا) جس کی بنیاد پہلے ہی دن سے پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے وہ

اس لائق ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوں]

امام مسلم ۲۸ نے ابوسعید خدری سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ اس سے مراد مسجد

نبوی ہے اور امام احمد ۲۹ نے اس کو ابی بن کعب اور سہل بن سعد سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۲۷ انظر "سيرة ابن هشام" ۵۳۰/۲.

۲۸ برقم (۱۳۹۸) = ۵۴۲/۳ "شرح النووي" في أواخر الحج، وأحمد في "المسند" والطبري في "تفسيره" ۲۱/۱۱، والحاكم في "المستدرک" ۳۳۴/۲. ونص الحديث كما في "صحيح مسلم": "حميد الخراط، قال: سمعت أبا سلمة بن عبد الرحمن، قال: مر بي عبد الرحمن بن أبي سعيد الخدري قال: قلت له كيف سمعت أباك يذكر في المسجد الذي أسس على التقوى قال: قال أبي: دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيت بعض نسائه فقلت: يا رسول الله، أي المسجدين الذي أسس على التقوى؟ قال فأخذ كفاً من حصباء فضرب به الأرض ثم قال "هو مسجدكم هذا" لمسجد المدينة.

قال النووي في "شرح صحيح مسلم": "هذا نص بأنه المسجد الذي أسس على التقوى المذكور في القرآن، ورد لما يقول بعض المفسرين أنه مسجد قباء، وأما أخذه صلى الله عليه وسلم الحصباء - وهي الحصى الصغار - وضربه في الأرض فالمراد به المبالغة في الإيضاح لبيان أنه مسجد المدينة."

وقال الحافظ ابن كثير في "تفسيره" ۴۸۶/۳ في موضع من تفسير سورة الأحزاب: "إن الآية إنما نزلت في مسجد قباء، كما ورد في الأحاديث الأخرى، لكن إذا كان ذلك أسس على التقوى من أول يوم فمسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم أولى بتسميته بذلك، والله أعلم."

۲۹ "مسند أحمد" ۱۱۶/۵.

اور ابن جریر نے حضرت ابن عمرؓ اور زید بن ثابتؓ اور ابوسعیدؓ سے اس بات کو موقوفاً روایت کیا ہے۔

اور ابن عباسؓ سے ابن جریر طبری نے روایت کیا ہے کہ اس سے مراد مسجد قباءؓ ہے۔
[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۲۷]

﴿ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَّطَهَّرُوا ﴾ (آیت: ۱۰۸)

[اس مسجد میں ایسے آدمی ہیں جو پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں]
ان حضرات سے مراد انصار کے عمرو بن عوف کی اولاد ہیں جن میں سے عویم بن ساعدہ بھی تھے۔

حضرت ابن جریرؓ نے فرمایا کہ عویم بن ساعدہ کے نام کے علاوہ ہمیں اور کوئی نام معلوم نہیں ہو سکا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۲۸]

﴿ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا ﴾ (آیت: ۱۱۸)

[اور ان تین شخصوں کے حال پر جن کا معاملہ ملتوی کر دیا گیا تھا]
یہ حضرت ہلال اور حضرت مرارہ اور حضرت کعبؓ تھے۔

۳۰ قال الطبري رحمه الله في "تفسيره" ۴۷۹/۱۴ ط شاکر: "وأولى القولين في ذلك عندي بالصواب قول من قال هو مسجد الرسول صلى الله عليه وسلم لصحة الخبر بذلك عن رسول الله".

۳۱ ۱۲۷/۹؛ والحديث نحوه عن ابن خزيمة في "صحيحه" برقم (۸۳) وفي هامشه: "إسناده ضعيف". وله شاهد في "المستدرک" ۱۵۵/۱، وانظر: "الفتح الرباني" ۲۸۴/۱؛ ورواه الطبراني في المعاجم الثلاثة، كما في "مجمع الزوائد" ۲۱۲/۱ وقال: "رواه احمد والطبراني في الثلاثة، وفيه شرحبيل بن سعد، ضعفه مالك وابن معين وأبو زرعة، ووثقه ابن حبان".

۳۲ انظر هذا الكتاب الآية (۱۰۶) من سورة التوبة (براءة) وانظر "صحيح البخاري" كتاب المغازي، باب حديث كعب بن مالك رقم (۴۴۱۸).

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۲۹]

﴿ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ﴾ (آیت: ۱۱۹)

[اور سچوں کے ساتھ رہو]

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت محمدؐ اور ان کے صحابہؓ کے ساتھ رہو اور
 ضحاک فرماتے ہیں کہ ابو بکرؓ، عمرؓ اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ رہو۔
 اور سدی فرماتے ہیں کہ ہلال اور مرار اور کعب کے ساتھ رہو۔
 یہ سب اقوال ابن ابی حاتم نے نقل کئے ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۳۰]

﴿ قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ ﴾ (آیت: ۱۲۳)

[ان کفار سے جو تمہارے آس پاس ہیں جہاد کرو]

حضرت حسن فرماتے ہیں اس سے مراد روم ۳۳ اور دیلیم کے کفار ہیں۔

(ابن ابی حاتم)

سُورَةُ يُونُسَ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۳۱]

﴿قَدَّمَ صِدْقًا﴾ (آیت: ۲)

[پورا مرتبہ]

حضرت مقاتل فرماتے ہیں کہ ”قدم صدق“ سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں جو سچے شفاعت کرنے والے ہیں۔
(ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۳۲]

﴿فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهِ﴾ (آیت: ۱۶)

[کیونکہ میں اس سے پہلے تم میں عمر کا ایک بڑا حصہ گزار چکا ہوں]
حضرت قتادہ فرماتے ہیں: چالیس سال۔
(ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۳۳]

﴿بِصَرَ بِيُوتًا﴾ (آیت: ۸۷)

[مصر میں گھر مقرر کرو]

حضرت مجاہد فرماتے ہیں مصر سے اسکندریہ مراد ہے۔
(ابن ابی حاتم)

۱۔ قال الطبري في "تفسيره" ۵۹/۱۱ بعد أن ذكر الأقوال في تفسير هذه الآية: "وأولى هذه الأقوال عندي بالصواب قول من قال معناه أن لهم أعمالاً صالحة عند الله يستوجبون بها منه الثواب .."

۲۔ والطبري ۶۸/۱۱

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۳۴]

﴿مُبَوِّصِدِقِ﴾ (آیت: ۹۳)

[اچھا ٹھکانہ دیا]

حضرت قتادہ فرماتے ہیں شام مراد ہے۔ (ابن المنذر ۳)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۳۵]

﴿إِلَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ قَوْمِهِ﴾ (آیت: ۸۳)

کہا گیا ہے قومہ کی ضمیر فرعون کی طرف لوٹی ہے اور ذریعہ سے مراد آل فرعون کا

مومن آدمی اور فرعون کی بیوی اور اس کے خازن ۴ کی بیوی مراد ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۳۶]

﴿إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ﴾ (آیت: ۹۸)

[مگر یونس کی قوم]

یہ نینوی بستی کے رہنے والے تھے جو موصل کے علاقے کے دریائے دجلہ کے

کنارے پر آباد تھی۔ (ابن ابی حاتم از سدی وغیرہ)

سُورَةُ هُودٍ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۳۷]

﴿ اَمَّنْ كَانَ عَلَىٰ بَيْتِنَا مِنْ رَبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدًا مِّنْهُ ﴾ (آیت: ۱۷)
 [بھلا وہ شخص جو اپنے رب کے صاف راستہ پر ہو اور اس کے ساتھ اللہ کی طرف سے ایک گواہ بھی ہو]

حضرت ابن عباس اور مجاہد اور ابوالعالیہ فرماتے ہیں۔ من کان علی بنیۃ سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں اور شاہد سے مراد حضرت جبرائیل ہیں۔ اور حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ من سے مراد محمد ﷺ ہیں اور شاہد سے مراد قرآن ہے

اور حضرت حسین بن علی فرماتے ہیں کہ من سے مراد مؤمن اور شاہد سے مراد محمد ﷺ ہیں یہ سب اقوال ابن ابی حاتم نے نقل کئے ہیں۔

اور محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے پوچھا ابا جان ویتلوہ شاہد منہ سے کیا مراد ہے تو فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اس سے مراد تم ہی ہو فرمایا میں بھی پسند کرتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں!۔ (یہ حدیث متروک ہے کیونکہ خلید بن دعلج راوی موجود ہے۔ امداد اللہ)

۱ "تفسیر الطبری" ۱۰/۱۲؛ ووقع فی "الدر المنثور" ۳/۳۲۴؛ و"مجمع الزوائد" ۳۷/۷؛ "لسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم". وقال الهیثمی فی "مجمع الزوائد" رواہ الطبرانی فی "الأوسط" وفيه خلید بن دعلج، وهو متروک.

اور عباد بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا قریش میں کوئی آدمی ایسا نہیں مگر اس کے متعلق کوئی نہ کوئی آیت اتری ہے میں نے کہا آپ کے بارے میں کون سی اتری ہے فرمایا ویتلوہ شاہد منہ۔

اور عجائب کرمانی میں ہے کہا گیا ہے کہ شاہد سے مراد وہ فرشتہ ہے جو حضور ﷺ کی حفاظت کرتا تھا۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ مراد ہیں۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ انجیلؑ مراد ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۳۸]

﴿ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ ﴾ (آیت: ۱۸)

[اور گواہ (فرشتے) کہیں گے]

اس کی تعیین انا لننصر رسولنا والذین آمنوا فی الحیوة الدنیا و یوم یقوم الاشهاد (سورت مؤمن ۲ آیت نمبر ۵۱) کے تحت آرہی ہے۔ (مع اضافہ از امداد اللہ)

۲ أخرجه الطبري في "تفسيره" ۱۲/۱۲ عن مجاهد، وهو جبريل كما في روايات أخر فيه.

۳ قال الطبري بعد أن أورد الأقوال في تفسيره هذه الآية ۱۲/۱۲: "وأولى هذه الأقوال التي ذكرها بالصواب في تأويل قوله: "ويتلوه شاهد منه" قول من قال هو جبريل لدلالة قوله: "ومن قبله كتاب موسى أماماً ورحمة" على صحة ذلك وذلك ان نبي الله صلى الله عليه وسلم لم يتل قبل القرآن كتاب موسى فيكون ذلك دليلاً على صحة قول من قال عني به لسان محمد صلى الله عليه وسلم أو محمد نفسه أو علي عني قول من قال عني به علي، ولا يعلم أن أحداً كان تلا ذلك قبل القرآن أو جاء به ممن ذكر أهل التي التأويل أنه عني بقوله: "ويتلوه شاهد منه" غير جبريل عليه السلام.

۴ في الآية (۵۱) وهو قوله تعالى: ﴿إنا لننصر رسولنا والذین آمنوا فی الحیوة الدنیا و یوم یقوم الاشهاد﴾.

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۳۹]

﴿الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ﴾ (آیت: ۱۹)

[جو دوسروں کو بھی اللہ کی راہ سے روکتے ہیں]

سہی فرماتے ہیں اس میں اللہ کی راہ سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں۔

(ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۴۰]

﴿وَقَارَ التَّنُورُ﴾ (آیت: ۴۰)

[اور تنور نے ابلنا شروع کیا]

ابن ابی حاتم نے حضرت علیؓ سے روایت کیا کہ ابواب کندہ کی طرف سے مسجد کوفہ میں تنور ابلتا تھا۔

اور ابن عباسؓ سے وقار التنور کی تفسیر میں مروی ہے کہ اس سے مراد وہ چشمہ ہے جو جزیرہ میں واقع ہے اور اس کا نام عین الوردہ ہے۔

اور ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ سے روایت کیا ہے کہ تنور سے مراد زمین کی اونچی اور بلند جگہ ہے اور یہ جزیرہ میں ایک چشمہ تھا جس کا نام عین الوردہ تھا۔ اور ابن ابی حاتم نے ایک اور سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ یہ چشمہ ہندوستان میں تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۴۱]

﴿وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ﴾ (آیت: ۴۰)

[اور چند آدمیوں کے سوا حضرت نوح پر کوئی ایمان نہ لایا تھا]

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ کشتی میں حضرت نوح کے ساتھ اسی آدمی تھے جن کے ساتھ ان کے گھروالے بھی تھے ان میں سے ایک جرہم ۵۰ بھی تھا (جس کی زبان عربی تھی)۔

۵ وکان لسانہ عربياً، كما في "الدر المشور" ۳/۳۳۳

ابن ابی حاتم نے کئی آثار کی روشنی میں یہ حضرت قتادہ اور کعب احبار اور محمد بن عباد بن جعفر اور مطر وغیرہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت نوح کے ساتھ بہتر مؤمن تھے اور آپ خود بھی تھے اور آپ کی بیوی بھی اور آپ کے تین بیٹے سام، حام، یافث تھے اور ان کی تین بیویاں بھی تھیں اور یہ اس کشتی میں رجب کی دس تاریخ کے بعد سوار ہوئے تھے اور محرم کے دس دن گزرنے پر اترے تھے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۴۲]

﴿وَنَادَى نُوحٌ ابْنَهُ﴾ (آیت: ۴۲)

[اور نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا]

حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت نوح کے اس بیٹے کا نام کنعان تھا۔

(ابن ابی حاتم)

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یام تھا۔ (سہیلی)

(فائدہ) یہ سوال کیا جاتا ہے کہ طوفان نوح کا پانی بیٹھا تھا یا کڑوا کوئی ایسی روایت نہ ملی جس سے معلوم ہو کہ اس عذاب کا پانی بیٹھا ہو۔ ابن ابی حاتم نے نوح میں مختار عن ابی سعید عقیص کی سند سے روایت کیا ہے کہ میں کڑوا پانی تلاش کرنے کے لئے نکلا تو میں فرات کے پاس سے گزرا تو حسن و حسین موجود تھے تو انہوں نے پوچھا اے ابو سعید کیا چاہتے ہو میں نے کہا میں کھاری پانی تلاش کر رہا ہوں انہوں نے فرمایا کہ کھاری پانی نہ پیو کیونکہ یہ طوفان کے زمانے میں تھا اللہ نے زمین کو حکم دیا تھا کہ اپنا پانی نکل لے اور آسمان کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنا پانی روک لے تو زمین کے بعض حصوں نے

۱۔ والطبري ۲۶/۱۲-۲۷.

۲۔ قال الطبري ۲۷/۱۲: والصواب من القول في ذلك القول أن يقال كما قال الله: "وما آمن معه إلا قليل يصفهم بأنهم كانوا قليلاً ولم يحدّ عددهم بمقدار ولا خبر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم صحيح.

فلا ينبغي أن يتجاوز في ذلك حد الله إذ لم يكن لمبلغ عدد ذلك حد من كتاب الله أو أثر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم.

انکار کیا تو اللہ نے ان حصوں کو ملعون قرار دیا تو ان کا پانی کڑوا اور کھاری ہو گیا اور اس کی زمین شوریدہ ہو گئی جو کہ کچھ بھی نہیں اُگاتی۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۴۳]

﴿ فَقَالَ تَمَّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ﴾ (آیت: ۶۵)

[تو حضرت صالح نے فرمایا تم اپنے گھروں میں تین دن اور بسر کر لو]

حضرت قتادہ فرماتے ہیں اس سے مراد جمعرات جمعہ اور ہفتہ کے دن ہیں اور ان پر اتوار کی صبح کو عذاب آ گیا تھا۔ (ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۴۴]

﴿ وَامْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ ﴾ (آیت: ۷۱)

[اور ابراہیم کی بیوی کھڑی تھی]

ان کا نام سارہ تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۴۵]

﴿ قَالَ يَقَوْمِ هَؤُلَاءِ بَنَاتِي ﴾ (آیت: ۷۸)

[حضرت لوط نے فرمایا اے قوم یہ میری بیٹیاں موجود ہیں]

سدی نے بڑی کا نام ریثا اور چھوٹی کا نام رغوٹا بیان کیا ہے۔ (ابن ابی حاتم) اور درمیانی کا نام بھی ذکر کیا۔

سُورَةُ يُوسُفَ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۴۶]

﴿ أَحَدًا عَشَرَ كَوْكَبًا ﴾ (آیت: ۴)

[گیارہ ستارے]

ان گیارہ ستاروں کے نام یہ ہیں۔ خرثان، طارق، ذیال، کتفان، قابس، وثاب، عمودان، فیلق، مصح، ضروح، ذوالفرع جیسا کہ حدیث مرفوع میں مستدرک حاکم میں ذکر ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۴۷]

﴿ لِيُوسُفُ وَأَخُوهُ ﴾ (آیت: ۸)

[یوسف اور اس کا بھائی (بنیامین)]

حضرت قتادہ فرماتے ہیں یہ بنیامین تھے جو حضرت یوسف کے سگے بھائی تھے۔
(ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۴۸]

﴿ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ ﴾ (آیت: ۱۰)

[ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا یوسف کو قتل نہ کرو]

حضرت قتادہ فرماتے ہیں ہم بیان کیا کرتے تھے کہ اس کہنے والے کا نام رونیل تھا اور یہ اپنے بھائیوں سے بڑا تھا اور یہ حضرت یوسف کی خالہ کا بیٹا تھا کیونکہ حضرت

۱. أخوه لأبيه . والأثر في "تفسير الطبري" ۹۳/۱۲ .

یعقوب کی دونوں بیویاں آپس میں بہنیں تھیں اور اس وقت دو بہنوں کا ایک ہی وقت میں ایک شخص کے نکاح میں رہنا جائز تھا۔ (امداد اللہ)

حضرت سدی فرماتے ہیں کہ اس کہنے والے کا نام یہودہ تھا۔

اور مجاہد فرماتے ہیں کہ اس کا نام شمعون تھا۔

یہ سب اقوال ابن ابی حاتم نے ذکر کئے ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۴۹]

﴿ غَيْبَاتِ الْجُبِّ ﴾ (آیت: ۱۵، ۱۰)

[گننام کنواں]

حضرت قتادہ فرماتے ہیں اس سے مراد بیت المقدس^۲ کا کنواں ہے اور ابن زید فرماتے ہیں طبریہ کے سامنے تھا اور طبریہ اور اس کنویں کے درمیان کئی میل کا فاصلہ تھا۔

(ابن ابی حاتم)

اور ابن ابی حاتم نے ابو بکر بن عیاش^۳ سے روایت کیا ہے کہ حضرت یوسف^۴ کنویں میں تین دن تک رہے تھے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۵۰]

﴿ يَدَّ كَذِبًا ﴾ (آیت: ۱۸)

[جھوٹا لہو]

ابن عباس فرماتے ہیں کہ بکری کے بچے کا خون لگایا تھا۔ (ابن ابی حاتم ۳)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۵۱]

﴿ فَأَرْسَلْنَا وَارِدَهُمْ ﴾ (آیت: ۱۹)

[پھر انہوں نے اپنا آدمی پانی بھرنے والا بھیجا]

^۲ رواہ الطبري ۹۳/۱۲ = ۵۶۶/۱۵ ط شاكر.

^۳ والطبري في "تفسيره" ۹۷/۱۲.

^۴ انظر "تفسير الطبري" ۱۰۴/۱۲.

یہ مالک بن ذعر تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۵۲]

﴿ وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ ﴾ (آیت: ۲۱)

[اور جس نے یوسف کو مصر سے خریدا]

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ اس کا نام قطیفیر ۵ تھا۔

اور ابن اسحاق فرماتے ہیں کہ اطفیر تھا۔ (ابن ابی حاتم)

لامرأته

ابن اسحاق فرماتے ہیں کہ اس عورت کا نام راعیل بنت راعیل تھا۔

(ابن ابی حاتم)

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ زلیخا تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۵۳]

﴿ وَشَهِدَ شَاهِدًا مِّنْ أَهْلِهَا ﴾ (آیت: ۲۶)

[اور ایک گواہی دینے والے نے اس عورت کے خاندان میں سے گواہی دی]

ابن عباس فرماتے ہیں یہ جھولے میں بچہ تھا جس نے گواہی دی۔

اور حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ یہ نہ انسان تھا اور نہ جن تھا بلکہ یہ اللہ کی مخلوقات

میں سے ایک مخلوق تھا۔

اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ یہ ایک آدمی تھا جس کو فہم و علم حاصل تھا اور حضرت زید

بن اسلم فرماتے ہیں کہ یہ اس عورت کا چچا زاد بھائی تھا جو حکیم بھی تھا۔ (ابن ابی حاتم)

اور عجائب کرمانی میں لکھا ہے کہ یہ ایک آدمی تھا بادشاہ کے خواص میں سے جو ذی

رائے تھا۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ شخص اس عورت کا خاوند تھا۔ (جس نے یہ گواہی دی تھی)

۵ ع و ب و "تفسیر الطبری" ۱۰۴/۱۲: "قطفیر". والمثبت موافق ك

"الإتقان" ۱۴۶/۲.

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ گھر کی بلی تھی۔ ۶

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۵۴]

﴿وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيْنِ﴾ (آیت: ۳۶)

[اور آپ کے ساتھ قید خانے میں دو جوان بھی داخل ہوئے]

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ان دو آدمیوں میں سے ایک تو بادشاہ کے کھانے کا ناظم تھا اور دوسرا اس کو پلانے کا ذمہ دار تھا۔ (ابن ابی حاتم)

اور ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد اور ابن ابی اسحاق سے روایت کیا ہے کہ پہلے کا نام مجلث اور پلانے والے کا نام نبوے تھا۔

اور ابو عبید البکری کی ”مسالك“ میں ہے کہ پہلے کا نام راشان اور دوسرے کا نام مرطش تھا۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ پہلے کا نام بشر ہم اور دوسرے کا نام شہم تھا۔ (سہیلی)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۵۵]

﴿لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ﴾ (آیت: ۴۲)

[اور یوسفؑ نے اس سے کہہ دیا جسے یوسفؑ نے بچنے والا سمجھا تھا]

یہ پلانے والا تھا جیسا کہ مجاہد وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ (ابن ابی حاتم ۸)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۵۶]

﴿عِنْدَ رَبِّكَ﴾ (آیت: ۴۲)

۶ قال الطبري في "جامع البيان" ۱۱۶/۱۲: "والصواب من القول في ذلك قول من قال: كان صبياً في المهدي. للخبر الذي ذكرناه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه ذكر من تكلم في المهدي فذكر أن أحدهم صاحب يوسف. والثلاثة المتكلمون في المهدي هم: عيسى، وصاحب يوسف، وصاحب جريج.

۷ انظر "تفسير الطبري" ۱۲۷/۱۲. وفي "الإتقان". أن اسمه: "بنو".

۸ انظر "تفسير الطبري" ۱۳۱/۱۲.

[اپنے مالک کے پاس]

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد بڑا بادشاہ ہے جس کا نام ریان بن ولید تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۵۷]

﴿ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ ﴾ (آیت: ۲۲)

[تو یوسف کئی سال قید میں رہے]

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں سات سال جیل ۹ میں رہے۔

اور ابن عباس فرماتے ہیں بارہ سال رہے۔

اور طاووس اور ضحاک فرماتے ہیں چودہ سال رہے۔

یہ سب اقوال ابن ابی حاتم نے نقل کئے ہیں۔

اور کرمانی نے عجائب میں لکھا ہے کہ جتنے حرف اذکرنی عند ربک کے

ہیں اتنی تعداد میں قید میں رہے تھے۔ (یعنی بارہ سال)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۵۸]

﴿ وَقَالَ الْمَلِكُ ﴾ (آیت: ۲۳)

[اور بادشاہ نے کہا]

یہ وہی سابقہ بادشاہ ریان بن ولید ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۵۹]

﴿ اَتْتُونِي بِآخِ كُمْ ﴾ (آیت: ۵۹)

[اپنے بھائی کو (بھی) جو تمہارے باپ سے ہے میرے پاس لے آنا]

حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد بنیامین ہے جن کا اس سورت میں اور

۹ أخرجه ابن أبي شيبة، وابن المنذر، وأبو الشيخ، و عبد الله بن أحمد في "زوائد الزهد". "الدر المنثور" ۲۰/۴.

۱۰ انظر الآية (۴۲) من هذه السورة في هذا الكتاب؛ و "تفسير الطبري" ۴/۱۳.

جگہ بھی ذکر آیا ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۶۰]

﴿ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَّهُ مِنْ قَبْلُ ﴾ (آیت: ۷۷)

[تو اس کے بھائی نے بھی اس سے پہلے چوری کی تھی]

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں ان بھائیوں کی مراد اس سے یوسف تھے۔

(ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۶۱]

﴿ قَالَ كَبِيرُهُمْ ﴾ (آیت: ۸۰)

[ان میں سے بڑے نے کہا]

حضرت مجاہد فرماتے ہیں اس سے مراد حضرت یوسف کا بھائی شمعون ہے جو پیچھے رہ گیا تھا اور سب بھائیوں میں عقل کے اعتبار سے زیادہ تھا۔

اور حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ یہ روبیل تھا جو ان سے عمر میں سب سے بڑا تھا یہ دونوں قول ابن ابی حاتم نے نقل کئے ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۶۲]

﴿ وَسُئِلَ الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا ﴾ (آیت: ۸۲)

[اور اس بستی سے جس میں ہم تھے پوچھ لیجئے]

حضرت قتادہ فرماتے ہیں اس بستی سے مراد مصر ہے۔ (ابن ابی حاتم ۱۲)

اور ابن جریر نے یہی بات حضرت ابن عباس سے نقل کی ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۶۳]

﴿ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ ﴾ (آیت: ۹۴)

[میں یوسف کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں]

۱۱ انظر "تفسير الطبري" ۲۳/۱۳.

۱۲ "تفسير طبري" ۲۵/۱۳.

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں حضرت یوسف کی خوشبو حضرت یعقوب نے چھ دن کے سفر کی مسافت سے پالی تھی۔

اور انہی سے ایک روایت میں ہے ۱۳ کہ آٹھ دن کی مسافت سے پالی تھی۔

اور ایک روایت میں ہے دس دن کی مسافت سے پالی تھی۔

اور ایک روایت میں ہے اسی فرسخ کی مسافت سے پالی تھی۔ (ابن ابی حاتم ۱۴)

(فائدہ) ایک فرسخ آٹھ کلومیٹر کا ہوتا ہے۔ (امداد اللہ انور)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۶۴]

﴿البَشِيرُ﴾ (آیت: ۹۶)

[خوشخبری لانے والا]

حضرت مجاہد فرماتے ہیں اس خوشخبری دینے والے سے مراد ان کا بیٹا یہوذا ہے۔

(ابن جریر)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۶۵]

﴿سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي﴾ (آیت: ۹۸)

[عنقریب تمہارے لئے اپنے رب سے مغفرت کی دعا کروں گا]

حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ حضرت یعقوب نے ان کے لئے دعا کو سحری

کے وقت تک مؤخر کر دیا تھا۔ (ابن ابی حاتم)

اور ایک مرفوع حدیث میں ہے جمعہ کی رات تک مؤخر کر دیا تھا۔

(ترمذی عن ابن عباس ۱۵)

۱۳ انظر "تفسير الطبري" ۳۸/۱۳.

۱۴ ۴۱/۱۳.

۱۵ برقم: (۳۵۶۵) في الدعوات؛ وذلك في حديث تعليم النبي صلى الله عليه وسلم ابن عباس دعاء الحفظ. قال الترمذي: هذا حديث حسن غريب، لا نعرفه إلا من حديث الوليد بن مسلم.

قلت: وقد روى الحديث أيضاً الحاكم في "المستدرک" ۳۱۶/۱ في كتاب الصلاة، وتعقبه الذهبي فقال: "هذا حديث منكر شاذ، أخاف أن يكون =

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۶۶]

﴿أَوَىٰ إِلَيْهِ أَبُوَيْهِ﴾ (آیت: ۹۹)

[تو انہوں نے اپنے والدین کو اپنے پاس جگہ دی]

ان والدین سے مراد حضرت یعقوب اور ان کی والدہ راحیل تھیں۔

(ابن ابی حاتم از قتادہ)

اور حضرت سدی نے فرمایا کہ ان کی ماں حضرت یوسف کی خالہ تھیں ان کا نام لیا تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۶۷]

﴿هَذَا تَأْوِيلُ رُءُيَايَ مِنْ قَبْلُ﴾ (آیت: ۱۰۰)

[یہ تعبیر ہے میرے اس پہلے خواب کی]

حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف کے خواب اور اس کی تعبیر پوری ہونے تک چالیس سال کا زمانہ گزرا تھا۔

اور حضرت قتادہ فرماتے ہیں پینتیس سال کا۔

(ابن ابی حاتم)

اور ابن ابی حاتم نے حضرت حسن بصری سے روایت کیا ہے کہ جب یوسف کو کنویں میں ڈالا گیا تھا تو ان کی عمر سترہ سال تھی اور مصر میں غلامی اور حکومت کے اسی سال گزارے۔ پھر اللہ نے ان کیلئے اس کے بعد تیس سال تک تمام اوصاف اعلیٰ جمع کر دیئے تھے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۶۸]

﴿وَجَاءَ بِكُمْ مِنَ الْبَدْوِ﴾ (آیت: ۱۰۰)

[اور دوسرا یہ کہ تم سب کو گاؤں سے لایا]

حضرت علی بن ابی طلحہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد فلسطین ہے۔

(ابن ابی حاتم ۱۶)

=موضوعاً۔ وقال الذهبي أيضاً في "سير أعلام النبلاء" ۲۱۸/۹ في ترجمة الوليد بن مسلم بعد أن أورد الحديث: "قلت: هذا عندي موضوع، والسلام".
 ۱۶ انظر "تفسير الطبري" ۴۷/۱۳.

سُورَةُ الرَّعْدِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۶۹]

﴿وَهُمْ يُجَادِلُونَ فِي اللَّهِ﴾ (آیت: ۱۳)

[اور وہ لوگ اللہ کے متعلق جھگڑتے ہیں]

یہ آیت اربد بن قیس اور عامر بن طفیل کے بارے میں اتری تھی۔

(طبرانی وغیرہ)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۷۰]

﴿وَمَنْ عِنْدَنَا عِلْمٌ الْكِتَابِ﴾ (آیت: ۲۳)

[اور جس کو کتاب کی خبر ہے]

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد حضرت عبداللہ بن سلام ہیں

اور حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل ہیں اور یہ دونوں قول ابن ابی حاتم نے نقل کئے ہیں۔

اور حضرت ابن عباس فرماتے ہیں ان سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ (ابن جریر)

اور ابن جریر نے حضرت قتادہ سے روایت کیا کہ ہم آپس میں بیان کیا کرتے تھے کہ ان لوگوں میں سے حضرت عبداللہ بن سلام اور حضرت سلمان فارسی اور حضرت تمیم داری ہیں۔

۱۔ فی "الأوسط"، و "الكبير" بنحوه؛ وفي إسنادهما عبدالعزیز بن عمران؛ وهو ضعيف. قاله الهثمی فی "مجمع الزوائد" ۴۲/۷.

۲۔ والأثر فی "الطبري" ۱۱۹/۱۳.

سُورَةُ اِبْرَاهِيمَ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۷۱]

﴿كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ﴾ (آیت: ۲۴)

[جیسے ایک پاکیزہ درخت]

اس سے مراد کھجور کا درخت ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۷۲]

﴿كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ﴾ (آیت: ۲۶)

[جیسے ایک خراب درخت]

اس سے مراد کوڑتے کی بیل ہے۔

اور لہسن کے ساتھ بھی اس کی تفسیر کی گئی ہے۔

(ابن عسکر)

۱۔ روئی البخاری (۶۲) فی العلم و (۴۶۹۸) فی التفسیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال: "کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال: أخبروني بشجرة تشبه أو كالرجل المسلم لا يتحات ورقها ولا ولا ولا، تؤتي أكلها كل حين؟ قال ابن عمر: فوقع في نفسي أنها النخلة، ورأيت أبا بكر و عمر لا يتكلمان، فكرهت أن أتكلم. فلما لم يقولوا شيئاً، قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: هي النخلة. فلما قمنا قلت لعمر: يا أبتاه، والله لقد كان وقع في نفسي أنها النخلة. فقال: ما منعك أن تكلم؟ قال لم أركم تكلمون، فكرهت أن أتكلم أو أقول شيئاً. قال عمر: لأن تكون قلتها أحب إلي من كذا وكذا".

۲۔ أخرج الحاكم من حديث أنس: "الشجرة الطيبة: النخلة، والشجرة الخبيثة: الحنظلة" انظر "فتح الباري" ۳۷۸/۸ و "المستدرک" للحاكم ۳۵۲/۲.

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۷۳]

﴿ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا ۗ ﴾ (آیت: ۲۸)

[کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کا احسان ناشکری میں بدل دیا | حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ اس سے مراد کفار قریش ہیں۔

(نسائی ۳)

اور ابن ابی حاتم نے حضرت عمرو بن دینار سے روایت کیا کہ یہ قریشی ہیں اور نعمت سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۷۴]

﴿ رَبَّنَا اِنِّیْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ﴾ (آیت: ۳۷)

[اے ہمارے رب میں نے اپنی اولاد کو]

اس سے مراد اسماعیل ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۷۵]

﴿ یٰوَادِّ ﴾ (آیت: ۳۷)

[ایک میدان میں]

اس سے مراد مکہ ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۷۶]

﴿ وِلِیِّ الْوَالِدِیْنَ ﴾ (آیت: ۴۱)

[اور میرے والدین کو]

اس کا نام سورت انعام میں گزر چکا ہے دیکھئے فقرہ نمبر ۱۴۹۔

اور ابن ابی حاتم نے بواسطہ عکرمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ حضرت

۳ والحاکم: وقال: صحیح عال ۳۵۲/۲؛ وانظر "الدر المنثور" ۸۵/۴، و"مجمع الزوائد" ۴۴/۷. وفي البخاري (۴۷۰۰) عن ابن عباس: أنهم كفار أهل مكة.
 ۴ انظر: "الدر المنثور" ۸۷/۴.

ابراہیم کے والد کا نام آزر تھا اور ان کی والدہ کا نام مشانی تھا اور ان کی بیوی کا نام سارہ تھا اور اسماعیل کی والدہ کا نام ہاجرہ تھا۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت اسماعیل کی والدہ کا نام نوحا تھا۔
اور یہ بھی کہا گیا ہے لیوٹا تھا۔

سُورَةُ الْحَجْرِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۷۷]

﴿لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ﴾ (آیت: ۲۴)

[اس کے سات دروازے ہیں]

حضرت عبدالرزاق فرماتے ہیں ہمیں حضرت معمر نے حضرت اعمش سے بیان کیا کہ جہنم کے دروازوں کے نام یہ ہیں۔ حطمہ، ہاویہ، لظی، سقر، جحیم، سعیر، جہنم۔ ابن ابی حاتم نے بھی اسی طرح کا قول حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا اور ہاویہ کے بعد یہ اضافہ کیا کہ یہ جہنم کا سب سے نچلا طبقہ ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۷۸]

﴿يَكُلُّ بَابٌ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ﴾ (آیت: ۲۴)

[ہر دروازے کیلئے ان لوگوں کے الگ الگ حصے ہیں]

حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ ایک دروازہ یہودیوں کے لئے ہے اور ایک عیسائیوں کے لئے اور ایک صائبین کے لئے اور ایک مجوسیوں کے لئے اور ایک ان لوگوں کے لئے جنہوں نے شرک کیا کفار عرب میں سے اور ایک دروازہ منافقین کے لئے اور ایک دروازہ اہل توحید کے لئے ہے۔ (ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۷۹]

﴿وَجَاءَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ﴾ (آیت: ۶۷)

[اور شہر کے لوگ خوب خوشیاں کرتے ہوئے آئے]

اس شہر کا نام سدوم تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۸۰]

﴿سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي﴾ (آیت: ۸۷)

[سات آیات بار بار پڑھی جانے والی]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اس سے مراد سورت الفاتحہ ہے۔

(بخاری وغیرہ)

اور ابن عباس نے فرمایا کہ سات طویل ۲ سورتیں ہیں۔

اور حضرت سعید بن جبیر اور مجاہد فرماتے ہیں کہ ان سے مراد سورت بقرہ، سورت

آل عمران اور سورت نساء اور سورت مائدہ اور سورت انعام اور سورت اعراف اور سورت یونس ہیں۔

حضرت سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں سورت اعراف کے بعد ایک سورت ہے یعنی سورت برأت اور انفال ان دونوں میں سے ایک کا نام لیا ہے اور اس کو ساتویں سورت قرار دیا ہے۔

(ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۸۱]

﴿الْمُقْتَسِمِينَ﴾ (آیت: ۹۰)

[بانٹنے والے]

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں ان سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔

(ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۸۲]

﴿الْمُسْتَهْزِئِينَ﴾ (آیت: ۹۵)

۱ برقم (۴۴۷۴) فی التفسیر عن ابي سعيد بن المعلى بلفظ: ﴿الحمد لله رب العالمين﴾ هو السبع المثاني والقرآن العظيم "الذي أوتيته".

۲ السبع الطول: هي السور المذكورة في رواية سعيد بن جبیر التالية؛ وأثر ابن عباس أخرجه أيضاً الطبراني، ورجاله رجال الصحيح. "مجمع الزوائد" ۴/۷.

[ٹھٹھا کرنے والے]

حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں یہ پانچ لوگ تھے ولید بن مغیرہ، عاصی بن وائل سہمی، ابوزمعه اور حارث بن طلاطلہ اور اسود بن عبد یغوث۔ (ابن ابی حاتم) اور ابن ابی حاتم نے بھی عکرمہ سے ایسے ہی نقل کیا اور حارث بن قیس اسہمی کا نام بھی لیا۔

۳ الطبرانی فی "الأوسط" عن ابن عباس، وفیہ محمد بن عبد الحکیم النیسا بوری؛ قال الہیثمی فی "مجمع الزوائد" ۴۷/۷: لم أعرفه.

سُورَةُ النَّحْلِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۸۳]

﴿وَتَحْمِلُ أُنْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ﴾ (آیت: ۷)

[اور وہ تمہارے بوجھ اس شہر تک اٹھا کر لے جاتے ہیں]

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں اس شہر سے مراد مکہ ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۸۴]

﴿قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ﴾ (آیت: ۲۶)

[ان سے پہلے کے لوگ بھی دغا بازی کر چکے ہیں]

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں اس سے مراد عمرو بن کنعان ہے جب اس نے

محل بنایا تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۸۵]

﴿وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظَلَمُوا﴾ (آیت: ۴۱)

[اور جنہوں نے اللہ کے لئے گھر چھوڑا اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا تھا]

حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو حبشہ کے علاقے میں چلے

گئے تھے۔

میں نے حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے مہاجر صحابہ کرامؓ کے نام اپنی کتاب

(سیوطی)

”رفع شان الحبشان“ میں ذکر کئے ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۸۶]

﴿ وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَجُلَيْنِ ﴾ (آیت: ۷۶)

[اور اللہ نے ایک اور مثال بیان کر دی کہ دو شخص ہیں.....]

ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا فرمایا کہ یہ آیت دو آدمیوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی اور وہ گونگا بھی ان دو میں سے ایک تھا جو اپنے سردار پر بوجھ تھا یعنی اسید بن ابی العیص۔ اور جو انصاف کا حکم کرتا تھا اس سے مراد حضرت عثمان بن عفانؓ ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۸۷]

﴿ كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا ﴾ (آیت: ۹۲)

[اور جس نے اپنا کاتا ہوا سوت ٹکڑے ٹکڑے کر دیا]

حضرت سدی فرماتے ہیں کہ مکہ میں ایک عورت تھی جس کا نام خرقاء مکہ تھا۔

(ابن ابی حاتم ۳)

سہیلی فرماتے ہیں اس کا نام ریطہ بنت سعید بن زید بن ضات بن تمیم تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۸۸]

﴿ إِنَّمَا يَعْلَمُهُ بَشَرٌ ﴾ (آیت: ۱۰۳)

[ان کو تو ایک آدمی سکھلاتا ہے]

حضرت مجاہد فرماتے ہیں اس سے مراد انہوں نے عبد بن الحضر می کو لیا تھا۔

اور حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ اس شخص کا نام تحسنس تھا۔

اور سدی فرماتے ہیں کہ اس کو ابو الیسر کہتے تھے۔

اور حضرت عبد اللہ بن مسلم الحضر می فرماتے ہیں کہ انہوں نے ہمارے دو غلام

۲ وأخرج ذلك ابن جرير ۱۰۱/۱۴ أيضاً.

۳ والطبري ۱۱۱/۱۴.

مراد لئے تھے ان میں سے ایک کا نام یسار اور دوسرے کا نام جبر تھا۔
 اور ضحاک فرماتے ہیں اس سے مراد انہوں نے حضرت سلمان فارسی کو لیا تھا۔
 اور حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ایک گائے والی تھی مکہ میں
 جس کا نام بلعامؑ تھا۔

(تمام اقوال ابن ابی حاتم نے نقل کئے ہیں)

اور یٰحَنَسُ کو حافظ ابن حجر نے "اصابہ" میں یا اور ایک حاء اور ایک سین اور
 ان کے درمیان ن مشدو کو ذکر کیا ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۸۹]

﴿إِلَّا مَنْ أَكْرَأَ﴾ (آیت: ۱۰۶)

[مگر جو مجبور کیا گیا ہو]

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں یہ آیت حضرت عمار بن یاسرؓ کے بارے میں
 اتری تھی۔ (ابن جریر)

اور ابن سیرین فرماتے ہیں کہ یہ حضرت عیاش بن ربیعہ کے بارے میں اتری
 تھی۔ (ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۹۰]

﴿ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوا﴾ (آیت: ۱۱۰)

[پھر بے شک آپؐ کا رب ایسے لوگوں کے لئے جنہوں نے مصیبت میں پڑنے
 کے بعد ہجرت کی]

ابن اسحاق فرماتے ہیں یہ آیت حضرت عمار بن یاسر اور عیاش بن ربیعہ اور ولید
 بن ولید کے بارے میں اتری تھی۔

۴ اسنادہ ضعیف، کما فی "الدر المنثور" ۱۳۱/۴.

۵ ۱۲۲/۱۴.

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۹۱]

﴿ قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً ﴾ (آیت: ۱۱۲)

[ایک بستی جو امن اور اطمینان کی تھی]

حضرت حفصہ ام المؤمنین فرماتی ہیں اس بستی سے مراد مدینہ ہے۔

اور اسی طرح سے ابن شہاب نے فرمایا۔ (یہ سب قول ابن ابی حاتم نے روایت

کئے ہیں) اور ابن عباس فرماتے ہیں اس سے مراد مکہ ہے۔ (ابن جریر ۶)

سُورَةُ بَنِي إِسْرَائِيلَ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۹۲]

﴿بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَنَا﴾ (آیت: ۵)

[ہم نے تم پر اپنے لوگوں کو مسلط کر دیا]

حضرت ابن عباس اور حضرت قتادہ فرماتے ہیں اللہ نے ان پر جاہلوت کو مسلط کیا تھا۔ اور عجائب کرمانی میں ہے کہا جاتا ہے کہ اس سے مراد صحاریب اور اس کے لشکر ہیں۔

عزاه الحافظ ابن كثير في "تفسيره" ۲۵/۳ إلى سعيد بن جبیر، ثم قال الحافظ بعد ذلك: "وقد ذكر ابن أبي حاتم - أي في "تفسيره" له - أي سنحاريب ملك الموصل - قصة عجيبة في كيفية ترقيه من حال إلى حال في أن ملك البلاد وأنه كان فقيراً مقعداً، ضعيفاً يستعطي الناس ويستطعمهم، ثم آل به الحال إلى ما آل، وأنه سار إلى بلاد بيت المقدس فقتل بها خلقاً كثيراً من بني إسرائيل، وقد روى ابن جرير إلى هذا المكان حديثاً أسنده عن حذيفة مرفوعاً مطولاً، وهو موضوع لا محال لا يستريب في ذلك من عنده أدنى معرفة بالحديث؛ والعجب كل العجب كيف راج عليه مع جلاله قدره وإمامته، وقد صرح شيخنا الحافظ العلامة أبو الحجاج المزي رحمه الله بأنه موضوع مكذوب، وكتب ذلك على حاشية الكتاب. وقد وردت في هذا آثار كثيرة إسرائيلية لم أر تطويل الكتاب بذكرها لأن منها ما هو موضوع من وضع بعض زنادقتهم. ومنها ما قد يحتمل أن يكون صحيحاً، ونحن في غنية، عنها والله الحمد". ثم ذكر ابن كثير رواية ابن جرير عن سعيد بن المسيب، وهي قول سعيد بن المسيب: ظهر بُخْتَنَصْرُ على الشام فحرب بيت المقدس، وقتلهم ثم أتى دمشق فوجد بها دماً يغلي على كبا فسألهم ما هذا الدم؟ فقالوا: أدركنا آباءنا على هذا كلما ظهر عليه الكبا ظهر. قال: فقتل علي

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ عمالقہ کو مسلط کیا تھا۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ ایک مؤمنین کی قوم تھی کیونکہ اللہ نے عباداً لنا میں ان کو اپنی طرف مضاف اور منسوب کیا ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۹۳]

﴿فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ﴾ (آیت: ۷)

[پھر جب دوسرا وعدہ پہنچا]

حضرت عطیہ اور حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ان پر دوسری مرتبہ بخت نصر کو مسلط کیا تھا۔ (ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۹۴]

﴿ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ﴾ (آیت: ۵۶)

[جن کو تم خدا کے سوا کچھ سمجھتے ہو ان کو پکارو]

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ اس سے مراد حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ اور حضرت عزیر ہیں۔ (ابن ابی حاتم ۲)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۹۵]

﴿وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ﴾ (آیت: ۶۰)

[اور ملعون درخت جس کا قرآن میں ذکر ہے]

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں اس سے مراد قوم کا درخت ہے۔

(ابن ابی حاتم ۳)

= ذلك الدم سبعين ألفاً من المسلمين وغيرهم فسكن. قال ابن كثير: "وهذا صحيح إلى سعيد بن المسيب". وقال أيضاً: "وهذا هو المشهور".

۲ موفی "تفسیر الطبری" ۷۲/۱۵ من طریق العوفی، عن ابن عباس قوله: ﴿ادعوا الذين زعمتم من دونه فلا يملكون كشف الضر عنكم ولا تحويلاً﴾ قال: كان أهل الشرك يقولون نعبد الملائكة وعزيراً، وهم الذين يدعون يعني الملائكة والمسيح وعزيراً.

۳ والبخاري في "صحيحه" برقم (۴۷۱۶) في التفسير، والترمذي برقم (۳۱۳۳) في التفسير، والواحدي. في "أسباب النزول": ۲۱۸.

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۹۶]

﴿ وَإِنْ كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ ﴾ (آیت: ۷۳)

[اور یہ لوگ تو آپ کو اس چیز سے بہکانا چاہتے تھے.....]

یہ آیت قریش کے کچھ آدمیوں کے بارے میں اتری تھی جن میں سے ایک امیہ بن خلف اور دوسرے ابو جہل تھے۔ (ابن ابی حاتم عن ابن عباس رضی)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۹۷]

﴿ وَإِنْ كَادُوا لَيَسْتَفِزُّوكَ ﴾ (آیت: ۷۶)

[اور یہ اس سرزمین سے آپ کو دھکیلنے کو تھے]

یہ آیت یہودیوں کے بارے میں اتری تھی جیسا کہ بیہقی نے دلائل النبوة میں حضرت عبدالرحمن بن غنم سے مرسل روایت کیا ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۹۸]

﴿ مُدْخَلَ صِدْقٍ ﴾ (آیت: ۸۰)

مطر الوراق فرماتے ہیں مُدْخَلَ صِدْقٍ سے مراد مدینہ ہے۔ اور "مُخْرَجِ صِدْقٍ" سے مراد مکہ ہے۔ (ابن ابی حاتم ۵)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۹۹]

﴿ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ ﴾ (آیت: ۸۵)

[اور لوگ آپ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں]

بخاری مسلم وغیرہا نے حضرت ابن مسعود سے روایت کیا کہ یہ پوچھنے والے

۴ فی "تفسیر الطبری" ۸۸/۱۵ عنہ: أنهم من ثقیف.

۵ وأخرج نحوه الترمذي (۳۱۳۸) وأحمد عن ابن عباس. وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح.

۶ البخاري (۴۷۲۱) في التفسير، ومسلم في صفة القيامة (۱۲).

۷ برقم (۳۱۳۹) في التفسير في "سننه". وقال: هذا حديث حسن صحيح، غريب من هذا الوجه.

یہودی تھے۔

اور ترمذی نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ یہ قریش تھے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۰۰]

﴿ وَقَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ بِكَ حَتَّىٰ تُفَجِّرَ لَنَا ﴾ (آیت: ۹۰)

[اور کہتے ہیں ہم آپ کا کہنا نہیں مانیں گے جب تک کہ آپ ہمارے لئے

زمین سے چشمہ جاری نہ کر دیں]

حضرت ابن عباسؓ نے ان کہنے والے لوگوں کے ناموں میں عبداللہ بن ابی

(ابن ابی حاتم ۸)

امیہ کا نام بھی ذکر کیا ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۰۱]

﴿ تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ﴾ (آیت: ۱۰۱)

[نوصاف معجزات]

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں یہ معجزات اور نشانیاں طوفان مکڑی اور جوؤں اور

مینڈک اور خون اور عصا اور ہاتھ اور قحط سالی اور پھلوں کی کمی تھی۔ (ابن ابی حاتم)

اور ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر سے روایت کیا کہ ہر دو نشانیوں کے

درمیان انتالیس دن کا فاصلہ رکھا گیا تھا۔

اور حضرت زید بن اسلم سے روایت کیا کہ یہ نشانیاں نو سال میں ظاہر کی گئی تھیں

ہر نشانی ایک سال میں ظاہر کی جاتی تھی۔

سُورَةُ الْكَهْفِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۰۲]

﴿أَصْحَابُ الْكَهْفِ﴾ (آیت: ۹)

[کہف (کھوہ) والے]

حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ یہ کہف والے سنپارے کا کام کرتے تھے اور حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ یہ اس شہر کے بڑے لوگوں کے بیٹے تھے۔

اور ابن اسحاق فرماتے ہیں یہ کہف اور غار اس پہاڑ میں ہیں جس کا نام بخلوس ہے۔

اور حضرت مجاہد فرماتے ہیں یہ کہف دو پہاڑوں کے درمیان تھا۔

(یہ سب اقوال ابن ابی حاتم نے ذکر کئے)

اور ابن جریر نے حضرت ابن عباسؓ نے روایت کیا کہ رقیم ایک وادی ہے جو

عسفان اور ایلہ کے درمیان ہے اور ایلہ کے قریب ہے اور ابن جریر نے شعیب الجبائی

سے روایت کیا کہ اس کہف کے پہاڑ کا نام بخلوس ہے اور کہف کا نام حرم ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۰۳]

﴿وَكَلْبِهِمْ﴾ (آیت: ۱۸)

[اور ان کا کتا]

حضرت حسن فرماتے ہیں اس کا نام قطمیر تھا۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں قطمور تھا۔

شعیب الجبائی فرماتے ہیں حمران تھا۔

اور کثیر النواء فرماتے ہیں کہ یہ پیلے رنگ کا تھا۔
 اور ایک اور شخص جس کا نام عبید ہے وہ کہتا ہے اس کا رنگ سرخ تھا۔ (یہ سب
 اقوال ابن ابی حاتم نے ذکر کئے لیکن شعیب کا قول ابن جریر نے ذکر کیا ہے)۔
 اور عجائب کرمانی میں ہے کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ رقم ان کے کتے کا نام ہے۔
 اس کو ابن ابی حاتم نے بھی حضرت انس سے روایت کیا ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۰۴]

﴿فَابْعَثُوا أَحَدَكُمْ﴾ (آیت: ۱۹)

[اب تم اپنوں میں سے بھیجو]

(ابن اسحاق)

جس کو انہوں نے بھیجا تھا اس کا نام تملیخا تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۰۵]

﴿إِلَى الْمَدِينَةِ﴾ (آیت: ۱۹)

[شہر کی طرف]

(ابن جریر)

مقاتل فرماتے ہیں اس شہر کا نام منج تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۰۶]

﴿سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ﴾ (آیت: ۲۲)

[اب یہ لوگ یہی کہیں گے کہ وہ تین ہیں]

یہ یہودیوں کا قول ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۰۷]

﴿وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ﴾ (آیت: ۲۲)

[اور یہ بھی کہیں گے کہ وہ پانچ ہیں]

(سدی وغیرہ)

یہ نصاریٰ کا قول ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۰۸]

﴿ مَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ ﴾ (آیت: ۲۲)

[ان کی خبر نہیں رکھتے مگر کم لوگ]

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں میں ان تھوڑے لوگوں میں سے ہوں اور یہ سات آدمی تھے۔

اور حضرت ابن عباسؓ سے ایک روایت میں مروی ہے کہ یہ آٹھ آدمی تھے۔
(ان دونوں اقوال کو ابن ابی حاتم نے ذکر کیا)

اور ابن مسعودؓ سے بھی مروی ہے فرمایا کہ میں بھی قلیل لوگوں میں سے ہوں اور ہم لوگ سات تھے۔

اور ان کے نام ابن اسحاق نے یہ ذکر کئے ہیں۔

تملیخا، مکسمیلینا، محسملینا، مرطونس، کسوطونس، بیورس، بکرنوس، نطسوس، قالوس۔

(فائدہ) اکثر علماء کا قول یہ ہے کہ یہ اصحاب کہف عیسیٰؑ کے بعد ہوئے ہیں۔

اور ابن قتیبہ کا خیال ہے کہ یہ حضرت عیسیٰؑ سے پہلے گزرے ہیں اور حضرت عیسیٰؑ نے بھی ان کی خبر اپنی قوم کو بتلائی تھی اور یہ لوگ حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر اٹھ جانے کے بعد زمانہ فترت میں بیدار ہوئے تھے۔

(زمانہ فترت سے مراد حضرت عیسیٰؑ اور حضور ﷺ کے درمیان کا وہ زمانہ جس میں کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا)۔

اور ابن ابی خنیسہ نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت عیسیٰؑ دوبارہ اتریں گے اس وقت یہ لوگ زندہ کئے جائیں گے اور بیت اللہ کا حج کریں گے۔

۱۔ وأخرج الطبرانی في "الأوسط" وفيه يحيى بن أبي روق، وهو ضعيف. قاله الهيثمي في "مجمع الزوائد" ۵۳/۷.

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۰۹]

﴿ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ ﴾ (آیت: ۲۸)

[ان لوگوں کے ساتھ ہیں جو اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں]

ان کا بیان سورت انعام میں ولا تطرد الذين يدعون ربهم بالغداة والعشي يريدون کے تحت فقرہ نمبر ۱۳۹ میں گذر چکا ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۱۰]

﴿ مَنْ أَعْفَلْنَا قَلْبَهُ ﴾ (آیت: ۲۸)

[جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر رکھا ہے]

حضرت خباب فرماتے ہیں اس سے مراد عینیہ بن حصن اور اقرع بن حابس ہیں۔

اور ابن بریدہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد عینیہ ہیں۔

(یہ سب قول ابن ابی حاتم نے ذکر کئے)

اور ابن ابی حاتم نے حضرت ربیع سے روایت کیا ہے کہ اس سے مراد امیہ بن

خلف ہے۔

اور ایسا ہی ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۱۱]

﴿ وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ ﴾ (آیت: ۳۲)

[اور ان کو ان دو شخصوں کا حال بتائیے]

کرمانی نے عجائب میں ذکر کیا کہا جاتا ہے کہ یہ دونوں مکہ کے آدمی تھے ایک

مؤمن تھا اور اس کا نام ابو سلمہ تھا اور وہ ام سلمہ کے خاوند تھے۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ دو بھائی تھے بنی اسرائیل کے ایک ان میں سے مؤمن

تھا جس کا نام تملیخا تھا۔

۲ والواحدی فی "أسباب النزول": ۲۲۵۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک یہود تھا اور دوسرا کافر تھا جس کا نام فطروس تھا اور ان دونوں کا ذکر سورت الصافات ۳ میں آیا ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۱۲]

﴿ وَذُرِّيَّةَ أَوْلِيَاءِ ﴾ (آیت: ۵۰)

[اور اس کی اولاد کو دوست مت بناؤ]

ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد سے روایت کیا کہ ابلیس کی پانچ اولاد ہے ثبر، اعور، زلنبور، مسوط ۲، داسم

مسوط گالی گلوچ کا شیطان ہے اعور اور داسم کے بارے میں معلوم نہیں کہ وہ کیا کرتے ہیں اور ثبر مصیبتوں کا شیطان ہے۔ اور زلنبور لوگوں کے درمیان جھگڑے اور تفریق پیدا کرتا ہے اور آدمی کو اپنے لوگوں کے عیبوں پر صبر دلاتا ہے۔

اور ابن جریر نے حضرت مجاہد سے روایت کیا کہ زلنبور بازاروں کا شیطان ہے اپنا جھنڈا ہر بازار میں گاڑ دیتا ہے جس کی اونچائی آسمان وزمین کے درمیان ہوتی ہے اور ثبر مصیبتوں کا شیطان ہے اور اعور زنا کا شیطان ہے اور مسوط خبروں کا شیطان ہے (کہ خبریں لاتا ہے اور لوگوں کے مونہوں میں ڈالتا ہے اور وہ وہی شیطانی باتیں کرتے ہیں جب کہ ان کی کوئی اصل نہیں پاتے) اور داسم وہ شیطان ہے جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور سلام نہیں کرتا اور خدا کا نام ذکر نہیں کرتا اور سامان دکھاتا ہے جو اٹھایا نہیں گیا ہوتا ہے اور جب وہ کھانا کھاتا ہے اور اللہ کا نام نہیں لیتا تو یہ شیطان اس کے ساتھ کھاتا ہے۔

۳ فی قوله تعالى: ﴿ قَالَ قائل منهم اني كان لي قرين ﴾ الآية رقم: ۵۱.

۴ كذا في ق و "الطبري" ۱۷۱/۱۵ و "الدرالمشور" ۲۲۷/۴ و "تاج

العروس" مادة (سوط): ووقع في خ: "مشوط" وهو خطأ.

۵ ۱۷۱/۱۵.

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۱۳]

﴿وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَاهُ﴾ (آیت: ۶۰)

[اور جب موسیٰ نے اپنے جوان سے فرمایا]

(ابن ابی حاتم) ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ یوشع بن نون تھے۔

اور عجائب کرمانی میں ہے کہ یہ حضرت یوشع کے بھائی تھے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۱۴]

﴿مَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ﴾ (آیت: ۶۰)

[جہاں دو دریا ملتے ہیں]

حضرت قتادہ فرماتے ہیں یہ دونوں دریا بحر مشرق اور مغرب اور بحر فارس و روم ہیں ایسے ہی ربیع نے فرمایا ہے۔

اور سدی فرماتے ہیں کہ یہ دونوں دریا الکر اور رس کے ہیں جو سمندر میں گرتے ہیں۔

حضرت محمد بن کعب فرماتے ہیں یہ مجمع البحرین طنجہ کے مقام پر ہے۔

اور حضرت ابی بن کعب فرماتے ہیں افریقہ میں ہیں۔

(یہ سب اقوال ابن ابی حاتم نے روایت کئے ہیں)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۱۵]

﴿فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَا﴾ (آیت: ۶۵)

[پھر انہوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پایا]

یہ حضرت خضرؑ ہیں جیسا کہ ”صحیح“ ۸ بخاری حدیث نمبر ۴۷۲۵ میں مروی ہے۔

۲ روایۃ ابن عباس ہذہ جاءت مرفوعة فی ”صحیح البخاری“ برقم (۴۷۲۶) فی التفسیر.

وجاء فی ”الإتقان“ ۱/۲: ۱۴۷/۲: ”وقیل: أنحوہ یثربی“.

کے کذا فی ”فتح الباری“ ۴۱۰/۸، و ”معجم البلدان“ ۴/۳: ۴؛ وفیہ أنهما یصبان فی بحر جرجان.

۸ البخاری برقم (۴۷۲۵) فی التفسیر، و مسلم فی الفضائل (۱۶۲)، =

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یسع ہے۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ الیاس ہے۔ (یہ سب نام کرمانی نے عجائب میں ذکر کئے ہیں)۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۱۶]

﴿تَقِيًا عُلَمَاءُ﴾ (آیت: ۷۴)

[ایک لڑکے سے ملے]

شعیب الجبائی فرماتے ہیں اس لڑکے کا نام جیسورا تھا۔ (ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۱۷]

﴿أَيُّهَا أَهْلَ قَرْيَةٍ﴾ (آیت: ۷۷)

[ایک گاؤں کے لوگوں تک پہنچے]

ابن سیرین فرماتے ہیں اس بستی کا نام اُبُكَّة تھا۔

اور سُدی فرماتے ہیں باجروان تھا۔ (ابن ابی حاتم)

اور ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ کے واسطے سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت

کیا کہ اس بستی کا نام ابرقہ تھا۔

اور مجھے ایک آدمی نے بیان کیا کہ اس بستی کا نام انطا کیہ تھا۔

اور یہ بھی کہا گیا قرطبہ تھا۔ (اس کو ابن عسکر نے ذکر کیا ہے)۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۱۸]

﴿وَكَانَ وِدَاءَهُمْ مِّلْكٌ﴾ (آیت: ۷۹)

[اور ان کے پیچھے ایک بادشاہ تھا جو ہر (اچھی) کشتی کو چھین کر پکڑ رہا تھا]

اس کا نام ہدود بن ہدوتھا جیسا کہ بخاری ۹ میں ہے۔

(ابن عسکر ۹)

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جلند تھا۔

= والترمذی (۳۱۴۸) فی التفسیر، والحمیدی، فی "مسندہ" برقم (۳۷۱)،

والخطیب البغدادی فی "الرحلة فی طلب الحدیث" برقم (۲۹)۔

۹ برقم (۴۷۲۶) فی التفسیر۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۱۹]

﴿ اَبَوٰهُ مُؤْمِنِيْنَ ﴾ (آیت: ۸۰)

[اس کے ماں باپ مؤمن تھے]

باپ کا نام کا زبر تھا اور ماں کا نام سہویٰ تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۲۰]

﴿ فَاَرَدْنَا اَنْ يُبَدِّلَهُمَا رٰبِهٰمًا خَيْرًا مِنْهُ ﴾ (آیت: ۸۱)

[تو ہم نے چاہا کہ ان کا رب اس کے بدلہ میں انہیں ایسی اولاد دے جو پاکیزگی

میں اس سے بہتر ہو]

ابن عباس فرماتے ہیں پھر ان کو بیٹی دی گئی جس نے نبی جنتا تھا۔ (ابن ماجہ حاتم)
 ابن ابی حاتم نے حضرت سدی سے روایت کیا فرمایا کہ ان کے ہاں ایک بیٹی
 پیدا ہوئی جس سے نبی پیدا ہوا اور یہ وہی ہیں جو حضرت موسیٰ کے بعد ہوئے جس کو
 بنی اسرائیل نے کہا تھا ابعث لنا ملکا نقاتل فی سبیل اللہ (ہمارے لئے ایک
 بادشاہ مقرر کر دیجئے تاکہ ہم اللہ کی راہ میں لڑیں) اور اس کا نام شمعون تھا اور اس لڑکی
 کا نام حنہ تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۲۱]

﴿ نِعْلَمِيْنَ يَتِيْمِيْنَ ﴾ (آیت: ۸۲)

[وہ دیوار اس شہر میں دو یتیم لڑکوں کی تھی]

ان بچوں کے نام صریم اور اصرم تھے یہ دونوں کا شخ کے بیٹے تھے اور ان کی ماں کا

نام دنیا تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۲۲]

﴿ وَجَدَا عِنْدَهَا قَوْمًا ﴾ (آیت: ۸۶)

[اور اس کے پاس ایک قوم کو پایا]

یہ قوم کافر تھی۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۲۳۳]

﴿وَجَدَهَا تَطَّلِعُ عَلَى قَوْمٍ﴾ (آیت: ۹۰)

[اور ذوالقرنین نے سورج کو دیکھا جو ایک قوم پر طلوع ہوتا ہے]
حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ یہ زنگی (کالے) تھے۔

(عبدالرزاق)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۲۳۳]

﴿بَيْنَ الصَّدَافَيْنِ﴾ (آیت: ۹۶)

[دونوں پہاڑوں کے درمیان]

حضرت ضحاک فرماتے ہیں یہ جگہ آرمینیا اور آذربائیجان کے درمیان ہے۔

(ابن ابی حاتم ۱۰)

سُورَةُ مَرْيَمَ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۲۵]

﴿فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا﴾ (آیت: ۱۷)

[پھر ہم نے حضرت مریم کے پاس اپنا فرشتہ بھیجا]
حضرت قنادہ اور حضرت عطاء اور حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ روح سے مراد
جبرائیل ہیں۔ (ابن ابی حاتم ۱۱)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۲۶]

﴿فَنَادَاهَا مِنْ تَحْتِهَا﴾ (آیت: ۲۴)

[پس اس نے ان کو ان کی پائین سے پکارا]
حضرت براء فرماتے ہیں کہ فرشتے نے آواز دی تھی۔
اور ابن عباس اور سعید بن جبیر اور ضحاک فرماتے ہیں کہ جبرائیل نے آواز دی تھی۔
اور حضرت مجاہد اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ عیسیٰ نے آواز دی تھی۔
(یہ سب اقوال ابن ابی حاتم نے ذکر کئے ہیں)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۲۷]

﴿وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾ (آیت: ۵۷)

[اور ہم نے ان کو بلند مقام پر اٹھالیا]

۱۱ انظر "تفسير الطبري" ۴۹/۱۶.

۱۲ هذا القول اختاره ابن زيد كما في "تفسير ابن كثير" ۱۷۷/۳، والطبري
أيضاً في "تفسيره" ۵۲/۱۶.

”مکان علیا“ سے مراد چوتھا آسمان ہے۔ جیسا کہ ”صحیح“ ۱۳ میں مروی ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۲۸]

﴿وَيَقُولُ الْإِنْسَانُ﴾ (آیت: ۶۶)

[اور انسان کہتا ہے]

اس سے مراد ابی بن خلف ہے۔ ۱۴

اور یہ بھی کہا گیا ہے ولید بن مغیرہ ہے۔

اور یہ بھی کہا گیا کہ امیہ بن خلف ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۲۹]

﴿أَفْرَعَيْتَ الَّذِي كَفَرْنَا بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَاؤْتَيْنَنَّ مَا لَأَوْ وَلَدًا﴾ (آیت: ۷۷)

[بھلا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو ہماری آیات کا منکر ہوا اور کہا مجھے مال اور

اولاد ملکر رہیں گے]

یہ آیت عاصی بن وائل السہمی کے متعلق اتری تھی۔

(بخاری عن خباب بن ارتؓ ۱۵)

۱۳ ”صحیح البخاری“ فی بدء الخلق، برقم (۳۲۰۷)۔

۱۴ حکاہ الواحدی فی ”أسباب النزول“: ۲۲۷، عن الكلبي؛ وانظر ”سيرة ابن هشام“ ۳۶۱/۱. ووقع في ع سقط إلى آخر السورة أثبت خطأ في آخر سورة الأنبياء.

۱۵ برقم (۴۷۳۲) فی التفسیر.

سُورَةُ طه

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۳۰]

﴿ فَلَبِثْتَ سِنِينَ فِي أَهْلِ مَدْيَنَ ﴾ (آیت: ۴۰)

[پھر تم کئی سال مدین والوں کے پاس رہے]

حضرت موسیٰؑ مدین میں دس سال ٹھہرے تھے۔

(ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۳۱]

﴿ يَوْمَ الزَّيْنَةِ ﴾ (آیت: ۵۹)

[جشن کا دن]

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں یہ عاشوراء کا دن تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۳۲]

﴿ السَّامِرِيُّ ﴾ (آیت: ۸۵)

[سامری]

اس کا نام موسیٰ بن ظفر تھا۔

(ابن ابی حاتم عن ابن عباسؓ)

اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ یہ اہل کرمان میں سے تھا۔

اور ایک اور سند سے ذکر کیا ہے کہ یہ باجرقا کے لوگوں میں سے تھا۔

اور حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ یہ اس بستی کا رہنے والا تھا جس کا نام سامرہ ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۳۳]

﴿ مِّنْ أَثَرِ الرَّسُولِ ﴾ (آیت: ۹۶)

[اس بھیجے ہوئے کے پاؤں کے نیچے سے]

اس رسول سے مراد جبرائیل ہیں جیسا کہ ابن ابی حاتم نے حضرت علی اور حضرت ابن عباسؓ اور دوسرے حضرات سے نقل کیا ہے۔

سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۳۴]

﴿وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَهُ﴾ (آیت: ۲۹)

[اور ان میں سے جو یہ کہے کہ میں خدا ہوں]

حضرت ضحاک اور قتادہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ابلیس ہے۔ (ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۳۵]

﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ﴾ (آیت: ۴۷)

[اور ہم قیامت کے دن انصاف کی ترازوئیں قائم کریں گے]

حضرت ابن جریر نے حضرت حذیفہ الیمانی سے روایت کیا فرمایا کہ قیامت کے دن صاحب میزان جبرائیل ہوں گے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۳۶]

﴿قَالُوا حَرِّقُوهُ﴾ (آیت: ۶۸)

[وہ لوگ کہنے لگے اس کو جلا دو]

کہا گیا ہے کہ یہ کہنے والا نمرود تھا۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ فارس کے کردوں میں سے ایک تھا جس کا نام ہیزن تھا۔ (ابن ابی حاتم عن شعیب الجبالی)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۳۷]

﴿إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَرَكْنَا فِيهَا﴾ (آیت: ۷۱)

[اس زمین کی طرف جس میں ہم نے برکت رکھی ہے]

(ابن ابی حاتم ۲) سدی فرماتے ہیں اس سے مراد شام ہے۔

(ابن عسکر ۳) اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مکہ مراد ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۳۸]

﴿إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ﴾ (آیت: ۱۰)

[جن کیلئے پہلے سے ہماری طرف سے بھلائی مقدر ہو چکی ہے وہ لوگ اس سے

دور رہیں گے]

حضور ﷺ نے فرمایا یہ عیسیٰ اور عزیر اور فرشتے ہیں۔ اسی طرح سے مختصر ابن ابی

حاتم نے حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث سے اس کو روایت کیا ہے۔

اور ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت عیسیٰ اور مریم اور عزیرہ کے بارے میں

۱۔ ورد في أحاديث مرفوعة صحيحة دعاء النبي صلى الله عليه وسلم للشام بالبركة مخرجة في السنن وغيرها؛ وأورد في فضائلها الحافظ أبو الحسن الربيعي المتوفى سنة ٤٤٤ هـ، وسماه "فضائل الشام ودمشق" وطبعه مجمع اللغة العربية بدمشق سنة ١٣٧٠ هـ = ١٩٥٠ م، بتحقيق الدكتور صلاح الدين المنجد مع ملاحق له؛ وللشيخ ناصر الدين الألباني: "تخریج أحاديث فضائل الشام ودمشق للربيعي" طبعه في دمشق المكتب الإسلامي سنة ١٣٧٩ هـ.

۲۔ روى الحافظ ضياء الدين المقدسي في "فضائل بيت المقدس" برقم (٢٨) عن أبي العالية: في قوله ﴿إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَرَكْنَا فِيهَا لِلْعَالَمِينَ﴾ قال: من بركتها أن كل ماء عذب يخرج من أصل صخرة بيت المقدس.

۳۔ وأخرجه البزار، كما في "كشف الأستار" (٢٢٣٤) بلفظ: "يعني عيسى ابن مريم صلى الله عليه وسلم ومن كان معه". وفيه شرح بن سعد مولى الأنصار، وثقه ابن حبان و ضعفه الجمهور، وبقية رجاله ثقات. قاله الهيثمي في "مجمع الزوائد" ٦٨/٧.

۴۔ أخرج نحوه الطبراني. كما في "مجمع الزوائد" ٦٩/٧.

اتری تھی۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۳۹]

﴿ اِنَّ الْاَرْضَ ﴾ (آیت: ۱۰۵)

[بالآخر اس زمین کے مالک میرے نیک بندے ہوں گے]

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں یہ جنت کی زمین ہے۔ (ابن ابی حاتم)

سُورَةُ الْحَجِّ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۲۰]

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ﴾ (آیت: ۳)

[اور بعض لوگ وہ ہیں جو اللہ کے بارے میں بغیر علم کے جھگڑا کرتے ہیں]
حضرت ابو مالک فرماتے ہیں یہ آیت نضر بن حارث کے بارے میں اتری تھی۔
(ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۲۱]

﴿مَنْ كَانَ يَظُنُّ أَنْ لَنْ يَنْصُرَهُ اللَّهُ﴾ (آیت: ۱۵)

[جس شخص کو یہ گمان ہو کہ اللہ آپ کی مدد نہیں کرے گا]
یعنی حضرت محمد ﷺ کی مدد نہیں کرے گا۔ (ابن ابی حاتم عن ابن عباس)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۲۲]

﴿هَذَانِ خَصْمَيْنِ﴾ (آیت: ۱۹)

[یہ دو فریق ہیں]

بخاری مسلم نے حضرت ابو ذر سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ بن حارث اور حضرت علی بن ابی طالب اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ کے بارے میں اتری تھی۔

اور حاکم نے حضرت علیؑ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے

۱ البخاری (۴۷۴۳) فی التفسیر، و مسلم (۳۳) فی آخر صحیحہ.

۲ فی "المستدرک" ۳۸۶/۲، و صحیحہ الذہبی.

میں اتری تھی جنہوں نے جنگ بدر میں مبارز طلب کیا تھا۔ یعنی حضرت حمزہ حضرت علی اور حضرت عبیدہ بن حارث اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ (یہ آخری تینوں نام دونوں روایتوں کے کافروں کے ہیں۔ امداد اللہ)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۲۳]

﴿وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ﴾ (آیت: ۲۵)

[اور جو اس میں شرارت کے ساتھ گمراہی کا ارادہ کرے گا]

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں یہ آیت عبداللہ بن انیس کے بارے میں

اتری تھی۔ (ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۲۴]

﴿فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ﴾ (آیت: ۲۸)

[ایام مقررہ میں]

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں اس سے دن مراد ہیں۔

حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں نو ذی الحج اور دسویں کا دن اور ایام تشریق مراد ہیں۔

اور حضرت ابن عمر فرماتے ہیں قربانی کا دن اور اس کے بعد کے دو دن مراد

ہیں۔ (ان اقوال کو ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے)

(فائدہ) دس دن سے مراد ذی الحج کے دس دن ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۲۵]

﴿عَذَابٌ يَوْمَ عَقِيمٍ﴾ (آیت: ۵۵)

[کافروں کیلئے کسی منحوس دن کا عذاب]

۳ وذلك لما بعثه رسول الله صلى الله عليه وسلم مع رجلين أحدهما مهاجري ، والآخر من الأنصار ، فافتخروا في الأنساب فغضب عبد الله بن أنيس فقتل الأنصاري ثم ارتد عن الإسلام. انظر الرواية في " الدر المنثور " ۳۵۱/۴.

حضرت ابی بن کعب اور حضرت سعید بن جبیر اور حضرت عکرمہ سے مروی ہے کہ اس سے جنگ بدر مراد ہے۔

اور حضرت حسن اور حضرت مجاہد اور حضرت ضحاک فرماتے ہیں قیامت کا دن مراد ہے جس کی رات نہیں ہوگی۔

(یہ دونوں قول ابن ابی حاتم نے ذکر کئے ہیں)

سُورَةُ الْمُؤْمِنُونَ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۲۶]

﴿ وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُورِ سَيْنَاءَ ﴾ (آیت: ۲۰)

[اور ایک درخت بھی جو سینا پہاڑ سے اگتا ہے]

ربیع نے فرمایا کہ یہ زیتون کا درخت ہے۔ (ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۲۷]

﴿ إِلَى سَابِئَةَ ﴾ (آیت: ۵۰)

[ایک بلند جگہ پر]

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد فلسطین میں رملہ کا علاقہ ہے۔

حضرت ضحاک فرماتے ہیں یہ بیت المقدس کا علاقہ ہے۔

حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں اس سے مراد دمشق ہے۔

اور حضرت ابن زید فرماتے ہیں اس سے مصر کا علاقہ مراد ہے۔

(یہ سب اقوال ابن ابی حاتم نے ذکر کئے ہیں)۔

۱. وأخرج الطبراني في "المعجم الأوسط" عن مرة الزهري، قال الهيثمي في "مجمع الزوائد" ۷۲/۷: "وفيه مَنْ لَمْ أَعْرِفْهُمْ". وقوله: "هي الرملة" سقط من خ. واستبعد الطبري في "تفسيره" ۲۱/۱۸ هذا التفسير لأن الرملة لاماء بها معين، والله تعالى ذكره وصف هذه الربوة بأنها ذات قرار و معين.

سُورَةُ النُّورِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۲۸]

﴿الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ﴾ (آیت: ۱۱)

[بیشک جن لوگوں نے بہتان کا طوفان برپا کیا ہے]

یہ افک کی بات کرنے والے حضرت حسان بن ثابتؓ اور حضرت مسطح بن اثاثہؓ اور حضرت حمنہ بنت جحشؓ اور عبداللہ بن ابی تھے اور یہ عبداللہ بن ابی تھا جس نے تکبر اختیار کیا تھا جیسا کہ بخاری مسلمہ میں مروی ہے۔
(فائدہ) عبداللہ بن ابی منافق کی سب سے زیادہ شرارت تھی۔

۱۔ البخاری (۴۱۴۱) فی المغازی من "صحیحہ" و مسلم فی التوبۃ باب: فی حدیث الإفک و قبول توبۃ القاذف، رقم (۲۷۷۰)۔

سُورَةُ الْفُرْقَانِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۴۹]

﴿وَأَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ آخَرُونَ﴾ (آیت: ۴)

[اور دوسرے لوگوں نے اس پر اس کا ساتھ دیا ہے]

اس سے مراد یہودی ہیں جیسا کہ ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد سے روایت کیا

ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ حضرمی کا غلام جبر مراد ہے۔ (سہلی)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۵۰]

﴿وَيَوْمَ يَعْصُ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ يَقُولُ يَلِيَّتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ

سَبِيلًا﴾ (آیت: ۲۷)

[اور جس دن گنہگار اپنے ہاتھوں کو کاٹ کاٹ کھائے گا اے کاش میں بھی رسول

کے ساتھ راہ پر لگ جاتا۔ ہائے میری شامت کاش میں نے فلا نے کو دوست نہ بنایا ہوتا]

ابن ابی حاتم نے کئی سندوں سے حضرت ابن عباس اور حضرت سعید بن المسیب

اور حضرت مجاہد اور حضرت قتادہ اور حضرت سدی وغیرہ سے روایت کیا ہے کہ ظالم سے

مراد عقبہ بن ابی معیط ہے اور فلان سے مراد امیہ بن خلف ہے اور عمرو بن میمون

فرماتے ہیں ابی بن خلف ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۵۱]

﴿الْقَرْيَةِ الَّتِي أُمِطِرَتْ مَطَرًا سَوًّا﴾ (آیت: ۲۰)

۱۔ ۱۳۷/۱۸

۲۔ انظر "تفسير الطبري" ۶/۱۹

[وہ بستی جس پر بری طرح کے پتھر برسائے گئے تھے]

ابن ابی حاتم نے حضرت حسن سے روایت کیا ہے کہ یہ حضرت لوط علیہ السلامؑ کی بستی تھی۔

اور حضرت حسن فرماتے ہیں یہ شام اور مدینہ کے درمیان میں ایک بستی تھی۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۵۲]

﴿ وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ ﴾ (آیت: ۵۳)

[اور وہی ہے جس نے ملے ہوئے دو دریا چلائے]

حضرت حسن فرماتے ہیں یہ فارس اور روم کا دریا ہے۔

اور حضرت سعید فرماتے ہیں ایک دریا آسمان کا اور ایک دریا زمین کا مراد ہے۔
(دونوں قول ابن ابی حاتم میں ہیں)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۵۳]

﴿ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلَىٰ سَرَبٍ ظَهِيرًا ﴾ (آیت: ۵۵)

[اور کافر تو اپنے رب کا مخالف ہے]

حضرت شععی فرماتے ہیں اس سے مراد ابو جہل ہے۔
(ابن ابی حاتم)

سُورَةُ الشُّعْرَاءِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۵۴]

﴿فَجِئِعَ الشَّعْرَةَ﴾ (آیت: ۳۸)

[غرض وہ جادو گرج جمع کر لئے گئے]

ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ یہ جادو گستر کی تعداد میں تھے۔

اور حضرت کعب فرماتے ہیں کہ بارہ ہزار تھے۔

اور ابو ثمامہ فرماتے ہیں سترہ ہزار تھے۔

اور محمد بن کعب قرظی فرماتے ہیں اسی ہزار تھے۔

اور سُدی فرماتے ہیں کہ تینتیس ہزار سے انتالیس ہزار کے لگ بھگ تھے۔

اور ابن جریر نے ابن زید سے روایت کیا کہ یہ سب اسکندر یہ میں جمع ہوئے تھے۔

اور ابن اسحاق نے ان بڑے بڑے جادو گروں کے نام بھی ذکر کئے ہیں۔

سابور، عازور، خطط، مصفی، شمعون۔

(فائدہ) ایک اور نسخے میں یوں نام مذکور ہیں۔ سابور، عازور اور ایک اور نسخے میں

ہیں۔ سابور، نادور۔ (امداد اللہ)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۵۵]

﴿فَأَلْقَى مُوسَى عَصَاهُ﴾ (آیت: ۲۵)

[پھر موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا]

ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ موسیٰ کے عصا کا نام ماشا تھا۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ نبعہ تھا۔ یہ نام ”کشاف“ میں مذکور ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۵۶]

﴿لِيَشْرَبُوا قَلِيلًا﴾ (آیت: ۵۴)

[تھوڑی سی جماعت]

ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا کہ موسیٰ کے ساتھی چھ لاکھ تھے۔

اسی طرح ابن ابی حاتم نے حضرت مسعود غیرہؓ سے بھی روایت کیا ہے۔ اور ابن ابی حاتم نے ایک اور سند سے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ ان کی تعداد چھ لاکھ ستر ہزار تھی۔

اور حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ وہ پانچ لاکھ تین ہزار پانچ سو تھے۔

اور سدی سے مروی ہے کہ چھ لاکھ بیس ہزار تھے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۵۷]

﴿أَنْ يَّعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ﴾ (آیت: ۱۹۷)

[کہ اس کو بنی اسرائیل کے عالم جانتے ہیں]

ابن ابی حاتم اور ابن سعد نے حضرت عطیہ سے اس آیت کے متعلق ذکر کیا کہ یہ پانچ علماء تھے۔ اسد، اسید، ابن یامین، ثعلبہ اور عبداللہ بن سلام۔

۲ وأخرجہ أحمد بن منیع؛ وفي إسنادہ المسعودي ورجل لم يُسم. انظر "المطالب العالیة" ۳/۳۵۴،

سُورَةُ النَّملِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۵۸]

﴿وَإِذِ النَّملِ﴾ (آیت: ۱۸)

[چیونٹیوں کا میدان]

حضرت قتادہ فرماتے ہیں ہمیں ذکر کیا گیا ہے کہ یہ شام کے علاقے میں ایک

وادی ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۵۹]

﴿قَالَتْ نَمْلَةٌ﴾ (آیت: ۱۸)

[چیونٹی نے کہا]

حضرت سہیلی فرماتے ہیں اس چیونٹی کا نام حرمیا تھا۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے طاخیه تھا۔ یہ نام زخشری نے ذکر کیا ہے۔

اور قاموس کے مصنف نے فرمایا کہ اس کا نام عیج جُوف تھا۔

ابن عسکر فرماتے ہیں کہ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت قتادہ سے حضرت سلیمان کی

چیونٹی کے متعلق سوال کیا گیا کہ وہ مذکر تھی یا مؤنث اور اس مجلس میں امام ابوحنیفہ بھی

موجود تھے تو انہوں نے فرمایا وہ مؤنث تھی کیونکہ اللہ نے فرمایا قَالَتْ نَمْلَةٌ (اگر یعنی

مذکر ہوتی تو قال نملہ ہوتا۔ انور)۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۶۰]

﴿وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ﴾ (آیت: ۱۹)

[اور میرے والدین پر]

اس سے مراد داود اور اُوریا ہیں کرمانی نے عجائب میں اس کو ذکر کیا ہے۔
 (فائدہ) حضرت سلیمان علیہ السلام جس خاتون سے پیدا ہوئے وہ پہلے اُوریا
 حتیٰ کی بیوی تھی جس سے بعد میں حضرت داود علیہ السلام نے نکاح کیا تھا۔
 [سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۶۱]

﴿لَا آدَىٰ الْهُدَىٰ﴾ (آیت: ۲۰)

[میں ہد ہد کو نہیں دیکھ رہا]

امام ابن ابی حاتم نے حضرت حسن سے روایت کیا فرمایا سلیمان کے ہد ہد کا نام
 عنبر تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۶۲]

﴿رَأَيْتُ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ﴾ (آیت: ۲۳)

[میں نے ایک عورت کو دیکھا جو ان پر بادشاہی کر رہی ہے]

ابن ابی حاتم نے حضرت حسن سے روایت کیا کہ اس خاتون کا نام بلقیس بنت
 شراحیل تھا۔

اور اسی طرح سے انہوں نے حضرت قتادہ سے بھی روایت کیا اور اس روایت
 میں یہ اضافہ بھی بیان کیا کہ اس کے والدین میں سے ایک جن تھا۔

اور ابن ابی حاتم نے زہیر بن محمد سے روایت کیا فرمایا یہ بلقیس بنت شراحیل بن
 مالک بن ریان تھی اور اس کی ماں کا نام فارعہ تھا جو جن تھیں۔

اور ابن جریج سے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے فرمایا کہ اس کا نام بلقیس بنت
 ذی سرح تھا اور اس کی ماں کا نام بلقیہ تھا۔

اور ابن عسکر نے کہا کہ کہا جاتا ہے کہ اس کے باپ کا نام الیشرح تھا۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایلی شرح تھا۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کی ماں کا نام بلمقہ تھا۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یلغمہ تھا۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے یلمعہ تھا۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے رواحہ تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۶۳]

﴿قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُوْا أَفْتُونِي﴾ (آیت: ۳۲)

[کہنے لگی اے دربار والو مجھے مشورہ دو]

ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ سے روایت کیا کہ اس کے مشورہ میں شریک لوگ

تین سو بارہ مرد تھے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۶۴]

﴿فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمَانَ﴾ (آیت: ۳۶)

[پھر جب وہ سلیمان کے پاس پہنچا]

آنے والے کا نام منذر تھا۔ (کرمانی فی العجائب)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۶۵]

﴿قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ﴾ (آیت: ۳۹)

[جنات میں سے ایک دیو نے کہا]

اس دیو کا نام عفریت ”کوزن“ تھا ابن ابی حاتم نے اس کو شعیب الجبائی اور یزید

بن رومان سے روایت کیا ہے

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۶۶]

﴿قَالَ الَّذِي عِنْدَكَ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ﴾ (آیت: ۴۰)

[ایک شخص نے جس کے پاس کتاب کا علم تھا]

ابن عباس اور قتادہ فرماتے ہیں جس کے پاس کتاب کا علم تھا اس کا نام آصف

لے روایۃ یزید بن رومان فی ”الدر المنثور“ ۱۰۸/۵ : أن اسمه كوزی.

بن برخیا تھا اور یہ حضرت سلیمان کے کاتب ۲ تھے۔

اور زہیر بن محمدؓ فرماتے ہیں کہ انسانوں میں سے ایک آدمی تھے جس کا نام ذوالنور تھا۔

اور حضرت مجاہدؓ فرماتے ہیں کہ اس کا نام اسطوم تھا۔

اور ابن لہیعہ فرماتے ہیں کہ یہ خضر تھے۔ (یہ سب اقوال ابن ابی حاتم نے نقل کئے)

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جبرائیلؑ تھے۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ ایک فرشتہ تھا جس کے ذریعے اللہ نے حضرت سلیمانؑ

کو تقویت عطا فرمائی تھی۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ ضبہ تھا جو قبیلے کا سردار تھا۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ زاید آدمی تھا جس کا نام ملیخا تھا۔ (یہ سب اقوال

کرمانی نے عجائب میں نقل کئے ہیں)۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۶۷]

﴿وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ﴾ (آیت: ۲۸)

[اور شہر میں نو شخص تھے]

ابن ابی حاتم نے سدی کے واسطے سے حضرت ابو مالک سے انہوں نے حضرت

ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ ان کے نام یہ تھے۔ رعمی، رعمی، رعمی، ہرمی، ہرمی،

داب، صواب، رباب، مسطح، قدار بن سالف یہی اونٹنی کو زخمی کرنے والا تھا۔

اور بعض علماء نے ان کے نام ان دو بتوں میں نظم کئے ہیں۔

ریاب، وغنم، والہذیل، ومصدع

عمیر، سییط، عاصم، قدار

۲ انظر "تفسیر الطبری" ۱۰۳/۱۹۔

۳ کذا فی الأصول و "تفسیر ابن کثیر" ۳۶۷/۳؛ وفي "الدر المنثور" ۱۱۲/۵: "زعمی" بالزای۔

۴ "الاتقان" ۱۴۷/۲: "رب"۔

وسمعان، رھط الماکرین بصالح

الا ان عدوان النفوس ، بوار .

(ترجمہ) ریاب غنم اور ہذیل اور مصدرع اور عمیر اور سبیط اور عاصم اور

قدار اور سمعان۔

یہ حضرت صالحؑ کے ساتھ مکر کرنے والی ایک جماعت تھی سن لو لوگوں کا سرکشی کرنا ہلاکت ہے۔

اسی طرح سے میں نے اس کو شیخ جلال الدین ابن ہشام کے ”تذکرۃ“ سے نقل کیا ہے اور اس طرح سے حضرت ابن عباسؓ کے قول کی مخالفت موجود ہے۔ اور ابن ہشام نے ان کے آباء کے نام بھی علی الترتیب نقل کئے ہیں۔

مہرع، غنم، عبدرب، مہرج، کردہ، صدقہ، مخرمہ، سالف، صفی۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۶۸]

﴿ رَبِّ هَذِهِ الْبَلَدَةَ ﴾ (آیت: ۹۱)

[اس شہر کے مالک]

(ابن ابی حاتم ۵)

ابن عباس فرماتے ہیں اس سے مراد مکہ ہے۔

سُورَةُ الْقَصَصِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۶۹]

﴿فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ﴾ (آیت: ۸)

[پھر فرعون کے گھر والوں نے موسیٰ کو اٹھالیا]

اٹھانے والے کا نام طاہوت تھا۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ فرعون کی بیوی تھی۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کی بیٹی تھی۔ یہ تینوں قول نقل کئے ہیں۔

علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ تیسرا قول ابن ابی حاتم نے ابو عبد الرحمن حبلی

سے نقل کیا ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۷۰]

﴿وَقَالَتِ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ﴾ (آیت: ۹)

[اور فرعون کی بیوی نے کہا]

فرعون کی بیوی کا نام آسیہ بنت مزاحم تھا۔ (ابن ابی حاتم عن عبد اللہ بن عمرو)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۷۱]

﴿أُمِّ مُوسَى﴾ (آیت: ۱۰)

[موسیٰ کی والدہ]

امام بغوی فرماتے ہیں موسیٰ کی والدہ کا نام یوحنا بنت لاوی بن یعقوب تھا اسی

طرح سے ابن جوزی نے "التبصرہ" میں لکھا ہے۔

۱ "الإتقان" ۱۴۷/۲ کما یلی. "أم موسی: یوحنا بنت یصہر بن ولاوی".

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یا و خا تھا۔

(الاتقان)

اور یہ بھی کہا گیا ہے یا رخت تھا۔

(فائدہ) اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کا نام یو خا تھا۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے اباذفت

(امداد اللہ)

تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۷۲]

﴿ وَقَالَتْ لِأُخْتِهِ ﴾ (آیت: ۱۱)

[اور موسیٰ کی بہن سے کہا]

ابن عسکر فرماتے ہیں ان کا نام مریم تھا۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کلثومؑ تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۷۳]

﴿ وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ ﴾ (آیت: ۱۵)

[اور موسیٰ شہر میں داخل ہوئے]

اس شہر کا نام منف تھا جو مصر کے علاقے میں واقع تھا۔ (ابن ابی حاتم ۳ عن سدی)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۷۴]

﴿ عَلَى حَيْنٍ غَفْلَةٍ ﴾ (آیت: ۱۵)

[ایسے وقت میں جب لوگ بے خبر تھے]

ابن عباس اور ابن جبیر اور قتادہ رحمہم اللہ فرماتے ہیں دو پہر کا وقت مراد ہے۔

(ابن ابی حاتم)

اور ایک اور سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ یہ مغرب اور

(ابن ابی حاتم)

عشاء کے درمیان کا وقت تھا۔

۲ جاء ذلك في رواية أخرجه ابن عساكر عن أبي رواد، وأخرى عن أبي أمامة رضي الله عنه أخرجه ابن عساكر والضرابي؛ كما في "الدر المشور" ۱۲۱/۵.

۳ وابن جرير في "تفسيره" ۲۸/۲.

۴ في عروب: "ابن مردويه". وانظر "تفسير الطبري" ۲۹/۲۰.

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۷۵]

﴿ فَوَجَدَا فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ ﴾ (آیت: ۱۵)

[تو انہوں نے وہاں دو آدمیوں کو دیکھا جو لڑ رہے تھے]
اسرائیلی جو تھا وہ سامری تھا اور جو قبیلی تھا اس کا نام فاتون تھا۔ (زختری ۵)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۷۶]

﴿ وَجَاءَ سَاجِدٌ مِّنْ أَقْصَا الْمَدِينَةِ ﴾ (آیت: ۲۰)

[اور ایک شخص شہر کے پرلے کنارے سے آیا]
ضحاک فرماتے ہیں اس سے مراد آل فرعون کا مؤمن شخص تھا۔
اور شعیب الجبائی فرماتے ہیں اس کا نام شمعون تھا۔
اور ابن اسحاق فرماتے ہیں اس کا نام شمعان تھا۔ یہ دونوں قول ابن ابی حاتم نے
ذکر کئے ہیں۔اور سہیلی فرماتے ہیں ان اقوال میں شمعان کا قول زیادہ صحیح ہے۔
اور دارقطنی فرماتے ہیں شمعان نام کا کوئی شخص معروف نہیں ہے سوائے آل
فرعون کا ایک مؤمن شخص۔

اور تارتخ طبری میں ہے اس کا نام جبر تھا۔

اور بعض نے کہا حبیب تھا۔

اور بعض نے کہا حزقیل تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۷۷]

﴿ وَوَجَدَا مِنْ دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ ﴾ (آیت: ۲۳)

[اور ان لوگوں سے ایک طرف دو عورتوں نے دیکھا جو اپنی بکریاں روکے کھڑی

تھیں]

ان دو عورتوں کا نام لیا اور صفور یا تھا اور یہ آخری ہیں جن کے ساتھ حضرت موسیٰ کا نکاح ہوا تھا۔
(ابن ابی حاتم عن شعیب الجبائی)

اور شعیب جبائی نے فرمایا کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ شرفا تھا اور ان دونوں کے والد حضرت شعیب تھے۔ اکثر علماء کے نزدیک یہی قول ہے۔

اور ابن ابی حاتم نے حضرت مالک بن انس سے روایت کیا کہ ان کو یہ بات پہنچی کہ حضرت شعیب وہی ہیں جن پر حضرت موسیٰ نے اپنا واقعہ بیان کیا تھا۔

اور حضرت حسن نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ شعیب ہیں یہ شعیب نہیں ہیں بلکہ یہ اس دن اس پانی کے اوپر موجود لوگوں کے سردار تھے۔

اور ابن ابی حاتم نے ابو عبیدہ سے روایت کیا کہ اس کا نام یثرون تھا۔ جو حضرت شعیب کا بھائی ہے تھا۔

اور ابن جریر نے ابن عباسؓ سے ذکر کیا کہ اس کا نام یثری تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۷۸]

﴿ثُمَّ تَوَلَّىٰ إِلَى الظِّلِّ﴾ (آیت: ۲۳)

[اور پھر ہٹ کر سایہ میں آگئے]

یہ کیکر کے درخت کا سایہ تھا۔ (ابن جریر از ابن مسعود ۸)

۶ زیادہ من "تفسیر الطبری" ۴۰/۲۰.

۷ کذا فی ق و "تفسیر الطبری" ۴۰/۲۰؛ و وقعت فی خ: "نیرون ابن ابی" وهو خطأ.

۸ "الطبری" ۳۷/۲۰ عن السدي لا ابن مسعود، و کذا فی "الطبری" ط الحلبي ۵۸/۲۰. ولعل ما أثبتته المؤلف جاء في نسخته من "الطبری" والله أعلم.

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۷۹]

﴿فَاغْرَقْنَا هُمْ فِي الْيَمِّ﴾ [سورة الاعراف آیت نمبر ۱۳۶]

کہا گیا ہے کہ اس دریا کا نام راسافا تھا جو مصر کے پیچھے بہتا ہے۔ (ابن عسکر)
 (فائدہ) علامہ سیوطی نے یہاں سورة الاعراف آیت نمبر ۱۳۶ جو ابھی اوپر لکھی
 گئی ہے درج کی ہے جبکہ سورة قصص میں آیت ۴۰ میں فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۸۰]

﴿وَقَالُوا اِنْ نَتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نَتَّخِطُ مِنْ اَرْضِنَا﴾ (آیت: ۵۷)

[اور کہتے ہیں اگر ہم آپ کے ساتھ ہو جائیں تو اپنے ملک سے نکال دیئے جائیں]
 اس بات کا کہنے والا حارث بن عامر بن نوفل ہے۔ (نسائی عن ابن عباس)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۸۱]

﴿اَفَمَنْ وَعَدْنٰهُ﴾ (آیت: ۶۱)

[بھلا وہ شخص جس سے ہم نے اچھا وعدہ کیا ہے وہ اس کے برابر ہو سکتا ہے جس
 کو ہم نے دنیاوی زندگی کا فائدہ پہنچایا ہے]

ابن جریر نے حضرت مجاہد سے روایت کیا ہے فرمایا کہ یہ آیت حضرت حمزہ اور
 حضرت علیؑ اور ابو جہل کے بارے میں اتری تھی۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۸۲]

﴿مَا اِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوْا بِالْعَصْبَةِ﴾ (آیت: ۷۶)

[ان (خزانوں) کی چابیاں اٹھانے سے کئی طاقتور مرد تھک جاتے تھے]

دینوری نے ”مجالسہ“ میں حضرت خیشمہ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ میں نے
 انجیل میں پڑھا ہے کہ قارون کے خزانوں کی چابیاں ساٹھ نچروں کے بوجھ کے برابر
 تھیں ہر چابی ایک انگلی کے بقدر تھی جس سے ایک خزانہ کھلتا تھا۔

۹ زیادہ من ”تفسیر ابن جریر“ . ۶۲/۲۰

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۸۳]

﴿لَرَأَدُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ﴾ (آیت: ۸۵)

[آپ کو اصل وطن میں پہنچا دے گا]

حضرت مجاہد اور حضرت ضحاک فرماتے ہیں ”معاد“ سے مراد مکہ ہے۔

اور حضرت نعیم القاری فرماتے ہیں بیت المقدس ہے۔

اور حضرت ابن عباسؓ وغیرہ فرماتے ہیں قیامت ہے۔

(یہ سب اقوال ابن ابی حاتم نے نقل کئے ہیں)۔

۱۰ أخرجه البخاري (٤٧٧٣) في التفسير عن ابن عباس موقوفاً.

۱۱ وفي ”فتح الباري“ ٥١٠/٨: ”وروى عبد الرزاق، عن معمر، عن قتادة قال: كان ابن عباس يكتُم تفسير هذه الآية، وروى الطبري من وجه آخر عن ابن عباس قال: (لرأذك إلى معاد) قال: إلى الجنة، وإسناده ضعيف، ومن وجه آخر قال: ”إلى الموت“، وأخرجه ابن أبي حاتم وإسناده لا بأس به، ومن طريق مجاهد قال: يحييك يوم القيامة“ ومن وجه آخر عنه: ”إلى مكة“ وقال عبد الرزاق، قال معمر: وأما الحسن والزُّهري فقالا: هو يوم القيامة، وروى أبو يعلى من طريق أبي جعفر محمد بن علي قال: سألت أبا سعيد عن هذه الآية فقال: معاده آخرته. وفي إسناده جابر الجعفي، وهو ضعيف.

سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۸۴]

﴿ أَحْسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا ﴾ (آیت: ۲)

[کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ اتنا کہہ کر چھوٹ جائیں گے کہ ہم ایمان لے آئے اور ان کی آزمائش نہیں ہوگی]

یہ مکہ میں اسلام پر اذیت دیئے گئے لوگ مراد ہیں جن میں سے ایک حضرت عمار بن یاسر ہیں۔

(فائدہ) یعنی جو لوگ اسلام لاتے ہیں ان کو دشمنوں کی طرف سے اسلام لانے کی اذیت بھی ملتی ہے جیسے حضرت عمار بن یاسرؓ وغیرہ کو اسلام لانے پر اذیتیں دی گئیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۸۵]

﴿ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا سَبِيلَنَا ﴾ (آیت: ۱۲)

[اور کافر ایمان والوں سے کہتے ہیں کہ تم ہمارے راستے پر چلو]

اس کا کہنے والا ولید بن مغیرہ تھا۔

(مہدوی)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۸۶]

﴿ هَذِهِ الْقَرْيَةُ ﴾ (آیت: ۳۱، ۳۲)

[یہ بستی]

اس بستی کا نام سدوم تھا۔

۱۔ کما جاء في آثار أخرجها الطبري ۸۲/۲۰، وابن أبي حاتم انظر " الدر المنثور

۱۴۱/۵ "

سُورَةُ الرُّومِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۸۷]

﴿ فِي آدْنَى الْأَرْضِ ﴾ (آیت: ۳)

[پاس والے ملک میں]

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں اس سے مراد ملک شام کا کونہ ہے۔
اور حضرت مجاہد نے فرمایا اس سے مراد جزیرہ ہے جو روم کی زمین فارس کے
زیادہ قریب ہے۔ (ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۸۸]

﴿ فِي يَضْعِ سِنِينَ ﴾ (آیت: ۴)

[چند سالوں میں]

نوسال مراد ہیں۔ (ابن جریر، از ابن مسعود)
اور سات سال کا قول امام ترمذی نے نیا را اسلامی ۲ کی حدیث کی رو سے بیان کیا

ہے۔

۱۔ ۱۴/۲۱۔

۲۔ الترمذی (۳۱۹۲) فی التفسیر، وقال: هذا حدیث صحیح حسن غریب.

سُورَةُ لُقْمَانَ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۸۹]

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ﴾ (آیت: ۶)

[اور ایک وہ لوگ ہیں جو کھیل کی باتوں کے خریدار ہیں]

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں یہ آیت نضر بن حارث کے بارے میں اتری تھی۔ (جویرا)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۹۰]

﴿وَأَلْقَى فِي الْأَرْضِ مَرَأْسِي﴾ (آیت: ۱۰)

[اور زمین پر پہاڑ رکھ دیئے]

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں اس سے مراد اونچے اونچے پہاڑ ہیں جو زمین میں گڑے ہوئے ہیں۔ اور یہ ستر پہاڑ ہیں ان میں سے ایک قاف ہے ایک ابوقبیس ہے ایک جودی ہے ایک لبنان ہے ایک سنین ہے ایک شبیر ہے ایک طور سیناء ہے۔ (جویرا)

ل خ: "ابن جریر"؛ وهو خطأ إذ لم أجده فيه . وجویر هو ابن سعید الأزدي ، أبو القاسم البلخي ، ضعفه الكثير من المحدثين ، وعدّه يحيى القطان ممن لا يحمل عنهم الحديث ويكتب التفسير عنهم ، وذكره السيوطي ممن أسندوا التفسير إلى ابن عباس وهي غير مرضية ورواتها مجاهيل . انظر "تهذيب التهذيب" لابن حجر ۱۲۴/۲ و "الإتقان في علوم القرآن" للسيوطي ۱۸۸/۲ و "الدر المنثور" ۱۵۹/۵ وفيه عزي الأثر أعلاه لجویر لا لابن جریر.

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۹۱]

﴿وَإِذْ قَالَ الْقَمْنُ لِأَبْنَيْهِ﴾ (آیت: ۱۳)

[اور جب لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا]

بیٹے کا نام تاران تھا۔

اور بعض نے کہا انعم تھا۔

اور بعض نے کہا مشلم تھا۔

سُورَةُ السَّجْدَةِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۹۲]

﴿مَلِكُ الْمَوْتِ﴾ (آیت: ۱۱)

[موت کا فرشتہ]

ابوالشیخ نے وہب سے روایت کیا ہے کہ اس فرشتے کا نام عزرائیل ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۹۳]

﴿أَفَنَنْ كَانٍ مُّؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا﴾ (آیت: ۱۸)

[کیا جو شخص مومن ہے اس کے برابر ہے جو نافرمان ہو]

ابن ابی حاتم نے ابن ابی لیلیٰ اور سدی سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت حضرت علیؓ اور ولید بن عقبہ کے بارے میں اتری تھی۔ (واحدی عن ابن عباسؓ)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۹۴]

﴿إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ﴾ (آیت: ۲۷)

[بخمر زمین کی طرف]

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا اس سے یمن کی زمین مراد ہے۔

اور حضرت مجاہد فرماتے ہیں یہ اپنے معنی میں خود واضح ہے۔

۱۔ نصُّ رواية مجاهد، كما في "الدر المنثور" ۱۷۹/۵: "هي التي لاتبت، هن آيين ونحوها من الأرض" وانظر نحوها في "تفسير الطبري" ۷۲/۲۱.

اور حضرت حسن فرماتے ہیں یہ یمن اور شام کے درمیان کی زمین ہے۔
 (ان سب اقوال کو ابن ابی حاتم نے ذکر کیا ہے)
 اور ایک قوم کہتی ہے اس سے مصر مراد ہے۔

سُورَةُ الْأَحْزَابِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۹۵]

﴿إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ﴾ (آیت: ۹)

[جب تم پر لشکر چڑھ آئے تھے]

اس سے ان لوگوں کا شکر مراد ہے ابوسفیان اور ان کے ساتھی کے اور قریظہ اور عیینہ بن بدر کے لشکر۔
(ابن ابی حاتم عن مجاہد)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۹۶]

﴿فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ دِيمًا﴾ (آیت: ۹)

[تو ہم نے ان پر آندھی بھیجی]

آندھی کا نام صباء تھا۔
(ابن ابی حاتم عن ابن عباس)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۹۷]

﴿وَجُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا﴾ (آیت: ۹)

[اور ایسی فوجیں بھیجیں جو تمہیں دکھائی نہیں دیتی تھیں]

حضرت مجاہد فرماتے ہیں ان لشکروں سے مراد فرشتوں کے لشکر ہیں۔

(ابن ابی حاتم ۲)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۸۹]

﴿إِذْ جَاءَكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ﴾ (آیت: ۱۰)

۱۔ والطبري ۸۱/۲۱.

۲۔ والطبري ۸۱/۲۱.

[جب وہ تم پر اوپر کی طرف سے چڑھ آئے تھے]

حضرت مجاہد فرماتے ہیں اس سے مراد عیینہ بن بدر ہے جو نجد سے لشکر لے کر آیا تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۹۹]

﴿وَمِنْ أَسْفَلٍ مِنْكُمْ﴾ (آیت: ۱۰)

[اور نیچے کی طرف سے چڑھ آئے تھے]

اس سے مراد ابوسفیان اور اس کے ساتھی اور بنو قریظہ ہیں۔ (ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۰۰]

﴿وَإِذْ يَقُولُ الْمُنْفِقُونَ﴾ (آیت: ۱۲)

[اور جب منافقین کہہ رہے تھے]

سدی نے ان کے ناموں میں قشیر بن معتب کا نام بھی ذکر کیا ہے۔

(ابن ابی حاتم)

اور تفسیر جویر میں حضرت ابن عباسؓ سے ہے کہ یہ معتب بن قشیر انصاری ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۰۱]

﴿وَإِذْ قَالَتْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ﴾ (آیت: ۱۳)

[اور جب ان میں سے بعض لوگوں نے کہا]

سدی نے کہا کہ اس سے مراد عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھی ہیں۔

(ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۰۲]

﴿وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ﴾ (آیت: ۱۳)

[اور ان میں سے بعض نبی سے رخصت مانگ رہے تھے]

سدی کہتے ہیں یہ بنو حارثہ کے دو آدمی تھے ایک ابو عرابہ بن اوس اور دوسرا اوس

(ابن ابی حاتم)

بن قنیطی۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۰۳]

﴿ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ ﴾ (آیت: ۲۳)

[ایمان والوں میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں]

یہ آیت حضرت انس بن نضرؓ اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں اتری تھی۔
(مسلم ۳ وغیرہ عن انس بن مالکؓ)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۰۴]

﴿ مَن قَضَىٰ نَجْبَةً ﴾ (آیت: ۲۳)

[جو اپنا کام پورا کر چکے]

ترمذی ۴ وغیرہ نے حضرت معاویہؓ سے روایت کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا طلحہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنی حاجت پوری کر لی ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۰۵]

﴿ الَّذِينَ ظَاهَرُوهُمْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ﴾ (آیت: ۲۶)

[وہ اہل کتاب جنہوں نے کافروں کی مدد کی تھی]

حضرت مجاہد فرماتے ہیں اس سے مراد بنو قریظہ (کے یہودی) ہیں۔

(ابن ابی حاتم ۵)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۰۶]

﴿ وَأَرْضًا لَّمْ تَطْوُوهَا ﴾ (آیت: ۲۷)

[اور اس زمین کا بھی جس پر تم نے کبھی قدم نہیں رکھا تھا]

سدی فرماتے ہیں اس زمین سے مراد خیبر کی زمین ہے جس کو بنو قریظہ کے بعد

۳ البخاری (۲۸۰۵) فی الجہاد و (۴۷۸۳) فی التفسیر، و مسلم فی الإمارة (۱۹۰۳).

۴ الترمذی (۳۲۰۰) فی التفسیر و (۳۷۴۲) فی المناقب.

۵ والطبری فی "تفسیرہ" ۹۵/۲۱.

فتح کر لیا گیا تھا۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں ہم آپس میں بیان کیا کرتے تھے کہ اس سر زمین سے مراد مکہ کی زمین ہے۔

اور حضرت حسن فرماتے ہیں یہ روم اور فارس کی زمین ہے۔

(یہ سب قول ابن ابی حاتم نے نقل کئے ہیں)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۰۷]

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ﴾ (آیت: ۲۸)

[اے نبی آپ اپنی بیویوں سے کہہ دیجئے]

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام کے پاس جس وقت یہ آیت اتری تو بیویاں تھیں پانچ قریش میں سے، عائشہ بنت ابوبکر صدیق، حفصہ بنت عمر فاروق، حبیبہ بنت ابی سفیان، سودہ بنت زمعہ اور ام سلمہ بنت ابی امیہ اور آپ کے نکاح میں صفیہ بنت حی الخیر یہ اور میمونہ بنت حارث الہلالیہ اور زینب بنت جحش الاسدیہ اور جویریہ بنت حارث بن مصطلق قبیلے کی تھیں۔ (ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۰۸]

﴿أَهْلَ الْبَيْتِ﴾ (آیت: ۳۳)

۶ قال ابن جریر رحمہ اللہ. "والصواب من القول في ذلك أن يقال: إن الله تعالى ذكره أخبر أنه أورد المؤمنين من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم أرض بني قريظة وديارهم وأموالهم وأرضاً لم يطووها يومئذ، ولم تكن مكة ولا خيبر ولا أرض فارس والروم ولا اليمن مما كانوا وطئوه يومئذ، ثم وطئوا ذلك بعد. وأوردتهم الله ذلك كله داخل في قوله: "وأرضاً لم تطووها" لأنه تعالى ذكره لم يخص من ذلك بعضاً دون بعض."

ووقع اختلاف في "تفسير الطبري" ۹۸/۲۱ في نسبة الأقوال لأصحابها عما ذكره المؤلف هنا.

۷ انظر أزواجه صلى الله عليه وسلم في "سيرة ابن هشام" ۶۴۳/۲.

[گھر والے]

ترمذی نے ایک حدیث بیان کی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے حضرت فاطمہ اور حضرت حسن اور حضرت حسین اور حضرت علیؑ کو بلایا تھا اور فرمایا تھا اللھم هؤلاء بیٹی (اے اللہ یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں ۸) تو یہ آیت اتری تھی۔

اور ابن ابی حاتم نے حضرت عکرمہ کی سند سے جناب ابن عباسؓ سے نقل کیا انہوں نے فرمایا یہ آیت خاص طور پر حضور ﷺ کی ازواج مطہرات کے بارے میں اتری تھی۔

اور حضرت عکرمہ فرماتے ہیں جو چاہے میں اس سے مبالغہ کرنے کے لیے تیار ہوں یہ آیت حضور ﷺ کے ازواج کے بارے میں ہی اتری تھی۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۰۹]

﴿ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مَوْمِنَةٍ ﴾ (آیت: ۳۶)

[اور کسی مؤمن مرد اور کسی مؤمن عورت کے لائق نہیں]

یہ آیت حضرت ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیطؓ اور اس کے بھائی کے بارے میں اتری تھی۔ (ابن ابی حاتم عن ابن زید)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۱۰]

﴿ لِيَذِيَٰ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ ﴾ (آیت: ۳۷)

[جس پر اللہ نے انعام کیا تھا اور آپ نے بھی انعام کیا تھا]

اس سے مراد حضرت زید بن حارثہؓ ہیں۔ ۹

۸ أخرجه الترمذي (۳۲۰۳) في التفسير و (۳۷۸۹) في المناقب، وقال: هذا حديث حسن غريب، وأورده الذهبي في "سير أعلام النبلاء" ۲/۲۰۸ عن عكرمة، عن ابن عباس. وقال الشيخ شعيب الأرنؤوط في تعليقه عليه: "إسناده حسن" وللحديث طرق أخرى، انظر تخريجها في "سير أعلام النبلاء" ۲/۱۲۲، و ۲۵۴/۳، ۲۵۵.

۹ انظر "تفسير الطبري" ۲۲/۹، ۱۰، و "تفسير ابن كثير" ۳/۴۹۰.

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۱۱]

﴿ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ ﴾ (آیت: ۳۷)

[اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھو]

اس سے مراد حضرت زینب بنت جحش ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۱۲]

﴿ وَامْرَأَةً مُّؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ ﴾ (آیت: ۵۰)

[اور اس مسلمان عورت کو جو بغیر مہر کے خود کو نبی کو بخش دے]

ابن ابی حاتم نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا فرماتی ہیں کہ وہ خاتون جس نے اپنے آپ کو نبی کریم ﷺ کے ہبہ کیا تھا حضرت خولہ بنت حکیم تھیں اور ان کی کنیت ام شریک تھی۔

اور ابن ابی حاتم نے حضرت عروہ سے ان الفاظ کے ساتھ اس بات کو روایت کیا ہے کہ کہا جاتا تھا کہ حضرت خولہ بنت حکیم ان عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنا نفس ہبہ کر دیا تھا۔

اور ابن ابی حاتم نے حضرت محمد بن کعب وغیرہ سے نقل کیا کہ حضرت میمونہ بنت حارث وہ ہیں جنہوں نے اپنا نفس حضور ﷺ کے ہبہ کیا تھا۔

اور کرمانی نے حکایت کیا ہے کہ اس آیت سے مراد ام المساکین ام المؤمنین حضرت زینبؓ ہیں جو انصار کی ایک خاتون تھیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ ام شریک بنت حارث ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۱۳]

﴿ تَرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ ﴾ (آیت: ۵۱)

[آپ ان میں سے جس کو چاہیں چھوڑ دیں]

ابن ابی حاتم نے حضرت ابورزین مولیٰ شقیق بن سلمہ سے روایت کیا فرمایا کہ

جن کو پیچھے رکھا گیا تھا وہ حضرت میمونہؓ، حضرت جویریہؓ، حضرت ام حبیبہؓ، حضرت صفیہؓ اور حضرت سودہؓ تھیں اور جن کو حضور ﷺ نے آگے رکھا ہوا تھا وہ حضرت عائشہؓ اور حضرت ام سلمہؓ اور حضرت حفصہؓ اور حضرت زینبؓ تھیں۔

ابن شہاب سے ابن ابی حاتم نے نقل کیا ہے کہ یہ ایسا معاملہ تھا جس کو اللہ نے اپنے نبیؐ کے لئے مباح کر دیا تھا اور ہمیں معلوم نہیں ہے کہ حضور ﷺ نے ان میں سے کسی ایک کو پیچھے رکھا ہوا ہو اور یہ اس بنیاد پر ہے کہ منہن کی ضمیر جب امہات المؤمنین کی طرف لوٹ رہی ہو اور یہ وہ روایت ہے جس کو ابن ابی حاتم نے بطریق عوفی عن ابن عباس روایت کیا ہے۔

اور ابن ابی حاتم نے شععی سے روایت کیا فرمایا کہ کئی عورتیں ایسی تھیں جنہوں نے اپنے آپ کو حضور ﷺ کے ہبہ کر دیا تھا پھر حضور ﷺ نے ان سے صحبت کی تھی اور ان میں سے بعض کو مؤخر کر دیا تھا جن میں سے ایک ام شریک بھی تھیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۱۴]

﴿قُلْ لَأَنْزِلُنَّ وَأَجْرَكَ وَبَنَاتِكَ﴾ (آیت: ۵۹)

[اپنی صاحبزادیوں اور دوسرے مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے]

بیویوں کو پہلے ذکر کیا گیا اور بیٹیاں یہ تھیں۔ حضرت فاطمہؓ، حضرت زینبؓ جو حضرت ابو العاصؓ کی بیوی تھیں، حضرت رقیہؓ اور حضرت ام کلثومؓ یہ دونوں حضرت عثمانؓ کی بیویاں تھیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۱۵]

﴿وَحَمَلَهَا إِلَى الْإِنْسَانِ﴾ (آیت: ۷۲)

[اور انسان نے اس کو اٹھالیا]

ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ انسان سے مراد آدم ہے۔ (ابن ابی حاتم ۱۲)

۱۰ نظر الایة رقم (۲۸) فی هذه السورة.

۱۱ نظر "سيرة ابن هشام" ۱/۱۹۰. ۱۲ فوالطبري ۲۲/۳۸.

سُورَةُ سَبَا

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۱۶]

﴿ غَدُوْهَا شَهْرٌ وَرَوَّاحُهَا شَهْرٌ ﴾ (آیت: ۱۲)

[اس کی صبح کی منزل اور اس کی شام کی منزل ایک ایک مہینہ کی تھی]
حضرت حسن فرماتے ہیں صبح کے وقت دمشق سے سفر کرتے تھے اور اصطر میں
دوپہر گزارتے تھے اور شام کو اصطر سے چلتے تھے تو رات کابل میں گزارتے تھے۔

(عبدالرزاق)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۱۷]

﴿ وَآسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ ﴾ (آیت: ۱۲)

[اور ہم نے اس کے لئے تانبے سے بگھلا ہوا چشمہ بہا دیا]

حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ یہ چشمہ یمن کی زمین میں تھا۔

اور سدی فرماتے ہیں کہ یہ تین دن کے لئے بہا تھا۔

۱۔ جاءت الرواية في "الدرالمنثور" ۲۲۷/۵ كمايلي مختلفة عما ذكر هنا فيه:
"أخرج عبدالرزاق، وابن أبي شيبة، وابن المنذر، وابن أبي حاتم، عن الحسن
رضي الله عنه قال: إن سليمان عليه السلام لما شغلته الخيل فاته صلاة العصر غضب
لله فعقر الخيل - أي ضرب قوائمها بالسيف - فأبدله الله مكانها خيراً منها
وأسرع، الريح تجري بأمره كيف يشاء، فكان غدوها شهراً، ورواحها شهراً.
وكان يغدو من إيليا - أي بيت المقدس - فيقيل بقريرا، ويروح بقريرا فيبيت
بكابل". والأثر أخرجه كما هو أعلاه الطبري في "تفسيره" ۴۸/۲۲.

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۱۸]

﴿ دَابَّةُ الْأَرْضِ ﴾ (آیت: ۱۳)

[زمین کا کیڑا]

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں اس سے لکڑی کھانے والا کیڑا (دیمک) مراد ہے۔

(ابن ابی حاتم)

کرمانی نے عجائب میں لکھا ہے ”ارض“ مصدر ہے جیسے اَرْضَتِ الخشبَةُ فہی مأرُوضَةٌ اور جانور کو اَرْضَةٌ بولتے ہیں۔ جمع اَرْضَةٌ جیسے کفرة اور فجرة، کافر اور فاجر کی جمع ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۱۹]

﴿ يَسْبَا فِي مَسْكِنِهِمْ ﴾ (آیت: ۱۵)

[قوم سبا کے لئے ان کی بستی میں]

سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں یہ قوم یمن میں رہتی تھی۔

(ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۲۰]

﴿ وَفَرَّقْنَاهُمْ كُلَّ مَثْرَبٍ ﴾ (آیت: ۱۹)

[اور ہم نے ان کو پھاڑ کر تلوڑے تلوڑے کر دیا]

امام شعبی فرماتے ہیں غسان کے لوگ شام چلے گئے تھے اور انصار یثرب (مدینہ طیبہ) میں آگئے تھے اور خزاعہ تہامہ میں چلے گئے تھے اور ازد عمان کی طرف چلے گئے تھے۔

(ابن ابی حاتم ۲)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۲۱]

﴿ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ﴾ (آیت: ۲۳)

[کہتے ہیں تمہارے رب نے کیا فرمایا]

یہ کہنے والے فرشتے تھے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۲۲]

﴿قَالُوا الْحَقَّ﴾ (آیت: ۲۳)

[وہ کہتے ہیں سچ فرمایا]

سب سے پہلے یہ کہنے والا جبرائیل ہوتا ہے پھر باقی فرشتے اس کی اتباع کرتے ہیں جیسے ابن جریر نے حضرت نواس بن سمان کی حدیث سے اس کو روایت کیا ہے۔

سُورَةُ فَاطِرٍ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۲۳]

﴿وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (آیت: ۱۴)

[اور قیامت کے دن]

ابن ابی حاتم نے قاسم الفضل الحدادی سے روایت کیا کہ حجاج نے حضرت عکرمہ کی طرف بھیجا تھا ایک شخص کو جو ان سے قیامت کے بارے میں پوچھے کہ کیا وہ دنیا کے دنوں میں سے ہے یا آخرت کے دنوں میں سے تو فرمایا اس دن کا پہلا حصہ دنیا میں شمار ہے اور آخری آخرت میں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۲۴]

﴿أُولَٰئِكَ نَعْتَدُكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنِ تَذَكَّرَ﴾ (آیت: ۳۷)

[کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہ دی تھی جس میں سوچ لیتا جس کو سوچنا تھا]

اس آیت کی تفسیر مرفوع حدیث میں ساٹھ سال آئی ہے۔

(طبرانی از ابن عباسؓ)

اور اس حدیث کا ایک شاہد بھی ہے جو بخاری کتاب الرقاق ۱ میں حدیث

ابو ہریرہؓ سے مروی ہے۔

۱ البخاری فی الرقاق ؛ باب : من بلغ ستین سنة فقد أعذر الله إليه في العمر برقم (۲۴۱۹) عن أبي هريرة ، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال : " أعذر الله الى امرئ أخر أجله حتى بلغه ستين سنة " .

اور اس کو ابن جریر ۲ نے بھی حضرت ابن عباسؓ سے موقوفاً روایت کیا ہے۔
اور ابن جریر ۳ نے ایک اور سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ اس
سے مراد چالیس سال ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۲۵]

﴿وَجَاءَكُمْ النَّذِيرُ﴾ (آیت: ۳۷)

[اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی آیا تھا]
اس ڈرانے والے سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں۔

۲ وانظر "سنن الترمذي" حديث رقم (۲۳۳۲) في الزهد، و "سنن ابن ماجه"
برقم (۴۲۳۶) في الزهد ووقع في ن: "الصحيح" بدل "الصحيح".

۳ ۹۳/۲۲

۴ وانظر "تفسير الطبري" ۹۳/۲۲.

سُورَةُ يَسَّ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۲۶]

﴿أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ﴾ (آیت: ۱۳)

[بستی والے]

حضرت بریدہ فرماتے ہیں اس بستی سے مراد انطاکیہ ہے۔ (ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۲۷]

﴿إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ﴾ (آیت: ۱۳)

اور فرمایا کہ تیسرے کا نام بولس تھا۔

اور ابن ابی حاتم نے حضرت کعب اور حضرت وہب سے روایت کیا کہ وہ تین یہ تھے۔ صادق، صدوق اور شلوم۔

اور ابن سعد نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ وہ تیسرا پیغام رساں (رسول جس سے اللہ نے ان کو عزت دی تھی) وہ شمعون تھے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۲۸]

﴿وَجَاءَ مِنْ أَقْصَا الْمَدِينَةِ رَجُلٌ﴾ (آیت: ۲۰)

[اور شہر کے پرلے سرے سے ایک مرد دوڑتا ہوا آیا]

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں اس سے مراد حبیب النجار ہے۔

(ابن ابی حاتم کئی سندوں سے)

اور حضرت قتادہ اور کعب اور وہب کے اقوال سے بھی ابن ابی حاتم نے اس بات کو روایت کیا ہے۔

اور ابن ابی حاتم نے حضرت عمرو بن حکم سے روایت کیا ہے کہ اس کا نام اسکاف تھا۔ اور سدی سے روایت کیا ہے کہ یہ دھوبی تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۲۹]

﴿لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا﴾ (آیت: ۳۸)

[اپنے ٹھکانے کی طرف]

بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد اور نسائی ۲ نے حضرت ابو ذر سے روایت کیا ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اللہ کے فرمان والشمس تجری لمستقر لها کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا کہ سورج کا مستقر عرش کے نیچے ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۳۰]

﴿أَوَلَمْ يَرِ إِلَّا نَسَانُ﴾ (آیت: ۷۷)

[کیا انسان نے نہیں دیکھا]

یہ آیت عاصی بن وائل کے بارے میں اتری تھی جیسا کہ حاکم نے ابن عباس سے اور ابن ابی حاتم ۳ نے حضرت مجاہد اور عکرمہ اور عروہ اور سدی سے روایت کیا ہے

۲ البخاری (۴۸۰۳) فی التفسیر، وفی التوحید أيضاً، ومسلم فی الإیمان (۱۵۹)، والترمذی (۳۲۲۵) فی التفسیر، وأبوداؤد (۴۰۰۲) فی الحروف والقراءت، والنسائی.

۳ فی "المستدرک" ۴۲۹/۲ وقال: "هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، ولم يخرجاه" وأخرجه أيضاً الطبري في "تفسيره" ۳۰/۲۳ ط الحبلي. ووقع لفظ "الحاكم" في خ: "ابن أبي حاتم"، وذكر السيوطي في "الدر المنثور" ۶۲۹/۵ أن "ابن أبي حاتم" قد أخرجه أيضاً، ولكني لأطمئن إلى أن أثبتها. أعلاه بجانب "الحاكم" إذ ليس ببعيد أن يدمج الروايات ذات المعنى الواحد في روايات أخر؛ والله تعالى أعلم.

کہ یہ آیت ابی بن خلف کے بارے میں اتری تھی۔

اور ابن جریر نے عوفی کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ یہ
عبداللہ بن ابی کے بارے میں اتری تھی۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ امیہ بن خلف کے بارے میں اتری تھی۔ جیسا کہ اس کو
ابن عسکر نے حکایت کیا ہے۔

=وقوله: "الحاكم عن ابن عباس . أخرج " سقط من ع و ب .

۳ ۲۱/۲۳ . وسنده ضعيف قال . ابن كثير بعد ما ذكر أثر ابن عباس هذا في " تفسيره " ۵۸۱/۳ : " وهذا منكر ، لأن السورة مكية ، وعبد الله بن أبي بن سلول إنما كان بالمدينة " .

سُورَةُ الصَّافَّاتِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۳۱]

﴿ وَالصَّفَّاتِ صَفًّا. فَالزُّجَرِاتِ زَجْرًا. فَالتَّلِيَّتِ ذِكْرًا ﴾ (آیت: ۱)

[قسم ہے ان کی جو صف باندھتے ہیں قطار ہو کر، پھر ڈانٹنے والوں کی جھڑک پر، پھر تلاوت کرنے والوں کی یاد کر کے]

ابن ابی حاتم نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ ان تینوں آیات سے مراد فرشتے ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۳۲]

﴿ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ إِنِّي كَانَ لِي قَرِينٌ ﴾ (آیت: ۵۱)

[ان میں سے ایک کہے گا میرا ایک ساتھی تھا]

حضرت سدی فرماتے ہیں یہ بنی اسرائیل کے دو باہمی شریک آدمی تھے ایک مؤمن تھا اور ایک کافر تھا۔ (ابن ابی حاتم)

عجائب کرمانی میں ہے کہ ان میں سے ایک کا نام یہوذا تھا اور دوسرے کا نام فطروس تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۳۳]

﴿ فَبَشِّرْهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ ﴾ (آیت: ۱۰۱)

[تو ہم نے ان کو برداشت والے لڑکے کی بشارت دی]

اس آیت سے لے کر آخر قصہ تک کی آیات کے متعلق دو مشہور قول ہیں یا تو اس

لے ورواہ الطبرانی عن شیخہ عبد اللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم ، ہو ضعیف . قاله النهیثمی فی "مجمع الزوائد" ۹۸/۷ .

سے حضرت اسماعیل مراد ہیں یا حضرت اسحاق۔

علامہ سیوطی نے ان دو قولوں کے متعلق ایک مستقل تصنیف تالیف کی ہے اور دونوں حضرات کے دلائل کو اس میں بیان کیا ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۳۴]

﴿ رَبِّدْبِجْ ﴾ (آیت: ۱۰۷)

[ذبح کرنے کیلئے جانور]

اس سے مراد دنبہ ہے جس کو حضرت آدم کے بیٹے نے قربان کیا تھا اور اس کی قربانی کو قبول کیا گیا تھا۔ (ابن ابی حاتم عن ابن عباس)

اور ابن ابی حاتم نے حضرت حسن بصری سے روایت کیا ہے کہ اس دنبے کا نام

حریر تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۳۵]

﴿ اِلْ يٰ اَسِيْنَ ﴾ (آیت: ۱۳۰)

[آل یاسین]

یاسین سے مراد حضرت محمد اور آل سے مراد حضور ﷺ کے نبی ہاشم اور بنو مطلب کے مؤمن رشتہ دار ہیں۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آل سے تمام متقی مؤمن مراد ہیں۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یاسین اللہ کی کتابوں میں سے ایک کتاب کا نام ہے جیسا کہ تم کہتے ہو آل القرآن قرآن والے (تو اسی طرح آل یاسین، یاسین والے۔)

(کرمانی فی العجائب ۲)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۳۶]

﴿فَالْتَقَمَهُ الْحَوْتُ﴾ (آیت: ۱۴۲)

[پھر ان کو مچھلی نے نگل لیا]

حضرت قتادہ فرماتے ہیں اس مچھلی کا نام نخم تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۳۷]

﴿فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ﴾ (آیت: ۱۴۵)

[پھر ہم نے ان کو چٹیل میدان میں ڈال دیا]

حضرت جعفر فرماتے ہیں کہ اس سے مراد دجلہ کا کنارہ ہے۔ (ابن ابی حاتم)

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یمن کی زمین مراد ہے۔ (ابن کثیر)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۳۸]

﴿إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ﴾ (آیت: ۱۴۷)

[ہم نے ان کو ایک لاکھ یا اس سے بھی زیادہ لوگوں کی طرف پینمبر بنایا تھا]

حدیث مرفوع میں ہے یزیدون سے مراد بیس ہزار آدمی ہیں۔

(ابن ابی حاتم ۳ از حدیث ابی بن کعب)

اور ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ یزیدون سے تیس ہزار آدمی

مراد ہیں۔

اور ایک اور روایت میں ہے کہ چالیس ہزار آدمی مراد ہیں۔

(فائدہ) یعنی حضرت یونسؑ کی امت ایک لاکھ بیس ہزار یا ایک لاکھ تیس ہزار یا ایک

لاکھ چالیس ہزار کے قریب قریب تھی۔

۳ والترمذی فی "سننہ" رقم (۳۲۲۷) فی التفسیر، وقال: هذا حدیث غریب، والطبری فی "تفسیرہ" ۶۷/۲۲.

۴ انظر "تفسیر الطبری" ۶۶/۲۲.

سُورَةُ صَٰ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۳۹]

﴿وَأَنْطَلَقَ الْمَلَأُ مِنْهُمْ﴾ (آیت: ۶)

[اور ان میں سے سردار یہ کہتے ہوئے چل پڑے]

حضرت مجاہد فرماتے ہیں اس سے مراد عقبہ بن ابی معیط ہے۔

اور سدی نے اضافہ کیا کہ ابو جہل اور عاصی بن وائل اور اسود بن مطلب اور

اسود بن یغوث بھی مراد ہیں۔ (دونوں قول ابن ابی حاتم نے نقل کئے ہیں)۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۴۰]

﴿مَا سَمِعْنَا بِهَذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ﴾ (آیت: ۷)

[ہم نے یہ بات سابقہ مذہب میں نہیں سنی]

حضرت محمد بن کعب فرماتے ہیں ملۃ آخرۃ سے مراد ملت عیسوی ہے۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں ملت قریش مراد ہے۔ (دونوں قول ابن ابی حاتم نے

نقل کئے ہیں)

۱۔ وأخرج أثر مجاهد الأول: مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهَدٍ فِي "مُسْنَدِهِ" كَمَا فِي "المطالب العالية" ۳/۳۶۳، وأخرج القولين الطبري في "تفسيره" ۲۳/۸۰، وسقط قول السدي من ك.

۲۔ وفي رواية مُسَدَّد، كما في "المطالب العالية" ۳/۳۶۳، عن مجاهد أن الملة هي النصرانية. وانظر "تفسير ابن كثير" ۴/۲۸، و"سنن الترمذي" ۸/۳۶۱.

۳۔ (۳۹۴) والطبري في "تفسيره" ۲۳/۸۰.

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۴۱]

﴿ وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّلْ لَنَا قِطْنَآ ﴾ (آیت: ۱۶)

[اور یہ کہتے ہیں اے ہمارے رب ہمارا حصہ حساب کے دن سے پہلے ہی دیدے]
 حضرت قتادہ فرماتے ہیں اس سے مراد ابو جہل ہیں۔ (ابن ابی حاتم)
 اور عطاء فرماتے ہیں نصر بن حارث ہے۔ (عبد بن حمید)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۴۲]

﴿ وَهَلْ أَتَاكَ نَبُوءُ الْخَصْمِ ﴾ (آیت: ۲۱)

[اور کیا آپ کو ان اہل مقدمہ کی خبر پہنچی]
 یہ دونوں فرشتے تھے۔ (ابن ابی حاتم عن حدیث انسؓ مرفوعاً بسند ضعیف از حدیث ابن عباسؓ موقوفاً) ان دونوں فرشتوں کے نام بھی حضرت ابن عباسؓ نے ذکر کئے حضرت جبرائیلؑ اور حضرت میکائیلؑ۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۴۳]

﴿ الصَّفِيْنَةُ الْجِيَادُ ﴾ (آیت: ۳۱)

[اصیل اور عمدہ گھوڑے]
 ابن ابی حاتم نے حضرت ابراہیم تیمی سے روایت کیا کہ ان گھوڑوں کی تعداد بیس ہزار تھی۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۴۴]

﴿ وَالْقَيْنَا عَلَى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ﴾ (آیت: ۳۴)

[اور ہم نے ان کے تخت پر ایک دھڑ ڈال دیا]
 ابن عباسؓ فرماتے ہیں اس سے مراد شیطان ہے۔ (ابن ابی حاتم)
 اور ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ سے روایت کیا ہے کہ یہ سرکش شیطان تھا اس کا نام اسید تھا۔

اور ابن ابی حاتم نے حضرت علی بن ابی طلحہ کے واسطے سے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ اس کا نام صحخر تھا اور یہ جنات میں سے تھا۔

اور حضرت سدی سے روایت ہے کہ یہ شیطان تھا اور اس کا نام حقیق تھا۔

اور عبدالرزاق نے حضرت مجاہدؒ سے روایت کیا کہ اس کا نام آصف تھا۔

اور ابن جریر نے حضرت مجاہد سے روایت کیا کہ اس کا نام آصرؒ تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۴۵]

﴿ اِنِّیْ مَسْنِیَ الشَّیْطٰنِ ﴾ (آیت: ۴۱)

[مجھے شیطان نے ایذا پہنچائی ہے]

نوفل بکالی فرماتے ہیں کہ وہ شیطان جس نے حضرت ایوب کو مس کیا تھا اس کا نام مسعط تھا۔ (ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۴۶]

﴿ وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰی رِجَالًا ﴾ (آیت: ۶۲)

[اور کہنے لگے ہم جن کو (دنیا میں) برا سمجھتے تھے وہ ہمیں نظر کیوں نہیں آرہے]

اس بات کو کہنے والا ابو جہل تھا۔ اور رجال سے مراد حضرت عمار بن یاسرؓ اور

حضرت بلالؓ، اور حضرت صہیبؓ اور حضرت خبابؓ ہیں۔

(ابن جریر ۵ ابن ابی حاتم عن مجاہد)

سُورَةُ الزُّمَرِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۲۷]

﴿ وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ ﴾ (آیت: ۳۳)

[اور جو سچی بات لے کر آیا]

حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد حضور ﷺ ہیں۔
اور سدی فرماتے ہیں کہ اس سے حضرت جبرائیل مراد ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۲۸]

﴿ وَصَدَّقَ بِهِ ﴾ (آیت: ۳۳)

[اور جس نے اس کی تصدیق کی]

(ابن ابی حاتم)

اس سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۲۹]

﴿ أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدًا ﴾ (آیت: ۳۶)

[کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے]

(ابن ابی حاتم)

سدی فرماتے ہیں کہ اس سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۵۰]

﴿ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ﴾ (آیت: ۶۸)

[مگر جس کو اللہ چاہے گا]

لے انظر "تفسیر الطبری" ۳/۲۴. وفي "الإتقان" ۱/۴۸۱: وقيل: "أبو بكر".

حضرت کعب احبار فرماتے ہیں یہ بارہ فرشتے ہیں: جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، ملک الموت، اور عرش کو اٹھانے والے آٹھ فرشتے۔
 یہ بات حضرت انسؓ سے بھی مرفوعاً مروی ہے۔
 (ابن ابی حاتم)
 (فریابی ۲)

۲ والطبري في "تفسيره" ۲۰/۲۴. وروى أبو يعلى عن أبي هريرة مرفوعاً: أنهم الشهداء. قال ابن كثير في "تفسيره" ۶۴/۴: "ورجاله كلهم ثقات، إلا شيخ إسماعيل بن عياش فإنه غير معروف، والله سبحانه وتعالى أعلم".

سُورَةُ الْمُؤْمِنِينَ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۵۱]

﴿ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ ﴾ (آیت: ۲۸)

[اور فرعون کے لوگوں میں سے ایک ایماندار مرد نے کہا]

ابن ابی حاتم نے سدی سے روایت کیا ہے کہ یہ آل فرعون کا مؤمن شخص جو فرعون کے چچا کا بیٹا تھا۔ اور اس کے نام میں اختلاف ہے (جو کہ سورۃ قصص ۱ میں آیت نمبر ۲۰ کے تحت گزر چکا ہے اور تفسیر طبری میں جلد ۲۴ صفحہ ۳۸ پر دیکھی جاسکتی ہے۔ (امداد اللہ)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۵۲]

﴿ وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ﴾ (آیت: ۵۱)

[اور اس دن بھی جب گواہ کھڑے ہوں گے]

حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں اشہاد سے مراد انبیاء، فرشتے، مؤمنین اور اجسام ہیں۔ (ابن ابی حاتم)

سدی فرماتے ہیں کہ فقہاء فرشتے سے مراد ہیں۔ (ابن ابی حاتم)

۱۔ انظر: سورة القصص الآية [۲۰]. والأثر في "تفسير الطبري" ۳۸/۲۴.

سُورَةُ حَمِّ السَّجْدَةِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۵۳]

﴿ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَذَا الْقُرْآنِ ﴾ (آیت: ۲۶)

[اور کافروں نے کہا کہ تم اس قرآن کو مت سنو]

کہا گیا ہے کہ یہ کہنے والا ابو جہل تھا۔

(ابن عسکر)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۵۴]

﴿ رَبَّنَا آرِنَا الَّذِينَ أَضَلْنَا مِنَ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ ﴾ (آیت: ۲۹)

[اے ہمارے رب ہمیں وہ جنات اور انسان دکھا جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا]

حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں ان دونوں میں سے ایک ابلیس اور ایک

آدم کا بیٹا ہے جس نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا تھا۔

(ابن ابی حاتم ۱)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۵۵]

﴿ وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ ﴾ (آیت: ۳۳)

[اور اس سے بہتر کس کی بات ہے جو اللہ کی طرف بلاتا ہے]

حضرت حسن فرماتے ہیں اس سے مراد حضور ہیں۔

(ابن ابی حاتم ۲)

۱۔ والطبري ۷۲/۲۴

۲۔ والطبري ۷۵/۲۴

سُورَةُ الشُّورَى

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۵۶]

﴿يَهَبُ لِمَن يَشَاءُ إِنَّا نَا﴾ (آیت: ۴۹)

[جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے]

امام بغوی فرماتے ہیں جیسے لوط علیہ السلام (کہ ان کی بیٹیاں تھیں بیٹے نہیں

تھے)۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۵۷]

﴿وَيَهَبُ لِمَن يَشَاءُ الذُّكُورَ﴾ (آیت: ۴۹)

[اور جس کو چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے]

جیسے ۱۔ ابراہیم علیہ السلام جن کی کوئی بیٹی نہیں تھی۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۵۸]

﴿أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَّا نَا﴾ (آیت: ۵۰)

[یا ان کو بیٹے بیٹیاں ملا کر دیتا ہے]

۱۔ فی "معالم التنزیل" ۳۸۳/۷ بہامش "ابن کثیر".

۲۔ فی ہامش "ق" مانصہ: "فی التمثیل بعیسی وقفہ لما ذکر ابن الجوزی فی کتاب "الوفاء فی سیرة المصطفیٰ" عن عبد اللہ بن عمران أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: "ینزل عیسیٰ بن مریم إلی الأرض، فیتزوج، ویولد له، ویمکت خمساً وأربعین سنة، ثم یموت ویدفن معی فی قبری، فأقوم أنا وعیسیٰ بن مریم فی قبر واحد، بین أبی بکر وعمر". وقد سئل الحافظ أبو الفضل ابن حجر عن هذا الحدیث، فقال:

انظر "تفسیر الطبری" ۴۰/۲۵

جیسے حضرت محمد ﷺ (ان کے بیٹے بھی تھے بیٹیاں بھی)۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۵۹]

﴿وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيمًا﴾ (آیت: ۵۰)

[اور جس کو چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے]

جیسے یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام (ان کی کوئی اولاد نہیں تھی)

سُورَةُ الزُّخْرُفِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۶۰]

﴿ وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هَذَا الْقُرْآنُ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنَ الْقَرِيبَاتِ عَظِيمٍ ﴾ (آیت: ۳۱)
 [اور کہتے ہیں یہ قرآن ان دونوں بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں اتارا گیا]
 ضحاکؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ اس سے مراد ولید بن مغیرہ
 مخزومی ہے مکہ کا اور مسعود بن عمرو بن عبداللہ الثقفی ہے طائف کا۔ (ابن ابی حاتم)
 اور ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ اور حضرت عروہ بن مسعود سے بھی روایت کیا ہے اور
 طریق عوفی سے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ اس سے مراد حبیب بن عمر بن عثمان الثقفی ہے۔
 اور ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد سے روایت کیا ہے کہ یہ عتبہ بن ربیعہ ہے مکہ کا
 اور ابن عبدیالیل الثقفی ہے طائف کا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۶۱]

﴿ أَلَيْسَ لِي مَلِكُ مِصْرَ ﴾ (آیت: ۵۱)

[کیا مصر کی حکومت میری نہیں ہے]

حضرت مجاہد فرماتے ہیں اس سے مراد اسکندر یہ ہے۔

(ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۶۲]

﴿ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا ﴾ (آیت: ۵۷)

[اور جب عیسیٰ ابن مریم کے متعلق عجیب مضمون بیان کیا گیا]

یہ مثال کہنے والا عبداللہ بن الزبیریؒ تھا۔

۱ "تفسیر الطبری": "عمیر"، و کذا فی "سیرة ابن ہشام" ۴۱۹/۱.

۲ رواہ ابن إسحاق فی "السیرة" ۳۵۹/۱ - ۳۶۰.

سُورَةُ الدُّخَانِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۶۳]

﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ مُبْرَكَةٍ﴾ (آیت: ۳)

[ہم نے اس کو بابرکت رات میں اتارا ہے]

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں اس سے مراد لیلۃ القدر ہے۔ (ابن ابی حاتم)

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ شعبان کی درمیانی رات ہے۔ (ابن عسکر)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۶۴]

﴿طَعَامُ الرَّثِيمِ﴾ (آیت: ۴۴)

[بڑے مجرم کا کھانا]

حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں اس سے مراد ابو جہل ہے۔ (ابن ابی حاتم)

۱ قال ابن كثير في "تفسيره" ۱۳۷/۴: "ومن قال إنها ليلة النصف من شعبان كما روي عن عكرمة فقد أبعد النجعة فإن نص القرآن أنها في رمضان أي في سورة القدر.

۲ والطبري في "تفسيره" ۶۴/۲۵، وصوب أنها في ليلة القدر.

۳ وأخرجه الطبري ۷۸/۲۵ عن ابن زيد.

سُورَةُ الْاِحْقَافِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۶۵-۱۰]

﴿ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴾

[اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ اس جیسی کتاب پر گواہی دے کر ایمان لے آیا]

اس سے مراد حضرت عبداللہ بن سلام ہے۔ جیسا کہ طبرانی نے حدیث عوف بن مالک اشجعی سے بسند صحیح روایت کیا ہے۔

اور ابن ابی حاتم نے حضرت سعد بن وقاصؓ کی حدیث سے اور عوفی کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے بھی ایسے ہی روایت کیا ہے۔
یہی بات مجاہدؒ، اور دوسروں نے کہی ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۶۶]

﴿ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُونَا إِلَيْهِ ﴾ (۱۱)

[اور کافر ایمانداروں سے کہنے لگے اگر یہ دین بہتر ہوتا تو یہ لوگ اس کی طرف

ہم سے سبقت نہ کرتے]

ابن عسکر فرماتے ہیں کہ کہا گیا ہے کہ اس کا کہنے والا قبیلہ بنو عامر اور قبیلہ غطفان

تھا اور سابقون سے مراد قبیلہ اسلم اور قبیلہ غفار اور قبیلہ جہینہ اور قبیلہ مزینہ تھے۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ بات مشرکین قریش نے کہی تھی جب قبیلہ غفار اسلام

لایا تھا۔

۱۔ انظر "تفسیر الطبری" ۷/۲۶.

اور کہا گیا ہے کہ سابقین سے مراد حضرت بلالؓ اور حضرت عمارؓ اور حضرت صہیبؓ ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۶۷]

﴿ وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَا ﴾ (آیت: ۱۷)

[اور جس نے اپنے ماں باپ کو کہا میں تم سے بیزار ہوں]

سُدی نے فرمایا کہ یہ آیت عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق کے بارے میں اتری تھی اور ان کے والد حضرت ابو بکرؓ اور ان کی والدہ ام رومانؓ کے بارے میں اتری تھی۔ (ابن ابی حاتم) اور ایسا ہی ابن جریج سے روایت کیا ہے۔

اور ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد سے روایت کیا ہے کہ اس سے مراد عبداللہ بن ابی بکر ہے تو اس کا حضرت عائشہؓ نے انکار کیا (کہ یہ ان کے متعلق نہیں ہے) جیسا کہ بخاری میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے فرمایا کہ یہ فلاں بن فلاں کے بارے میں اتری تھی جیسا کہ صحیح بخاری ۲ میں کنیت کے ساتھ مروی ہے۔

(فائدہ) تفصیل کیلئے ہماری کتاب تفسیر حضرت عائشہ الصدیقہؓ ملاحظہ کریں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۶۸]

﴿ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ ﴾ (آیت: ۲۳)

[کہنے لگے یہ بادل ہے]

یہ بات بکر بن معاویہ نے کہی تھی جو قوم عاد کا شخص تھا۔ (ابن عسکر عن ابن جریج)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۶۹]

﴿ وَإِذْ صَرَّفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ ﴾ (آیت: ۲۹)

[اور ہم نے جس وقت جنات میں سے ایک جماعت کو آپ کی طرف متوجہ کر دیا]

ابن ابی حاتم ۳ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ یہ نصیبین علاقے کا جن تھا۔

۲ أخرجه البخاري في التفسير (۴۸۲۷).

۳ والطبري في "تفسيره" ۲۰/۲۶.

اور ابن مردویہ نے عکرمہ کے واسطے سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ یہ نصیبین کے علاقے کے سات جن تھے۔

اور سعید بن جبیر کے واسطے سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ یہ نو جن ۴ تھے۔ اور ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ سے روایت کیا کہ وہ جنات جو موصل سے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے وہ مراد ہیں اور یہ نصیبین کے اشراف جنات تھے۔ (یعنی چوہدری قسم کے جنات تھے)۔

اور حضرت ذر بن حبیش نے فرمایا کہ یہ نو جنات تھے اور ان میں سے ایک کا نام ذوبعہ تھا۔

اور حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ یہ سات تھے تین اہل حران میں سے تھے اور چار اہل نصیبین میں سے۔ نام یہ ہیں: حسی، متسی، شاصر، ماصر، ارد، اینان، اہم ۵۔ اور سہیلی نے ذکر کیا ہے کہ ابن درید نے پانچ نام ذکر کئے ہیں۔ شاصر، ماصر، مسی ۶، ماسی، اہقب۔

فرمایا کہ یحییٰ بن سلام وغیرہ نے حضرت عمرو بن جابر کا قصہ اور سرق کا قصہ اور ذوبعہ کا قصہ بھی ذکر کیا ہے اور فرمایا کہ اگر وہ سات تھے تو اہقب ان میں سے کسی ایک کا نام نہیں ہے لقب ہے۔

اور اس پر ابن عسکر نے استدراک کیا جیسا کہ حضرت مجاہدؒ سے گذر چکا ہے فرمایا کہ جب ان کے ساتھ عمرو کو ملاؤ اور ذوبعہ کو اور سرق کو تو اہقب لقب بنے گا اس طرح یہ لوگ نو بنیں گے۔

اور تفسیر اسماعیل بن ابی زیاد میں ہے کہ یہ نو لوگ تھے۔ سلیط، شاصر، ماصر، ارقم،

۴ وأخرجہ البزار (۶۲۵۵) والطبري ۲۰/۲۶، ورجال البزار ثقات؛ كما في مجمع الزوائد "۱۰۶/۷".

۵ في "الدر المنثور" ۴۵/۶ زيادة: "وسرق".

۶ في "الإتقان" ۱۵۰/۲: "منشيء" بالمثلثة.

اورس، حسنا، مستا، عقم، حاصر اور ابن مردویہ نے حکم بن ابان کی مسند سے حضرت عکرمہ سے انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ یہ بارہ ہزار جزیرہ موصول کے جنات تھے۔ اور ابن ابی حاتم نے بھی ایسا ہی حضرت عکرمہ سے روایت کیا ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۷۰]

﴿أُولُوا الْعِزَّةِ مِنَ الرُّسُلِ﴾ (آیت: ۳۵)

[ہمت والے رسول]

ابن ابی حاتم نے حضرت ابن زید سے روایت کیا فرمایا کہ تمام رسول الوالعزم کے تھے۔ اور ابن ابی حاتم نے حضرت حسن سے روایت کیا فرمایا کہ اس سے مراد وہ انبیاء ہیں جن کو کوئی مصیبت نہیں پہنچی۔

اور حضرت ابو العالیہ سے روایت کیا کہ ان رسولوں سے مراد حضرت ہوڈ اور حضرت نوحؑ اور حضرت ابراہیمؑ اور چوتھے ان کے حضرت محمدؐ ہیں۔

اور حضرت سعید بن زید سے روایت کیا فرمایا کہ یہ نوحؑ، ہوڈ، ابراہیمؑ، موسیٰ اور شعیبؑ ہیں۔

اور حضرت سدی فرماتے ہیں کہ یہ وہ انبیاء ہیں جن کو جہاد کا حکم دیا گیا تھا اور ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ یہ چھ حضرات تھے: ابراہیمؑ، موسیٰ، داؤد، سلیمان، عیسیٰ اور محمد ﷺ۔

اور حضرت ابن جریج سے روایت ہے فرمایا کہ ان میں نہ حضرت آدمؑ ہیں نہ یونسؑ اور نہ سلیمانؑ لیکن اسماعیلؑ اور ایوبؑ اور یعقوبؑ ان میں شامل ہیں۔

اور حضرت ضحاک نے ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا کہ یہ حضرات ہیں۔ حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت محمدؐ۔

کے وأخرجه أيضاً الطبري في "تفسيره" ۲۴/۲۶.

۵ قال السيوطي في "الإتقان" ۱۴۸/۲: إنه أصح الأقوال.

سُورَةُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۷۱]

﴿يَسْتَبْدِلُ قَوْمًا غَيْرَكُمْ﴾ (آیت: ۳۸)

[تمہاری جگہ اور لوگ پیدا کر دے گا]

حضرت ابن ابی حاتم نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے یہ آیت پڑھی وان تتولوا یستبدل قوماً غیرکم ثم لایکونوا أمثالکم۔ تو صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کون لوگ ہوں گے تو حضور ﷺ نے اپنا ہاتھ سلیمان فارسی کے کندھے پر مارا پھر فرمایا یہ اور اس کی قوم اگر دین ثریا کے پاس بھی ہو گا تو فارس! کے لوگ اس کو حاصل کر کے رہیں گے۔

(فائدہ) اس حدیث کی روشنی میں عراق کے فقہاء اور علماء کی منقبت واضح ہوتی ہے کہ اسلام کے وہ مشکل ترین مسائل جو آئمہ اور دیگر علماء کے ہاں نہیں ملتے امام ابو حنیفہ امام محمد امام ابو یوسف جیسے عراق کے اکابر علماء نے ان کو قرآن و سنت سے حاصل کیا اور رہتی دنیا تک کے مسلمانوں کے لئے ان کی اس ضرورت کو پورا فرمایا اللہ ان کو اس خدمت کے بدلے میں عظیم اکرام و انعام عطا فرمائیں۔ آمین (امداد اللہ)

۱۔ أخرج البخاري في "صحيحه" (٤٨٩٧) في التفسير عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: "كنا جلوساً عند النبي صلى الله عليه وسلم، فأنزلت عليه سورة الجمعة ﴿وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ﴾ قال: قلت: مَنْ هم يا رسول الله؟ فلم يراجعهُ حتى سأل ثلاثاً - وفينا سلمان الفارسي، ووضَعَ رسولُ الله صلى الله عليه وسلم يده على سلمان - ثم قال: لو كان الإيمان عند الثريا لنالَهُ رجالٌ - أو رجلٌ - من هؤلاء." وفي رواية لمسلم: "لو كان الدين عند الثريا لذهب رجال من أبناء فارس حتى يتناولوه." وقد أطنب أبو نعيم في أول "تاريخ أصبهان" في تخريج طرق هذا الحديث.

سُورَةُ الْفَتْحِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۷۲]

﴿سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ﴾ (آیت: ۱۱)

[جو دیہاتی (حدیبیہ میں) پیچھے رہ گئے تھے]

حضرت مجاہد فرماتے ہیں یہ قبیلہ جہینہ اور مزینہ کے لوگ تھے۔ (ابن ابی حاتم) اور حضرت مقاتل سے ابن ابی حاتم نے نقل کیا ہے کہ یہ پانچ قبیلے تھے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۷۳]

﴿سَتُدْعُونَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولَىٰ بِأَبْسٍ شَدِيدٍ﴾ (آیت: ۱۶)

[تم عنقریب بڑی سخت لڑنے والی قوم کی طرف بلائے جاؤ گے]

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں یہ لوگ فارس کے تھے۔

اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ فارس اور روم کے لوگ مراد ہیں۔

اور سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ ہوازن^۲ کے علاقے کے لوگ مراد ہیں۔

اور ضحاک فرماتے ہیں کہ قبیلہ ثقیف مراد ہے۔

اور جویر فرماتے ہیں کہ مسیلمہ اور اس کے ساتھی مراد ہیں۔

(یہ سب اقوال ابن ابی حاتم سے نقل کئے ہیں)

۱۔ والطبري ۴۹/۲۶۔

۲۔ وأخرجه الطبري أيضاً في "تفسيره" ۵۲/۲۶۔

۳۔ قال أبو جعفر ابن جرير الطبري في "تفسيره" ۵۲/۲۶: "وأولى الأقوال في ذلك بالصواب أن يقال إن الله تعالى ذكره أخبر عن هؤلاء المخلفين من الأعراب =

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۷۴]

﴿لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ﴾ (آیت: ۱۸)

[تحقیق اللہ مسلمانوں سے خوش ہو جب وہ آپ سے اس درخت کے نیچے بیعت

کر رہے تھے]

ابن ابی حاتم نے سدی سے نقل کیا کہ ان سے پوچھا گیا درخت والے بیعت
الرضوان میں شریک کتنے صحابہ تھے تو فرمایا ایک ہزار پانچ سو پچیس۔اور امام بخاری ۴ نے حضرت ابو زبیر سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ میں نے عرض
کیا حضرت جابر سے کہ آپ لوگ اس دن کتنے تھے فرمایا ہم پندرہ سو کے لگ بھگ تھے۔
اور امام مسلم ۵ نے حضرت معقل بن یسار سے روایت کیا کہ ہم اس درخت
والے دن میں (بیعت الرضوان میں) ایک ہزار تین سو تھے۔

اور بخاری و مسلم ۶ نے حضرت ابن ابی اوفیٰ سے روایت کیا آپ نے فرمایا ہم

= أنهم سيدعون إلى قتال قوم أولي بأس في القتال ونجدة في الحروب، ولم
يوضع لنا الدليل من خبر ولا عقل على أن المعنى بذلك هو أذن ولا بنو حنيفة ولا
فارس ولا الروم ولا أعيانهم، وجائز أن يكون عنى بذلك بعض هذه الأجناس،
وجائز أن يكون عنى بهم غيرهم، ولا قول فيه أصح من أن يقال كما قال الله جلَّ
تأؤه إنهم سيدعون إلى قوم أولي بأس شديد“.۴ كذا في الأصول؛ وهو وهم، إنما أخرجه من طريق أبي الزبير مسلم برقم
(۱۸۵۶) باب: استحباب مبايعة الإمام في كتاب الإمارة، غير أن العدد المذكور
فيه ألف وأربع مئة. وأما البخاري فقد أخرجه من طريق سالم بن أبي الجعد عن
جابر؛ انظر: “صحيح البخاري” كتاب المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام
، رقم (۳۵۷۶) وكتاب المغازي، باب: غزوة الحديبية، رقم (۴۱۵۲)، وكتاب
التفسير، باب: ﴿إذ يبایعونك تحت الشجرة﴾ رقم (۴۸۴۰)، وكتاب الأشربة،
باب: شرب البركة والماء المبارك رقم (۵۶۳۹).۵ انظر “صحيح مسلم” كتاب الإمارة، باب: استحباب مبايعة الإمام، رقم (۱۸۵۸).
۶ البخاري (۴۱۵۵) في المغازي، باب: غزوة الحديبية، ومسلم (۱۸۵۷) في
الإمارة، باب: استحباب مبايعة الإمام.

جنگ شجرہ کے دن تیرہ سو آدمی تھے۔

اور ابن ابی حاتم نے حضرت سلمہ بن اکوع کی حدیث سے روایت کیا کہ اس درخت سے مراد کیکر کا درخت ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۷۵]

﴿وَأَنَا بِهِمْ فَتْحًا قَرِيبًا﴾ (آیت: ۱۸)

[اور انہیں جلدی ہی فتح دے دی]

حضرت ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں اس سے مراد فتح خیبر ہے۔

اور سدی فرماتے ہیں فتح مکہ ہے۔

یہ دونوں قول ابن ابی حاتم نے روایت کئے ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۷۶]

﴿وَأُخْرَى لَمْ تَقْدَرُوا عَلَيْهَا﴾ (آیت: ۲۱)

[اور بھی فتوحات ہیں جو (ابھی) تمہارے قابو میں نہیں آئیں]

ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ اس سے فارس اور روم مراد ہیں۔ (ابن ابی حاتم ۸)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۷۷]

﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ﴾ (آیت: ۲۴)

[اور وہی ہے جس نے وادی مکہ میں ان کے ہاتھ تم سے روک دیئے]

یہ آیت مکہ کے ان اسی لوگوں کے بارے میں اتری تھی جو نبی کریم ﷺ پر تنعمیم

سے قتل کرنے کے لئے اترے تھے۔ (ترمذی عن انس ۹)

وقد جمع الحافظ ابن حجر في "فتح الباري" ۴۴۰/۷ بين الرويات بأن مع الزائد زيادة لم يطلع عليها غيره، والزيادة من الثقة مقبولة، أو أن الزيادة قد تكون من الأتباع الذين لحقوا بعد، كالخدم والنساء والصبيان الذين لم يبلغوا الحلم.

۸ والطبري ۵۷/۲۶.

۹ وأخرجه الطبري ۵۵/۲۶.

۹ برقم (۳۲۶۰) في التفسير، وأخرجه أيضاً، مسلم في "صحيحه" في الجهاد والسير (۱۲۲).

سُورَةُ الْحُجُرَاتِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۷۸]

﴿ إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ ﴾ (آیت: ۴)

[اور جو لوگ آپ کو دیوار کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر عقل نہیں رکھتے]
یہ آیت دیہات کے کچھ لوگوں کے بارے میں اتری تھی جن میں سے حضرت
اقرع بن حابسؓ بھی ہیں۔ (احمد وغیرہ)

(فائدہ) جو لوگ حضور ﷺ کو ان کے گھر کی دیوار کے باہر سے پکارنے کو منع کیا
گیا اور بے عقل کہا گیا تو اب جو لوگ حضور ﷺ کو سینکڑوں ہزاروں میل دور سے
پکارتے ہیں ان کو غور کرنا چاہئے کہ کیا وہ بھی اس آیت کے زمرہ میں شامل نہیں ہیں۔
اور کیا وہ قرآن کی رو سے بے عقل نہیں ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۷۹]

﴿ إِنَّ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنِيَابٍ ﴾ (آیت: ۶)

[اگر تمہارے پاس کوئی گنہگار کوئی خبر لے کر آئے]

یہ آیت ولید بن عقبہ کے بارے میں اتری تھی۔

۱ "مسند أحمد" ۴۸۸/۳ و ۳۹۳/۶؛ وقال الهيثمي في "مجمع الزوائد"
۱۰۸/۷: "رواه أحمد والطبراني، وأحد إسنادي أحمد رجاله رجال الصحيح، إن
كان أبو سلمة سمع من الأقرع؛ وإلا فهو مرسل كإسناد أحمد الآخر؛ و صححه
السيوطي في "الدر المنثور" ۸۶/۶.

وجاء في "الإتقان" ۱۵۰/۲ زيادة على "الأقرع": "والزبرقان بن بدر، وعيينه
بن حصن، وعسرو بن الأهمم".

(احمد ۲ وغیرہ از حدیث حارث بن ضرار الخزاعی)

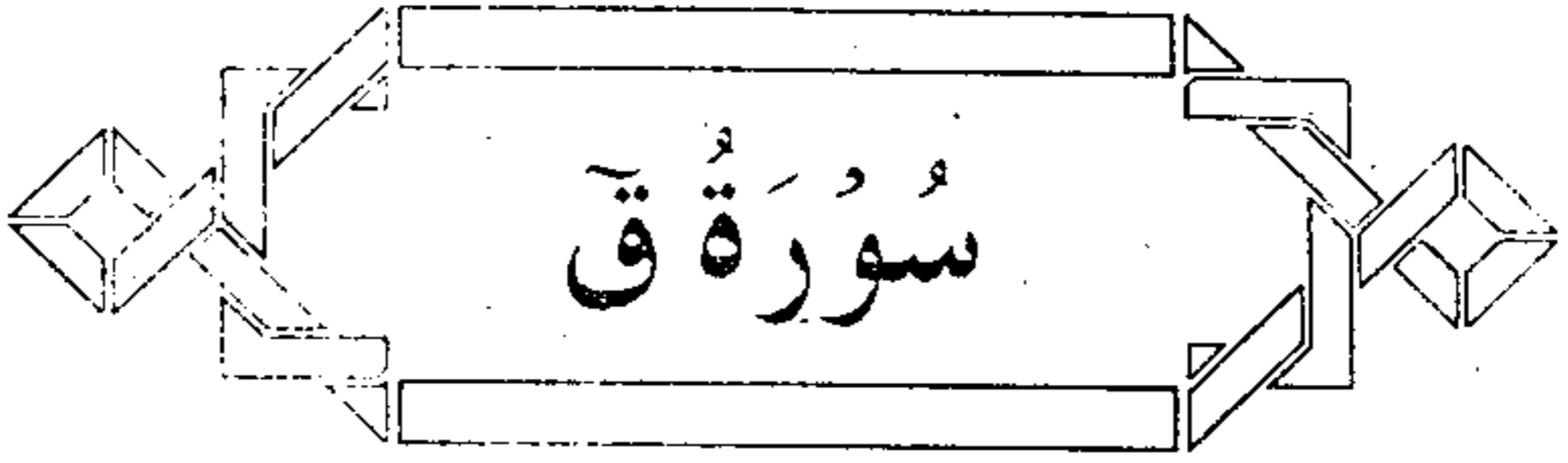
[سلسلہ تفسیر نمبر: ۳۸۰]

﴿قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا﴾ (آیت: ۱۴)

[دیہاتیوں نے کہا ہم ایمان لے آئے ہیں]

اس سے مراد قبیلہ بنو اسد ہے۔ (سعید بن منصور عن سعید بن جبیر ۳)

۲ فی "المسند" ۲۷۹/۴، والطبرانی، قال الهیثمی فی "مجمع الزوائد"
۱۰۹/۷: "رجال أحمد ثقات."
۳ انظر "تفسیر الطبری" ۸۹/۲۶.



[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۸۱]

﴿يَوْمَ يَنَادِ الْمُنَادُ﴾ (آیت: ۴۸۱)

[جس دن ایک پکارنے والا پکارے گا]

اس سے مراد حضرت اسرافیل ہیں۔ (ابن عساکر عن یزید بن جابر)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۸۲]

﴿مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ﴾ (آیت: ۴۸۱)

[قریب جگہ سے]

حضرت قتادہ فرماتے ہیں ہم بیان کیا کرتے تھے کہ بیت المقدس کے صخرہ سے

(چٹان سے) پکارا جائے گا۔ (ابن ابی حاتم)

سُورَةُ الدَّارِيَاتِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۸۳]

﴿ ضَيْفِ اِبْرَاهِيْمَ ﴾ (آیت: ۲۴)

[ابراہیم کے مہمان]

حضرت عثمان بن محسن فرماتے ہیں کہ یہ چار فرشتے تھے۔ حضرت جبرائیل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل، حضرت روفائیل۔ (ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۸۴]

﴿ وَبَشَّرُوهُ بِغُلَامٍ عَلِيْمٍ ﴾ (آیت: ۲۹)

[اور ان کو ایک دانشمند بیٹے کی خوشخبری دی]

حضرت مجاہد فرماتے ہیں اس سے مراد اسماعیل ہیں۔ (ابن ابی حاتم)

کرمانی نے اس کی حکایت کے بعد ذکر کیا ہے کہ مفسرین کا اجماع ہے کہ اس سے مراد حضرت اسحاق ہیں سوائے حضرت مجاہد کے ان کا یہ قول ہے کہ اس سے مراد حضرت اسماعیل ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۸۵]

﴿ فَاخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ (آیت: ۳۵)

[پھر ہم نے وہاں سے ایمان والے نکال علیحدہ کر دیئے]

حضرت مجاہد فرماتے ہیں اس سے مراد حضرت لوط اور ان کی دو بیٹیاں ہیں۔

اور حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ اور آپ کے گھر کے لوگ مراد ہیں۔

اور حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ تیرہ آدمی تھے۔ (ابن ابی حاتم)

سُورَةُ النَّجْمِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۸۶]

﴿وَالنَّجْمِ﴾ (آیت: ۱)

[قسم ہے ستارے کی]

حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ثریا ہے۔

سدی فرماتے ہیں زہرہ ہے۔ (ابن ابی حاتم)

اور یہ بھی کہا گیا ہے اس سے مراد زحل ستارہ ہے۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے حضرت محمد ﷺ ہیں۔ (دونوں اقوال کرمانی نے ذکر کئے ہیں)۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۸۷]

﴿عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَى﴾ (آیت: ۵)

[اس کو سخت قوتوں والے نے سکھایا ہے]

ربیع اور سدی فرماتے ہیں اس سے مراد جبرائیل ہیں۔ (ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۲۸۸]

﴿فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ﴾ (آیت: ۱۰)

[پھر اللہ نے اپنے بندے پر وحی فرمائی جو وحی فرمائی]

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں اس سے مراد حضرت محمد ہیں۔

حضرت حسن فرماتے ہیں اس سے مراد حضرت جبرائیل ہیں۔

۱۔ أخرج الطبري في "تفسيره" ۲۶/۲۷ أثر الربيع.

۲۔ قال ابن كثير في "تفسيره" ۲۴۹/۴ "معناه فأوحى جبريل إلى عبد الله محمد ما =

(یہ دونوں قول ابن ابی حاتم ۳ نے نقل کئے ہیں)۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۸۹]

﴿ أَفْرَاءِ يَتَ الَّذِي تَوَلَّى ﴾ (آیت: ۳۳)

[کیا آپ نے اس کو دیکھا جس نے منہ پھیر لیا]

سدی فرماتے ہیں اس سے مراد عاصی بن وائل ہے۔

اور حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ولید بن مغیرہ ۴ ہے۔

(یہ دونوں قول ابن ابی حاتم نے نقل کئے ہیں)

۳= اوحی، او فأوحی اللہ الی عبدہ محمد بواسطۃ جبریل، وکلا السعینین صحیح۔

۴= انظر "تفسیر الطبری" ۲۶/۲۷۔

۵= أخرجه أيضاً الطبری فی "تفسیرہ" ۴۲/۲۷۔

سُورَةُ الْقَمَرِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۹۰]

﴿يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ﴾ (آیت: ۶)

[جس دن پکارنے والا پکارے گا]

اس سے مراد اسرائیل ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۹۱]

﴿فِي يَوْمٍ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ﴾ (آیت: ۱۹)

[ایک دائمی نحوست کے دن میں]

(ابن ابی حاتم)

حضرت ذر بن حبیش فرماتے ہیں یہ بدھ کا دن تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۹۲]

﴿فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ﴾ (آیت: ۲۹)

[پھر انہوں نے اپنے یار کو بلایا]

اس سے مراد قدار بن سالف ہے جس کا لقب اجیر تھا۔

سُورَةُ الرَّحْمٰنِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۹۳]

﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٌ﴾ (آیت: ۴۶)

[اور جو شخص اپنے رب کے آگے کھڑا ہونے سے ڈرا اس کیلئے دو جنتیں ہوں گی]

ابن ابی حاتم نے ابن شوذب اور عطاء سے نقل کیا کہ یہ آیت حضرت ابو بکرؓ کے

بارے میں اتری تھی۔

سُورَةُ الْوَاقِعَةِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۹۴]

﴿وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ﴾ (آیت: ۱۰)

[اور آگے نکل جانے والے سب سے آگے ہوں گے]

حضرت محمد بن کعب فرماتے ہیں اس سے مراد انبیاء کرام ہیں۔

اور حضرت مجاہد نے اس پر اضافہ کیا کہ اور ان کے تابع دار بھی۔

(فائدہ) یعنی جو انبیاء کی پوری پوری اتباع کرنے والے ہوں جیسے حضرات صدیقین۔ (امداد اللہ انور)

اور حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ یوشع بن نون ہیں انہوں نے حضرت موسیٰ

کی طرف سبقت کی تھی اور آل یاسین کے مؤمن نے حضرت عیسیٰ کی طرف سبقت کی

تھی اور حضرت علی بن ابی طالب نے نبی کریم ﷺ کی طرف سبقت کی تھی۔

(یہ سب اقوال ابن ابی حاتم نے نقل کئے ہیں)۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۹۵]

﴿وَنُنشِئُكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾ (آیت: ۶۱)

[اور تمہیں اس جہان میں پیدا کریں جس کو تم نہیں جانتے]

بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ پرندوں کے پوٹوں میں ہیں جو برہوت کنویں میں

ہے گویا کہ یہ زرزور پرندے کی طرح ہے۔

۱۔ وروی الطبري ۹۹/۲۷ عن ابن سيرين: أنهم الذين صلوا للقبليتين. وعن عثمان بن أبي سودة: أنهم أولهم رواحاً إلى المساجد، وأسرعهم خفوقاً في سبيل الله.

(فائدہ) برہوت حضرت موت کے علاقے میں وادی ہے یا کنواں ہے۔ قاموس المحيط اور زبور چڑیا سے بڑے پرندے کو کہتے ہیں بعض اس کا حصہ کالا ہوتا ہے اور بعض پتبر ہوتا ہے اور یہ چڑیا ہی کی ایک قسم ہے۔

سُورَةُ الْحَدِيدِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۹۶]

﴿فَضْرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ﴾ (آیت: ۱۳)

[پھر ان (فریقین) کے درمیان میں ایک دیوار قائم کر دی جائے گی]
حضرت مجاہد فرماتے ہیں اس سے مراد وہی پردہ ہے جو سورۃ اعراف میں ذکر کیا گیا ہے۔

(فائدہ) یعنی و بینہما حجاب و علی الاعراف رجال یعرفون کلا بسیمہم. (الاعراف: ۴۶)

اور حضرت قتادہ فرماتے ہیں جنت اور جہنم کے درمیان دیوار ہے۔

(ابن ابی حاتم ۲)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۹۷]

﴿الْغُرُورُ﴾ (آیت: ۱۳)

غرور سے مراد شیطان ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۹۸]

﴿وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ﴾ (آیت: ۲۷)

[اور ہم نے ان لوگوں کے دلوں میں جو حضور کے ساتھ چلے تھے]

ابن حزم فرماتے ہیں کہ اس سے نبی کریم مراد ہیں۔ (ابن ابی حاتم)

المذکور فی قولہ تعالیٰ: ﴿و بینہما حجاب و علی الاعراف رجال یعرفون کلا

بسیمہم﴾ [الاعراف: ۴۶] ۲ والطبری ۱۲۹/۲۷

سُورَةُ الْمُجَادِلَةِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۴۹۹]

﴿ قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ ﴾ (آیت: ۱)

[اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو آپ سے جھگڑا کر رہی تھی]

اس خاتون سے مراد حضرت خولہ بنت ثعلبہؓ ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۰۰]

﴿ فِي زَوْجِنَا ﴾ (آیت: ۱)

[اپنے خاوند کے معاملہ میں]

ان کے خاوند کا نام اوس بن صامت تھا۔ جیسا کہ حضرت عائشہؓ سے مستدرک الحاکم میں مروی ہے۔

اور ابن ابی حاتم نے ابو العالیہ سے روایت کیا ہے کہ خولہ کے والد کا نام دحیح تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۰۱]

﴿ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوَى ﴾ (آیت: ۸)

[کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو سرگوشی سے منع کیا گیا]

اس سے مراد یہودی ہیں۔ ان کو نبی کریمؐ نے ان کا موسےؑ سے روکا تھا جو وہ اپنی مجلسوں میں کرتے تھے یعنی باتیں کرتے تھے بطور راز اور مؤمنین کی طرف دیکھ کر تاکہ مؤمنین کے دلوں میں شک پیدا ہو۔

۱ ۴۸۱/۲ للحاکم وصححه، وأقره الذهبي. ووقع في رواية قتادة عند الطبري ۳/۲۸: "خويلة" وقال الحافظ ابن حجر في "فتح الباري" ۳۷۴/۱۳: "وهذا يحتمل على أن اسمها كان ربما صُغِرَ".

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۰۲]

﴿ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا ﴾ (آیت: ۱۳)

[کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو ایسے لوگوں کے دوست بنے ہیں]
 سدی فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ یہ آیت عبداللہ بن نبطل جو منافقین
 میں سے تھا اس کے متعلق اتری تھی۔ (ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۰۳]

﴿ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُوْنَ ﴾ (آیت: ۲۲)

[آپ ان لوگوں کو نہیں دیکھیں گے جو ایمان رکھتے ہیں]

ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن عبدالعزیز سے روایت کیا کہ حضرت عمر بن
 خطابؓ نے فرمایا اگر حضرت ابو عبیدہ زندہ ہوتے تو میں ان کو اپنا خلیفہ بنا تا۔
 حضرت سعید فرماتے ہیں کہ یہ آیت انہی کے متعلق اتری تھی جب ان کے والد کو شہید
 کر دیا گیا تھا۔ اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن شوذب سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت حضرت
 ابو عبیدہ بن جراح کے متعلق اتری تھی جب ان کے والد کو جنگ بدر میں شہید کر دیا گیا تھا۔
 ابن عسکر فرماتے ہیں کہ ابن فطیس سے مروی ہے کہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اس
 آیت سے مراد حبابہؓ کی ایک جماعت ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ولو كانوا ابناءهم سے مراد ابو عبیدہ ہیں جنہوں نے
 اپنے والد کو جنگ بدر میں قتل کر دیا تھا۔ او ابناءہم سے مراد ابو بکر نہیں انہوں نے
 اپنے بیٹے کو مقابلے کے لئے پکارا تھا لیکن نبی کریم ﷺ نے ابو بکر کو حکم دیا کہ وہ بیٹھ
 جائیں۔ او اخوانہم سے مراد حضرت معصب بن عمیر ہیں جنہوں نے اپنے بھائی
 عزیز کو جنگ احد میں قتل کیا تھا او عشیرتہم سے مراد حضرت علی ہیں اور اس طرح
 کے اور حضرات جنہوں نے اپنے رشتہ داروں کو پکارا تھا قتل کے لئے۔

۲ قال ذلك عمر حين جعل الأمر شورى بعده في أولئك الستة رضي الله عنهم
 كما في "تفسير ابن كثير" ۳۲۹/۴.

سُورَةُ الْحَشْرِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۰۴]

﴿ أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ﴾ (آیت: ۲)

[جس نے ان کفار اہل کتاب کو ان کے گھروں سے نکالا تھا]

اس آیت سے مراد بنو نضیر ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۰۵]

﴿ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ ﴾ (آیت: ۲)

[پہلی بار لشکر کی صورت میں]

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں اس سے مراد ملک شام ہے۔ (ابن ابی حاتم ۲)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۰۶]

﴿ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى ﴾ (آیت: ۷)

[بستیوں والوں سے]

حضرت مقاتل فرماتے ہیں اس سے مراد قریظہ اور نضیر اور خیبر کے یہودی ہیں۔

(ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۰۷]

﴿ إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ ﴾ (آیت: ۱۶)

[جب شیطان نے انسان سے کہا کہ تو کافر ہو جا (تو وہ کافر ہو گیا)]

(ابن کثیر ۳)

اس سے مراد برصیعا عابد ہے۔

۱۔ أخرجه البخاري (۴۸۸۲) في التفسير؛ عن ابن عباس موقوفاً.

۲۔ والطبري في "تفسيره" ۱۹/۲۸ عن عدد من الرواة.

۳۔ في "تفسيره" ۳۴۱/۴.

سُورَةُ الْمُمتَحِنَةِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۰۸]

﴿ وَمَنْ يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ ﴾ (آیت: ۱)

[اور تم میں سے جو کوئی یہ کام کرے گا]

یہ آیت حاطب بن ابی بلتعہ کے متعلق نازل ہوئی تھی۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۰۹]

﴿ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُمْ مِنْهُمْ مَوَدَّةً ﴾ (۷)

[امید ہے کہ اللہ تم میں اور ان میں جن سے تمہیں دشمنی ہے دوستی قائم کر دے]

ابن شہاب فرماتے ہیں یہ آیت ایک جماعت کے بارے میں اتری تھی ان میں

سے ایک ابوسفیان بھی تھے۔ (ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۱۰]

﴿ لَا يَنْهٰكُمْ اللّٰهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ ﴾ (آیت: ۸)

[اللہ تمہیں ان لوگوں سے منع نہیں کرتا جو تم سے نہیں لڑتے]

یہ آیت ابوبکرؓ کی بیٹی حضرت اسماءؓ کی والدہ کی مقتولہ کے بارے میں اتری تھی۔

(مستدرک ۲، ابن ابی احمد)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۱۱]

﴿ اِذَا جَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ مُهٰجِرَاتٍ ﴾ (آیت: ۱۰)

۱ "تفسیر الطبری" ۳۸/۲۸.

۲ ۴۸۵/۲ للحاکم و صححه وأقره الذہبی، وأخرجه الطبری فی "التفسیر"

۴۳/۲۸، وتصحف اسم "قتيلة" فی ك و ب و ع إلی: "قبيلة" وفی ق إلی "فتيلة".

[جب تمہارے پاس ایمان والی عورتیں وطن چھوڑ کر آئیں]
طبرانی میں عبد اللہؓ سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی
معیطؓ کے بارے میں اتری تھی۔

اور ابن ابی حاتم نے حضرت یزید بن حبیب سے روایت کیا ہے کہ ان کو یہ بات
پہنچی ہے کہ حضرت امیمہ بنت بشر جو ابو حسان بن دحداحہ کی بیوی تھیں۔
اور حضرت مقاتل سے مروی ہے کہ صفی بن راہب کی بیوی کے متعلق اتری تھی۔
[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۱۲]

﴿ وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ ﴾ (آیت: ۱۱)

[اور اگر تمہارے ہاتھ سے کچھ عورتیں نکل کر کافروں کی طرف چلی جائیں]
حضرت حسن فرماتے ہیں کہ یہ آیت ام حکم بنت ابی سفیان کے بارے میں اتری
تھی جب یہ مرتد ہو گئی تھی تو اس سے ایک ثقفی آدمی نے نکاح کر لیا تھا اس کے علاوہ
قریش کی کوئی عورت مرتد نہیں ہوئی تھی۔

پھر یہ بنو ثقیف کے ساتھ واپس مسلمان ہو گئی تھی جب وہ مسلمان ہوئے تھے۔
(ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۱۳]

﴿ لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ﴾ (آیت: ۱۳)

[ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ نے غصہ کیا ہے]
ابن مسعود فرماتے ہیں اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔

۳۔ ہو ابن ابی أحمد، کما فی "الدر المشور" و "مجمع الزوائد" و وقع فی ق: "عبید اللہ"۔
۴۔ إسناده ضعيف، کما فی "الدر المشور" ۲۰۶/۶، لضعف عبد العزيز بن
عمران في سنده، کما فی "مجمع الزوائد" ۱۲۳/۷۔

سُورَةُ الْجُمُعَةِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۱۴]

﴿وَأَخْرَيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَدْحَأُوا فِيهِمْ﴾ (آیت: ۳)

[اور اس رسول کو دوسروں کے لئے بھی بھیجا جو ابھی ان (صحابہؓ) سے نہیں ملے]
بخاری نے حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ اس سے مراد حضرت
سلمان فارسیؓ کی قوم ہے۔

(فائدہ) مسلم میں بھی اس کی تفسیر میں یہ حدیث آئی ہے ”لو كان لعلم عند الله
يا لتناوله من عند اهل الفارس او كما قال.

(اور علامہ سیوطیؒ نے اس حدیث کی تعیین میں امام ابو حنیفہ اور ان کے شاگردان

گرامی کو مراد لیا ہے۔ امداد اللہ انور)

اور ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد سے روایت کیا ہے کہ اس سے مراد عجمی لوگ ہیں۔

(فائدہ) اس عام تفسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں میں جتنے بھی اکابر آئے ہیں اللہ

نے ان کو صحابہؓ کے ساتھ لے کر اتارا۔ سب سے سب مراد ہیں۔

۱۔ الفارسی رضی اللہ عنہ والحديث في "صحيح البخاري" (۴۸۹۷) في التفسير. وانظر التعليق رقم (۲) في سورة القتال عند قوله تعالى ﴿يَسْتَبْدِلُ قَوْمًا غَيْرَكُمْ﴾.

سُورَةُ الْمُنَافِقُونَ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۱۵]

﴿لَا تَنْفِقُوا عَلَىٰ مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ﴾ (آیت: ۷)

[جو لوگ رسول اللہ کے پاس رہتے ہیں ان پر کچھ خرچ نہ کرو]

یہ آیت اگلی آیت۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۱۶]

﴿لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ﴾ (آیت: ۸)

[اگر ہم مدینہ میں لوٹ کر جائیں گے تو وہاں سے طاقتور کمزور لوگوں کو نکال

دیں گے]

اس بات کا کہنے والا عبد اللہ بن ابی بن سلول تھا۔

(بخاری وغیرہ از زید بن ارقم)

۱۔ انظر "صحيح البخاري" كتاب التفسير، سورة المنافقين باب قوله: ﴿لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ﴾ (آیت: ۸) .

سُورَةُ التَّحْرِيمِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۱۷]

﴿لِمَ تَحْرِمُوا مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ﴾ (آیت: ۱)

[آپ کیوں حرام کرتے ہیں جس چیز کو اللہ نے آپ کے لئے حلال کیا ہے]
اس سے مراد حضور کی لونڈی حضرت ماریہ ہیں جیسا کہ حاکم اور نسائی نے حدیث
انس سے روایت کیا ہے۔

اور بزار نے حدیث ابن عباس سے روایت کیا۔

اور طبرانی نے حدیث ابو ہریرہ سے روایت کیا۔

اور ضیاء نے ”مختارہ“ میں حدیث عمر سے روایت کیا ہے۔

۱ النِّسَائِي ۷۱/۷ فِي عَشْرَةِ النِّسَاءِ، وَ "المستدرک" للحاكم ۴۹۳/۲؛ وفيهما
أنها نزلت في أمة كانت له؛ والبزار (۲۲۷۵) وفيه أنها سُرِّيَتْه ورجاله رجال
الصحيح، غير بشر بن آدم الأصغر، وهو ثقة.

وتعيين أنها مارية جاء في رواية الطبراني في "المعجم الأوسط" من طريق موسى
بن جعفر بن أبي كثير عن عمه، قال الذهبي: مجهول، وخبره ساقط. كما في
مجمع الزوائد " ۱۲۷/۷.

وأخرج البخاري من حديث عائشة رضي الله عنها: أنها نزلت في شأن تحريمه
على نفسه شرب العسل من عند زوجته زينب بنت جحش رضي الله عنها.
قال ابن كثير: "والصحيح أن ذلك كان في تحريمه العسل، كما قال البخاري
عند هذه الآية".

وقال ابن حجر في "فتح الباري" ۶۵۷/۸: "فيحتمل أن تكون الآية نزلت في
السبين معاً".

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۱۸]

﴿وَإِذَا أَسْرَ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَدْوَارِهِ﴾ (آیت: ۳)

[اور جب نبی نے اپنی کسی بیوی سے ایک بات چھپا کر کہی]
اس سے مراد حضرت حفصہؓ ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۱۹]

﴿حَدِيثًا﴾ (آیت: ۳)

[بات]

اس سے مراد حضرت ماریہ کا حرام کرنا ہے جیسا کہ روایات مذکورہ میں ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۲۰]

﴿فَلَمَّا نَبَّاتِ بِهِ﴾ (آیت: ۳)

[پھر جب اس نے اس کو خبر کر دی]

(حضرت حفصہؓ نے) حضرت عائشہؓ کو بتلایا تھا جیسا کہ حدیث ابو ہریرہؓ و عمرؓ

میں ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۲۱]

﴿عَرَفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضِ﴾ (آیت: ۳)

[(تو) نبی نے اس میں سے کچھ بات بتادی اور کچھ ٹلا دی]

حضرت مجاہد فرماتے ہیں جو بات بتائی تھی وہ ماریہ کے متعلق تھی اور جس بات کے بتانے سے اعراض کیا تھا وہ یہ تھی کہ تیرا باپ اور اس کا باپ دونوں میرے بعد والی خلافت بنیں گے۔ یہ اس لئے چھپایا تھا تا کہ یہ بات پھیل نہ جائے۔ (ابن ابی حاتم) (فائدہ) تیرے باپ سے مراد حضرت عائشہؓ کے والد حضرت ابو بکرؓ ہیں اور اس کے

۲ نحو هذا الحديث أخرجه الطبراني؛ وفي إسناده نظر. قاله ابن كثير في

تفسیره " ۴۹۰/۴ .

باپ سے مراد حضرت حفصہؓ کے والد حضرت عمرؓ ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۲۲]

﴿إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ﴾ (آیت: ۴)

[اگر تم دونوں اللہ کے سامنے توبہ کرتی ہو]

یہ الفاظ یعنی (ان توبوا إلى الله) اور اگلے الفاظ.....

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۲۳]

﴿وَأَنْ تَظْهَرَا﴾ (آیت: ۴)

[اور اگر تم دونوں نبیؐ کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرو گی]

وَأَنْ تَظْهَرَا ان دونوں سے مراد حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ ہیں جیسا کہ

بخاری ۳ میں حضرت عمرؓ سے مروی ہے جب ان کے متعلق حضرت ابن عباسؓ نے

حضرت عمرؓ سے پوچھا تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۲۴]

﴿وَصَالِحِ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (آیت: ۴)

[نیک بخت ایمان والے بھی]

جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اس سے مراد ابو بکرؓ اور عمرؓ ہیں۔

(طبرانی فی الاوسط من حدیث ابن مسعودؓ)

اسی طرح سے طبرانی نے حضرت ابن عمرؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے موقوفاً بھی

روایت کیا ہے

اور ابن ابی حاتم نے بھی ایسے ہی حضرت ضحاک وغیرہ سے روایت کیا ہے اور

ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر سے روایت کیا کہ یہ آیت خاص طور پر حضرت

۳ البخاری (۴۹۱۴) فی التفسیر. وانظر مقاله السیوطی فی أول هذا الكتاب

فی فصل "مقدمة فیہا فوائد"

عمر کے بارے میں اتری تھی۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۲۵]

﴿ اَمْرَاتِ نُوحٍ ﴾ (آیت: ۱۰)

[نوح کی بیوی]

اس خاتون کا نام والعه تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۲۶-۱۰]

﴿ وَاَمْرَاتِ لُوطٍ ﴾ (آیت: ۱۰)

[اور لوط کی بیوی]

اس کا نام والہہ تھا۔

سُورَةُ الْقَلَمِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۶۷]

﴿وَلَا تَطْعَمُ كُلَّ حَلَايفٍ قَهِيْنٍ﴾ (آیت: ۱۰)

[اور آپ ہر قسمیں کھانے والے بے قدر کا کہنا نہ مانیں]

سدی فرماتے ہیں کہ یہ آیت اخنس بن شریق کے بارے میں اتری تھی۔

اور حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ یہ اسود بن عبد یغوث کے بارے میں اتری تھی۔

دونوں قول ابن ابی حاتم نے روایت کئے ہیں۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ ولید بن مغیرہ کے بارے میں اتری تھی۔ (کرمانی)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۲۸]

﴿اصْحَابَ الْجَنَّةِ﴾ (آیت: ۱۷)

[باغ والے]

یہ باغ سروان میں تھا جو یمن میں تھا اور اس بستی اور صنعاء کے درمیان چھ میل کا

فاصلہ تھا۔ (ابن ابی حاتم عن سعید بن جبیر)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۲۹]

﴿اِنَّ اَعْدُوْا عَلٰی حَرْفِكُمْ﴾ (آیت: ۲۲)

[اپنے کھیت پر صبح سویرے چلو]

(ابن ابی حاتم)

حضرت مجاہد فرماتے ہیں یہ باغ انگوروں کا تھا۔

سُورَةُ الْحَاقَّةِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۳۰]

﴿وَتَمِيْنَةَ اَيَّامٍ﴾ (آیت: ۷)

[اور اٹھ دن]

حضرت ربیع بن انس فرماتے ہیں کہ پہلا دن جمعہ کا تھا۔ (ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۳۱]

﴿وَيَجْمَلُ عَرْشَ مَرْطَبِكَ﴾ (آیت: ۱۷)

[اور آپ کے رب کے عرش کو آٹھ فرشتوں نے اٹھا رکھا ہوگا]

ابن ابی حاتم نے حضرت ابن زید سے روایت کیا فرمایا کہ جو فرشتے عرش کو اٹھانے والے ہیں ان کا نام معلوم نہیں سوائے اسرافیل کے اور میکائیل عرش اٹھانے والوں میں سے نہیں ہیں۔

اور ابن ابی حاتم نے ابو زاہر یہ سے روایت کیا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ لبنان قیامت کے دن عرش کے اٹھانے والے آٹھ فرشتوں میں سے ایک ہوگا۔ اور یحییٰ بن سلام نے ذکر کیا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ روئیل بھی عرش اٹھانے والے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے۔

سُورَةُ الْمَعَارِجِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۳۲]

﴿سَأَلَ سَائِلٌ﴾ (آیت: ۱)

[ایک مانگنے والے نے واقع ہونے والا عذاب مانگا ہے]

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ اس سے مراد نضر بن حارث ہے۔ (ابن ابی

حاتم)۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت محمد ﷺ ہیں۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام ہیں۔

(یہ آخری دو قول کرمانی نے نقل کئے ہیں)۔

سُورَةُ نُوحٍ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۳۳]

﴿ اَغْفِرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيَّ ﴾ (آیت: ۲۸)

[مجھے بھی معاف کر دے اور میرے ماں باپ کو بھی]

حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں اس سے مراد ان کے والد اور ان کے دادا

ہیں۔ (ابن ابی حاتم)

اور والد کا نام لمسک تھا ضرب کے وزن پر اور دادا کا نام موشلخ تھا۔ میم کی زبر

اورت پر شد اور پیش کے ساتھ اس کے بعد واؤ ساکن ہے اور شین کی زبر اور لام کی بھی

زبر پھر خاء ساکن ہے۔

سُورَةُ الْجِنِّ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۳۴]

﴿سَفِيهُنَا﴾ (آیت: ۴)

[جنات نے کہا) ہم میں سے ایک احمق]

(ابن ابی حاتم)

حضرت مجاہد فرماتے ہیں اس سے مراد ابلیس ہے۔

سُورَةُ الْمَدَّثِرِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۳۵]

﴿ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا﴾ (آیت: ۱۱)

[مجھے اور اس شخص کو چھوڑ دو جس کو میں نے اکیلا پیدا کیا]

حاکم نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ یہ آیت ولید بن مغیرہ کے بارے میں اتری تھی۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۳۶-۱۳]

﴿وَبَيْنَيْنَ شُهُودًا﴾ (آیت: ۱۳)

[اور پاس بیٹھنے والے بیٹے دیئے]

حضرت ابو مالک اور حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ یہ تیرہ بیٹے تھے۔

(ابن ابی حاتم ۲)

۱۔ فی "المستدرک" ۵۰۶/۲ قال الحاکم: "هذا حديث صحيح على شرط البخاري، ولم يخرجاه"، وأقره الذهبي. والأثر أيضاً في "تفسير الطبري" ۹۶/۲۹.
۲۔ وأخرج الطبري في "تفسيره" ۹۷/۲۹ عن مجاهد أنهم كانوا عشرة.

سُورَةُ الْقِيَامَةِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۳۷]

﴿فَلَا صِدْقَ وَلَا صِلَىٰ﴾ (آیت: ۳۱)

[پھر بھی نہ اس نے تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی]

حضرت مجاہد وغیرہ فرماتے ہیں کہ یہ آیات ابو جہل کے بارے میں اتری تھیں۔

(ابن ابی حاتم)

سُورَةُ الدَّهْرِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۳۸]

﴿ هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ ﴾ (آیت: ۱)

[کبھی انسان پر زمانے میں ایک وقت گزرا ہے کہ وہ زبان پر قابل تذکرہ
کوئی چیز نہ تھا]

حضرت قتادہ فرماتے ہیں انسان سے مراد حضرت آدمؑ ہیں۔ (ابن ابی حاتم)

سُورَةُ الْمُرْسَلَاتِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۳۹]

﴿الْمُرْسَلَاتِ﴾ (آیت: ۱)

[قسم ہے دل کو خوش آنے والوں کی]

ابن ابی حاتم نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا کہ اس سے مراد ملائکہ ہیں۔

اور حضرت ابو صالح سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں کہ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۴۰]

﴿وَالنَّشِيطَاتِ﴾ (آیت: ۳)

[اور بادل کو اٹھانے والوں کی]

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۴۱]

﴿فَالْفُرْقَاتِ﴾ (آیت: ۴)

[پھر جدا کرنے والوں کی]

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۴۲]

﴿فَالْمَلِئِقَاتِ﴾ (آیت: ۵)

[پھر وحی اتارنے والوں کی]

۱۔ وَأَخْرَجَ الطَّبْرِي ۱۴۰/۲۹ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَمَجَاهِدٍ وَغَيْرِهِمْ: أَنَّهَا الرِّيحُ، ثُمَّ قَالَ: "وَلَا دَلَالَةَ تَدُلُّ عَلَى أَنَّ الْمَعْنَى بِذَلِكَ أَحَدَ الْحِزْبَيْنِ دُونَ الْآخَرَ، وَقَدْ عَمَّ جَلَّ ثَنَاؤُهُ بِإِقْسَامِهِ بِكُلِّ مَا كَانَتْ صِفَتُهُ مَا وَصَفَ، فَكُلُّ مَنْ كَانَ صِفَتُهُ كَذَلِكَ فَدَاخِلٌ فِي قَسَمِهِ ذَلِكَ مَلَكًا أَوْ رِيحًا أَوْ رَسُولًا مِنْ بَنِي آدَمَ مَرْسَلًا".

(ان سب سے مراد فرشتے ہیں) ۲۔

۲۔ وأخرجه الطبري ۱۴۲/۲۹، وروى عن آخرين: أنها الرياح؛ وقال آخرون: هي المطر. قال أبو جعفر الطبري: "وأولى الأقوال في ذلك عندنا بالصواب أن يقال: إن الله تعالى ذكره أقسم بالناشرات نشرأ ولم يخص شيئاً من ذلك دون شيء؛ فالرياح تنشر السحاب، والمطر ينشر الأرض، والملائكة تنشر الكتب، ولا دلالة من وجه يجب التسليم له على أن المراد من ذلك بعض دون بعض فذلك على كل من كان ناشراً".

سُورَةُ النَّبَاِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۴۳]

﴿وَيَقُولُ الْكَافِرُ لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا﴾ (آیت: ۴۰)

[اور کافر کہے گا کاش میں مٹی ہو گیا ہوتا]

حضرت ابو قاسم بن حبیب فرماتے ہیں میں نے بعض تفاسیر میں دیکھا ہے کہ
کافر سے مراد یہاں ابلیس ہے۔ (ابن عسکر)

سُورَةُ النَّازِعَاتِ

ابن ابی حاتم نے حضرت ابوصالح سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں کہ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۵۴]

﴿وَالذَّرْعِ﴾ (آیت: ۱)

[قسم ہے جوڑوں میں گھس کر زکالنے والوں کی]

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۴۵]

﴿وَالنَّشِيطِ﴾ (آیت: ۲)

[اور بند کھول دینے والوں کی]

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۴۶]

﴿السَّبِيحِ﴾ (آیت: ۳)

[اور تیزی سے تیرنے والوں کی]

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۴۷]

﴿فَالسَّبِقِ﴾ (آیت: ۴)

[پھر دوڑ کر آگے بڑھنے والوں کی]

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۴۸]

﴿فَالْمُدَبِّرِ﴾ (آیت: ۵)

[پھر ہر عمل کی تدبیر کرنے والوں کی]

ان سب سے مراد فرشتے ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۴۹]

﴿بِالسَّاهِرَةِ﴾ (آیت: ۱۳)

[سب لوگ میدان میں آ موجود ہوں گے]

حضرت عثمان بن ابی العاتکہ فرماتے ہیں اس سے مراد وہ میدان ہے جو اریحا اور حسان پہاڑوں کے درمیان واقع ہے۔ (ابن ابی حاتم ۱)

اور وہب بن منبہ فرماتے ہیں اس سے مراد بیت المقدس ہے۔

(نیبہتی فی البعث ۲)

ابن عسکر فرماتے ہیں اس سے مراد شام کی زمین ہے۔ ۳

اور یہ بھی کہا کہ بیت المقدس مراد ہے۔ ۴

اور یہ بھی کہا کہ جہنم مراد ہے۔ ۵

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۵۰]

﴿نَكَالَ الْأَخِرَةِ وَالْأُولَى﴾ (آیت: ۲۵)

[آخرت اور دنیا کے عذاب میں پکڑ لیا]

اود ما علمت لکم من إله غیري کے متعلق حضرت عکرمہ اور حضرت عبداللہ

ابن عمر فرماتے ہیں کہ ان دونوں کلموں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ گزرا تھا (یعنی

ایک جملہ چالیس سال پہلے کہا گیا تھا اور دوسرا چالیس سال کے بعد)۔ (ابن ابی حاتم)

۱۔ والطبري ۲۴/۳۰.

۲۔ والطبري في "تفسيره" ۲۴/۳۰، بلفظ: جبل إلى جنب بيت المقدس.

۳۔ أخرجه الطبري في "تفسيره" ۲۴/۳۰ عن سفیان قال: أرض بالشام.

۴۔ راجع التعليق رقم (۴) السابق.

۵۔ أخرجه الطبري في "تفسيره" ۲۵/۳۰ عن قتادة.

۶۔ المراد بالكلمتين قوله جل ثناؤه: ﴿ما علمت لکم من إله غیري﴾ الأولى،

والثانية قوله: ﴿أنار بکم الأعلى﴾ [النازعات: ۲۴]، انظر "تفسير الطبري"

۴۱/۳۰ ط الحبلی، و ذکر فیہ تفسیراً آخر.

سُورَةُ عَبَسَ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۵۱]
﴿الْأَعْيٰى﴾ (آیت: ۲)

[ناہینا]

اس سے مراد حضرت عبداللہ بن ام مکتوم ہیں۔ (ترمذی حاکم عن عائشہ)
اس سے مراد امینہ بن خلف ہے۔ (ابن ابی حاتم عن قتادہ وعن مجاہد)
اور ابن ابی حاتم نے ایک اور سند سے حضرت مجاہد سے روایت کیا ہے کہ اس
سے مراد عتبہ بن ربیعہ ہے۔
اور عوفی کی سند سے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ اس سے مراد عتبہ اور ابو جہل
، اور عباس بن عبدالمطلب ہیں۔

۱۔ الترمذی (۳۳۲۸) وقال: حسن غریب، والحاکم ۵۱۴/۲ وقال: هذا
حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاه، فقد أرسله جماعة عن هشام بن
عروة، قال الذهبي: وهو الصواب.
۲۔ رواية مجاهد في "الطبري" ۳۴/۳۰ جاءت بزيادة: "وشيبة بن ربیعة".

سُورَةُ التَّكْوِيْرِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۵۳]

﴿ يَا خُنُسُ - الْجَوَادِ الْكُنُسِ ﴾ (آیت: ۱۵، ۱۶)

[پیچھے ہٹ جانے والے، ستاروں کی، سیدھے چلنے والوں کی، ٹھک جانے

والوں کی]

ابن ابی حاتم نے حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ یہ پانچ ستارے ہیں۔ زحل، عطارد، مشتری، بہرام، زہرہ ان کے علاوہ اور کوئی ستارہ نہیں جو کہکشاں کو کاٹ کر جائے۔ (عبور کر جائے)

(فائدہ) بہرام سے مراد مرتخ ستارہ ہے کیونکہ یہ اس کا دوسرا نام ہے۔ امداد اللہ [ابن ابی حاتم نے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ اس سے مراد جنگلی گائے ہے۔ اور حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ہرن ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۵۴]

﴿ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴾ (آیت: ۱۹)

[یہ قرآن معزز پیغام رساں کا لایا ہوا ہے]

حضرت ضحاک اور حضرت ربیع اور حضرت سدی وغیرہ فرماتے ہیں اس سے مراد حضرت جبرائیلؑ ہیں۔

اور دوسرے مفسرین فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ مراد ہیں۔

۱. أخرجه الطبري في "تفسيره" ۵/۳۰ عن قتادة.

سُورَةُ الْبُرُوجِ

ابن جریر نے حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ:

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۵۵]

﴿وَالْيَوْمَ الْمَوْعُودِ﴾ (آیت: ۲)

[اور وعدہ دیئے ہوئے دن کی]

اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۵۶]

﴿وَشَاهِدٍ﴾ (آیت: ۳)

[اور حاضر ہونے والے دن کی]

اس سے مراد جمعہ کا دن ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۵۷]

﴿وَمَشْهُودٍ﴾ (آیت: ۳)

[اور حاضری دیئے ہوئے دن کی]

اس سے نوذی الحج کا دن مراد ہے۔

اور امام نخعی فرماتے ہیں شاہد سے مراد قربانی کا دن ہے۔

اور حضرت مجاہد فرماتے ہیں شاہد سے مراد حضرت آدمؑ ہیں۔

اور حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ فرماتے ہیں شاہد سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں۔

ہیں۔ (یہ سب اقوال ابن ابی حاتم نے نقل کئے ہیں)

ابن جریر نے حضرت عکرمہ سے روایت کیا کہ شاہد سے مراد محمد ﷺ ہیں۔

اور مشہود سے مراد جمعہ کا دن ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۵۸]

﴿ اَصْحَابُ الْاُخْدُوْدِ ﴾ (آیت: ۴)

[ملعون ہو گئے خندقوں والے]

ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ کے طریق سے روایت کیا کہ ہم بیان کیا کرتے

تھے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ یہ کچھ لوگ تھے جو کھلے علاقوں کی بستیوں میں رہتے تھے۔

اور حضرت حسن بصریؒ کے واسطے سے روایت کیا کہ اس سے مراد حبشہ کے

لوگ ہیں۔

سُورَةُ الطَّارِقِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۵۹]

﴿النَّجْمُ﴾ (آیت: ۳)

[ستارہ]

اس سے مراد زحل ستارہ ہے۔
اور بعض نے کہا ثریا ہے۔

(ابن عسکر ۳)

سُورَةُ الْفَجْرِ

سعید بن منصور نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا فرمایا:

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۶۰]

﴿وَالْفَجْرِ﴾ (آیت: ۱)

[قسم ہے فجر کی]

اس سے مراد محرم کا مہینہ ہے کیونکہ اسی سے سال کا آغاز ہوتا ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۶۱]

﴿وَلِيَالٍ عَشْرٍ﴾ (آیت: ۲)

[اور دس راتوں کی]

اس سے مراد قربانی کے دن کے (پہلے) دس دن ہیں۔ (ابن ابی حاتم عن ابن

عباس (مرفوعاً) احمد، نسائی عن جابر (مرفوعاً)

اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباسؓ سے یوں بھی روایت کیا ہے کہ اس سے

رمضان کے آخری دس دن مراد ہیں۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۶۲]

﴿فَأَمَّا الْإِنْسَانُ﴾ (آیت: ۱۵)

[پس آدمی کو]

ابن جریج فرماتے ہیں کہ یہ آیت امیہ بن خلف کے بارے میں اتری تھی۔

(ابن ابی حاتم)

۱ "المسند" لأحمد ۳/۳۲۷، والبزار (۲۲۸۶)، قال الهيثمي: ورجالهما رجال

الصحیح، غیر عیاش بن عقبہ، وهو ثقة. "مجمع الزوائد" ۱۳۷/۷.

سُورَةُ الْبَلَدِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۶۳]

﴿لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ﴾ (آیت: ۱)

[میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں]

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں اس سے مراد مکہ ہے۔ (ابن ابی حاتم ۱)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۶۴]

﴿وَوَالِدٍ﴾ (آیت: ۳)

[قسم ہے باپ کی]

حضرت ابو صالحؓ فرماتے ہیں اس سے مراد حضرت آدمؑ ہیں۔ (ابن ابی حاتم ۲)

۱۔ والطبري في "تفسيره" ۱۲۵/۳۰.

۲۔ والطبري ۱۰۷/۳۰.

سُورَةُ الشَّمْسِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۶۵]

﴿إِذْ أَنْبَعَثَ أَشْقَاهَا﴾ (آیت: ۱۲)

[جب ان کا بڑا بد بخت اٹھا]

اس سے مراد قدار ہے۔

اور فراء ۲ اور کلبی فرماتے ہیں کہ یہ دو آدمی ہیں۔ قدار بن سالف اور مصدع بن

دہر اور اللہ نے اشقیاء نہیں فرمایا (بلکہ اشقیاء فرمایا ہے) فاصلہ کے لئے۔

۱۔ قدار بن سالف . انظر "تفسير الطبري" ۱۳۶/۳۰ - ۱۳۷ .

۲۔ في "معاني القرآن" ۲۶۸/۳ .

۳۔ في "الإتقان" ۱۴۸/۲ في قوله تعالى في هذه السورة: ﴿فقال لهم رسول

الله﴾ [۱۳]: هو صالح.

سُورَةُ الْيَلِّ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۶۶]

﴿الْأَشَقَى﴾ (آیت: ۱۵)

[بڑا بد بخت]

اس سے مراد امیہ بن خلف ہے۔ (ابن ابی حاتم عن ابن مسعود)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۶۷]

﴿الْأَتَقَى﴾ (آیت: ۱۷)

[بڑا ڈرنے والا]

اس سے مراد حضرت ابو بکر صدیقؓ ہیں۔ جیسے مستدرک وغیرہ میں کئی احادیث

میں آیا ہے۔

۱۔ انظر: المستدرک "للحاکم ۵۲۵/۲، و "تفسیر الطبری" ۱۴۲/۳۰، و "سیرة ابن ہشام" ۳۱۹/۱، و "تفسیر ابن کثیر" ۵۲۱/۴.

سُورَةُ التِّينِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۶۸]

﴿التِّينِ﴾ (آیت: ۱)

ابن ابی حاتم نے حضرت کعب سے روایت کیا فرماتے ہیں اس سے دمشق امراد ہے، اور

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۶۹]

﴿وَالزَّيْتُونِ﴾ (آیت: ۱)

سے مراد بیت المقدس ہے۔

حضرت قتادہ نے تین سے مراد وہ پہاڑ لیا ہے جس پر دمشق ہے اور زیتون سے وہ پہاڑ مراد لیا ہے جس پر بیت المقدس واقع ہے۔

اور حضرت ربیع سے مروی ہے کہ اس سے مراد وہ پہاڑ ہے جس پر انجیر اور زیتون اُگتے ہیں۔

اور حضرت محمد بن کعب سے مروی ہے کہ تین سے مراد اصحاب کہف کا پہاڑ ہے اور زیتون سے مراد مسجد ایلیا ہے۔

اور عوفی کی طریق سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ اس سے مراد نوح کی وہ مسجد ہے جو جو دی پہاڑ پر ہے۔

اور حضرت عکرمہ سے اس بارے میں بیس قول منقول ہیں۔

۱۔ فی "تفسیر الطبری" ۱۵۳/۳۰: "مسجد دمشق"

۲۔ الطبری ۱۵۳/۳۰، وسقط قول قتادة من ك

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۷۰]

﴿الْبَلَدِ الْأَمِينِ﴾ (آیت: ۳)

[امن والا شہر]

اس سے مراد مکہ ہے۔

اور ابن عساکر نے حضرت عمرو بن درخس الفسانی سے روایت کیا کہ تین سے مراد مسجد دمشق ہے جو پہلے حضرت ہود کا باغ تھا جس میں انجیر کے درخت تھے اور زیتون سے مراد مسجد بیت المقدس ہے۔

سُورَةُ الْعَلَقِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۷۱]

﴿ كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنَّاظٍ ﴾ (آیت: ۶)

[سچ مچ (کافر) انسان حد سے بڑھ جاتا ہے]

یہ آیت ابو جہل کے بارے میں اتری تھی۔

سُورَةُ الْقَدْرِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۷۲]

لیلۃ القدر کی تعیین میں بہت سے اقوال ہیں جو چالیس سے بھی زائد ہیں خلاصہ ان کا دس اقوال میں آتا ہے۔

- (۱)۔ رمضان کی آخری دس راتیں۔
- (۲)۔ مہینے کی پہلی رات۔
- (۳)۔ رمضان شریف کی درمیانی رات۔
- (۴)۔ سترہ رمضان المبارک۔
- (۵)۔ سترہ کے بعد کی تین راتیں۔
- (۶)۔ شعبان کی درمیانی رات۔
- (۷)۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ مبہم ہیں۔

۱۔ ”وأخرج البيهقي في ”شعب الإيمان“ عن ابن عباس : أن رجلاً قال : يا نبي الله ، إنني شيخ كبير ، يشقّ عليّ التيام ، فمُرني بليلة لعلّ الله أن يوفقني فيها لليلة القدر. قال : ”عليك بالسابعة“.

وأخرجه أبو داود وغيره ، عن معاوية بن أبي سفيان ، عن النبي صلى الله عليه وسلم ، في ليلة القدر قال : ”ليلة سبع وعشرين“ . انتهى .

انظر في ليلة القدر : ”أحكام القرآن“ لأبي بكر ابن العربي المالكي ۱۹۶۲/۴ ، و ”تفسير الطبري“ ۱۶۶/۳۰ ، و ”تفسير ابن كثير“ ۵۳۲/۴ ، و ”فتح الباري بشرح صحيح الباري“ لابن حجر العسقلاني ۲۵۵/۴ (كتاب فضل ليلة القدر) ، و ”الدر المنثور“ للسيوطي ۳۷۱/۶ .

(۸) - او یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ رات پورے سال میں ایک رات ہوتی ہے۔

(۹) - یہ رمضان میں ہوتی ہے۔

(۱۰) - یہ بھی ہے کہ ہر سال میں ہوتی ہے۔

پس یہ دس قول ہوئے۔

سُورَةُ الْهُمَزَةِ

ابن ابی حاتم نے حضرت عثمان بن عمر سے روایت کیا ہے کہ ہم یہی سنا کرتے

تھے کہ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۷۳]

﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ﴾ (آیت: ۱)

[خرابی ہے ہر عیب نکالنے والے غیبت کرنے والے کیلئے]

یہ آیت ابی بن خلف کے بارے میں اتری تھی۔

اور سدی نے روایت کیا ہے کہ یہ اخنس بن شریق کے بارے میں اتری تھی۔

اور حضرت مجاہد سے روایت کیا کہ یہ جمیل بن فلان کے بارے میں اتری تھی۔

(فائدہ) طبری نے جلد ۳۰ صفحہ ۱۸۹ میں حضرت ابن ابی نجیح سے اہل رقبہ کے ایک آدمی

سے روایت کیا فرمایا کہ جمیل بن عامر کحجی کے بارے میں اتری تھی۔ (امداد اللہ)

اور حضرت ابن جریج سے ابن ابی حاتم نے روایت کیا کہ کچھ لوگ فرماتے ہیں

اس سے مراد ولید بن مغیرہ ہے۔

۱۔ فی روایۃ "الطبری" ۱۸۹/۳۰: "عن ابن أبي نجيح، عن رجل من أهل

الرقبة قال: نزلت في جميل بن عامر الجمحي."

۲۔ وأخرج ابن المنذر عن ابن إسحاق قال: "كان أمية بن خلف إذا رأى رسول

الله صلى الله عليه وسلم هزه ولمزه، فأنزل الله ﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ﴾ السورة

كلها" نقله السيوطي في "لباب النقول في أسباب النزول" ص ۸۱۲

(بہامش الجلالین)

سُورَةُ الْفِيلِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۷۴]

﴿ يَا صَبِيَّ الْفِيلِ ﴾ (آیت: ۱)

[ہاتھی والوں کے ساتھ]

حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں اس ہاتھی کا نام ابوالکلیوم تھا۔ (ابن ابی حاتم) اور ابن اجریر نے حضرت قتادہ سے روایت کیا ہے کہ اس لشکر کا قائد ابرہہ الاشرم تھا جو حبشہ ۲ سے آیا تھا۔

(فائدہ) اور ان کا رہنما ابو رغال تھا۔ (انور)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۷۵]

﴿ طَيْرًا آبَابِيلَ ﴾ (آیت: ۳)

[غول کے غول پرندے]

ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد اور عکرمہ وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ یہ پرندہ عنقاء تھا۔

۱۔ ۱۹۶/۳۰

۲۔ وکان دلیلم أبو رغال . انظر "السيرة النبوية" لابن هشام ۴۷/۲ و "الإتقان

" ۱۵۱/۲

سُورَةُ قُرَيْشٍ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۷۶]

﴿رِحْلَةَ الشِّتَاءِ﴾ (آیت: ۲)

[سردی کے سفر کے باعث]

یمن کی طرف سردی میں سفر ہوتا تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۷۷]

﴿وَالصَّيْفِ﴾ (آیت: ۲)

[اور گرمی کے سفر کے باعث]

شام کی طرف گرمی میں سفر ہوتا تھا۔

۱۔ انظر: "تفسیر الطبری" ۱۹۹/۳۰، و "تفسیر ابن کثیر" ۵۵۳/۴.

سُورَةُ الْمَاعُونِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۷۸]

﴿ اَدْعَيْتَ الَّذِي يَكْذِبُ بِالْذِّينِ ﴾ (آیت: ۱)

[کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو انصاف کے دن کو جھٹلاتا ہے]
دین سے مراد جزاء اور حساب ہے یعنی کیا تم اس کو جانتے ہو۔

سُورَةُ الْكُوْثِرِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۷۹]

﴿ الْكُوْثِرُ ﴾ (آیت: ۱)

[کوثر]

کوثر کی تفسیر احادیث صحیحہ متواترہ میں یہ ہے کہ یہ جنت میں ایک نہر ہے۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۸۰]

﴿ إِنَّ شَانِئَكَ ﴾ (آیت: ۳)

[بے شک آپ کا دشمن]

اس دشمن سے مراد حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ابو جہل ہے۔

اور حضرت عطاء فرماتے ہیں ابو لہب ہے۔

اور عکرمہ فرماتے ہیں عاصی بن وائل ہے۔

۱۔ روی مسلم (۴۰۰) فی الصلاة، وأحمد عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: بينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم بين أظهرنا إذ أغفى إغفاءً، ثم رفع رأسه متبسماً، فقلنا: ما أضحك يا رسول الله؟ قال: "أنزلت علي آناً سورة" فقرأ: ﴿ بسم الله الرحمن الرحيم . إنا أعطيناك الكوثر فصل لربك وانحر إن شانئك هو الأبر ﴾ ثم قال: "أتدرون ما الكوثر" فقلنا: الله ورسوله أعلم قال: "فإنه نهر وعدني ربي عز وجل، عليه خير كثير، هو حوض ترد عليه أمتي يوم القيامة، آيته عدد النجوم، فيختلج العبد منهم، فأقول: "رب، إنه من أمتي، فيقول: ما تدري ما أحدث بعدك".

انظر في شرح أحاديث الكوثر: "فتح الباري" للحافظ ابن حجر ۷۳۱/۸، و"شرح ثلاثيات مسند الامام أحمد" لسفارينى ۵۳۳/۱ و ۲۵۶/۲.

اور حضرت ابن عباسؓ سے ایک روایت میں ہے کہ کعب بن اشرف ہے۔
 اور شمر بن عطیہ فرماتے ہیں کہ عقبہ بن ابی معیط ہے۔
 (یہ سب اقوال ابن ابی حاتم نے نقل کئے ہیں)

سُورَةُ الْكَافِرُونَ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۸۱]

یہ سورت ولید بن مغیرہ اور عاصی بن وائل اور اسود بن مطلب اور امیہ بن خلف
کے بارے میں اتری تھی۔ (ابن ابی حاتم عن سعید بن میناء)

سُورَةُ اللَّهَبِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۸۲]

﴿إِنِّي لَهَبٌ﴾ (آیت: ۱)

[ابولہب]

اس کا نام عبدالعزیٰ تھا۔

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۸۳]

﴿وَأَمْرَاتُهُ﴾ (آیت: ۳)

[اور اس کی بیوی]

اس عورت کا نام ام جمیل العوراء تھا جو حرب کی بیٹی تھی اور حضرت ابوسفیان صخر بن حرب کی بہن تھی۔

اور ابن دحیہ نے ”التنویر“ میں لکھا ہے کہ اس عورت کا نام عواۃ تھا۔ (مسند حمیدی ۱) اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کا نام ارویٰ تھا۔

۱۔ الذی فی ”مسند الحمیدی“ برقم (۳۲۳) ہی کونہا ام جمیل العوراء. ولیس فیہ خبر ابن دحیة کما توہم عبارة المصنف. و کتاب ابن دحیة الكلبي (ت ۶۳۳) اسمه: ”التنوير في مولد السراج المنير“. كما في ”كشف الظنون“ ۵۰۲/۱، ووقع اسمه في ”حسن المقصد في عمل المولد“ للسيوطي المتضمنة في كتابه ”الحاوي للفتاوي“ ۱۸۹/۱: ”التنوير في مولد البشير النذير“.

سُورَةُ الْفَلَقِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۸۴]

﴿ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ﴾ (آیت: ۳)

[اندھیری رات جب وہ سمٹ آئے]

حدیث مرفوع میں اس کی تفسیر اس چاند کے ساتھ کی گئی ہے جب طلوع ہو۔

(ترمذی عن عائشہ)

اور ابن شہاب فرماتے ہیں کہ اس سے مراد سورج کا وہ وقت ہے جب وہ غروب

ہو جائے۔

اور ابن زید فرماتے ہیں اس سے مراد ثریا ۲ (کہکشاں) ہے۔ (ابن ابی حاتم)

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۸۵]

﴿ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ﴾ (آیت: ۴)

[اور عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونک مارے]

یہ لبید بن العصم کی بیٹیاں تھیں۔

۱ "سنن الترمذی" (۳۳۶۳) فی التفسیر. قال الترمذی: هذا حديث حسن صحيح. ونص الحديث: عن عائشة: أن النبي صلى الله عليه وسلم نظر إلى القمر فقال: "يا عائشة استعيزي بالله من شر هذا فإن هذا هو الغاسق إذا وقب". قال البغوي: فعلى هذا المراد بالقمر إذا خسف وأسود، (وقب) أي دخل في الخسوف أو أخذ في الغيوبة.

وقال ابن عباس: (الغاسق): الليل إذا أقبل بظلمته من المشرق، و (الغسق): الظلمة. ۲ وأخرجه ابن جرير في "تفسيره" ۲۲۶/۳-۲۲۷.

سُورَةُ النَّاسِ

[سلسلہ تفسیر نمبر: ۵۸۶]

﴿الْخَنَّاسِ﴾ (آیت: ۴)

[وسوسہ ڈالنے والا خناس]

(ابن جریر عن ابن عباسؓ)

خناس سے مراد شیطان ہے۔

الحمد لله رب العالمين وبه فضله و توفيقه و منه و كرمه تتم
الصالحات، اللهم اجعله صالحه في الدنيا و الآخرة و كن لي به في
الايوان و الاحيان و قني من الشرور و المصائب و الذنوب و الآلام كلها
في الحياة و بعد الممات و يسر لي خدمات الدين في شتى الميادين و
سهل اسبابها و اعني بالاعوان خالصة مخلصه آمين.

و صلى الله تعالى على خير خلقه خاتم الانبياء والمرسلين و على

عباد الله الصالحين الى يوم الدين.

(امداد اللدائنور)

فہرست تصانیف و تراجم مولانا امداد اللہ انور

آنسوؤں کا سمندر	تفسیر مبہمات القرآن	عبادت سے ولایت تک
استغفارات حضرت حسن بصریؒ	جنت کے حسین مناظر	عشق مجازی کی تباہ کاریاں
الادب المفرد	جنت البقیع	علم پر عمل کے تقاضے
اسماء النبی الکریم ﷺ	جنت البقیع (مع تصاویر)	فتاویٰ جدید فقہی مسائل
اسرار کائنات	جہنم کے خوفناک مناظر	فضائل حفظ القرآن
اسم اعظم	جوہر الاحادیث	فضائل تلاوت قرآن
اسلاف کے آخری لمحات	رونے والوں سے اللہ کا پیار	فضائل شادی
اسلام پر کفار کے اعتراضات کے جوابات	حکایات دعاء	فضائل شکر
اسلام میں عورت کا مقام	حکایات علم و علماء	فضائل شہادت
اکرام مسلم	حل قال بعض الناس	فضائل صبر
اکابر کی مجرب دعائیں	خوف خدا اور اللہ سے ڈرنے والوں کے واقعات	فضائل غربت
اکابر کا مقام عبادت	خدمت والدین	فضائل مصائب و امراض
اکابر کی تمنائیں	خشوع نماز	فرشتوں کے عجیب حالات
امتوں پر عذاب کے واقعات	خواص القرآن الکریم	قبر کے عبرتناک مناظر
اوصاف ولایت	دوزخ کے انگارے	قیامت کے ہولناک مناظر
اولیاء کرام کے درود و سلام	رحمت کے خزانے	کرامات اولیاء
بادشاہوں کے واقعات	زیارت النبی ﷺ	گنہگاروں کی مغفرت
ترجمہ قرآن پاک	ساٹھ علوم	لذت مناجات
تاریخ جنات و شیاطین	سیلاب مغفرت	مستند نماز حنفی
تاریخ علم اکابر	سنن داری	معارف الاحادیث
تصاویر مدینہ	شرح اسماء اللہ الحسنى	مشاہیر علماء اسلام
تفسیر ابن عباسؒ	صحابہ کرامؓ کے جنگی معرکے	محبوب ﷺ کا حسن و جمال
تفسیر عائشہ الصدیقہؓ	صحابہ کرامؓ کی دعائیں	معجزات رسول اکرم ﷺ

قرآن کے اہم اور دلچسپ اور عجیب سی آیات پر مشتمل

تفسیر مہجرات القرآن

مکہ مکرمہ
فی مہجرات القرآن

تأليف
امام جلال الدین سیوطی

ترجمہ و تشریح

مولانا امداد اللہ اعجاز

استاذ جامعہ قاسم العلوم، ملتان سابق مبین الحق مفتی حیدر علی احمد قاضی جامعہ اشرفیہ لاہور